# نشّیات اور اسلام



تالیف

ابو محمد عبد السلام کیلانی مدنی

ادارہ مرأۃ القرآن والحدیث
۲- شیش محل روڈ، لاہور ۵۴۰۰۰

# منشیات اور اسلام

تالیف

ابو محمد عبدالسلام کیلانی مدنی



اِدارہ مِرأۃ القرآن والحدیث
۲- شیش محل روڈ، لاہور ۵۴۰۰۰

نام کتاب ——————— منشیات اور اسلام

مصنف ——————— ابو محمد عبدالسلام کیلانی مدنی

ناشر ——————— ادارہ مرآۃ القرآن والحدیث
۲- شیش محل روڈ لاہور

مطبع ——————— مطبع علمیہ۔ لیک روڈ لاہور

اشاعت اوّل ——————— مارچ ۱۹۹۲ء

تعداد ——————— ایک ہزار

قیمت ———————

# فہرست

| | |
|---|---|
| پیش لفظ | ۷ |
| مؤلف کے حالات زندگی | ۱۱ |
| **ابواب کی تقسیم** | ۱۹ |
| مقدمہ | ۲۴ |
| منشیات کا دماغ پر اثر | ۲۴ |
| لو آپ اپنے دام میں صیاد آگیا | ۳۰ |
| **پہلا باب** | ۳۴ |
| منشیات اور ان کا شرعی حکم | " |
| منشیات، مفترات اور مخدّرات | ۳۶ |
| شراب اور خمر کی شرعی ولغوی تحقیق | ۳۹ |
| شراب بنانے کے طریقے | ۴۲ |
| شراب کی حرمت کے چار مرحلے | ۴۳ |
| شراب کی حرمت متواتر ہے | ۵۳ |
| شراب (نشہ آور مشروب) اور تر یا خشک منشیات سب کا حکم برابر ہے | ۵۷ |
| مفتر کی تحقیق | ۶۲ |
| مخدّر کا شرعی حکم | ۶۴ |
| منشیات کی جملہ اقسام کے لیے تعزیری قوانین | ۶۵ |

| | |
|---|---|
| **دوسرا باب** | ۶۷ |
| (پہلی فصل) | 〃 |
| شراب اور دیگر منشیات پر تعزیری احکام کتاب وسنت کی روشنی میں | 〃 |
| شرابی کی تعزیر۔ | ۷۸ |
| (دوسری فصل) | ۸۱ |
| شراب کی حد کے متعلق تعزیری واقعات | 〃 |
| آداب تعزیر۔ | ۱۱۰ |
| (تیسری فصل) | ۱۱۲ |
| واقعات مذکورہ بالا سے اخذ کردہ نتائج | 〃 |
| (چوتھی فصل) | ۱۱۷ |
| دنیاوی تعزیر یا آخرت کے عذاب کا مقابلہ | 〃 |
| (پانچویں فصل) | ۱۲۱ |
| سزا کے وقت گالیوں اور بددعاؤں سے پرہیز | 〃 |
| اُمّت کے لیے لمحہ فکریہ | ۱۲۴ |
| مقررہ حد سے زیادہ لگانے پر جلاد سے قصاص | ۱۲۵ |
| **تیسرا باب** | ۱۲۶ |
| شبہات کا دفعیہ | 〃 |
| بیماری سے بچاؤ کی خاطر شراب کا استعمال | ۱۲۹ |
| اب کتاب وسنت کی روشنی میں ملاحظہ ہو | ۱۳۱ |
| حرام چیزوں سے علاج | ۱۳۲ |
| شراب کے متعلق خصوصی راہنمائی | ۱۳۳ |

| | |
|---|---|
| حکیم کا حوالہ | ۱۴۱ |
| چلتی رہی یہ کم بخت روپ بدل بدل کے | ۱۴۴ |
| **چوتھا باب** | ۱۵۱ |
| (پہلی فصل) | // |
| شراب، مخدرات اور منشیات کے بارے میں لسانی ارشادات | // |
| مطلق اجتناب کا حکم | ۱۵۵ |
| (دوسری فصل) | ۱۵۸ |
| شراب کے متعلق تعزیری ممانعت | // |
| (تیسری فصل) | ۱۶۱ |
| تحذیر و وعید اور برے انجام کا خطرہ | // |
| (چوتھی فصل) | ۱۶۴ |
| تحریم کی صراحت | // |
| روایات صراحتِ تحریم خمر علی سبیل المثال | ۱۶۵ |
| تحریم خمر کا اجمالی خاکہ بطور مثال | ۱۶۸ |
| شرابی اور اسلامی حقوق کا استحقاق | ۱۷۰ |
| موجودہ انجیل میں شراب کے بارے میں تاثر | ۱۷۳ |
| **پانچواں باب** | ۱۷۵ |
| (پہلی فصل) | |
| شراب بدکاریوں کی بنیاد اور اکبر الکبائر | // |
| (دوسری فصل) | ۱۷۸ |
| شراب لعنتوں کا بنڈل | // |

| | |
|---|---|
| حاصل کلام | ۱۸۱ |
| (تیسری فصل) | ۱۸۳ |
| شرابی اور ارتداد کا ہمہ وقت خطرہ | " |
| شرابی کا انجام بد | ۱۸۶ |
| عادی شرابی اور کفر و شرک | ۱۸۸ |
| شرابی کا حشر | ۱۹۶ |
| شرابی اور جنت کی باڑ | ۱۹۸ |
| دوزخیوں کا سیوریج اور شرابی کا مشروب | ۲۰۰ |
| **چھٹا باب** | ۲۰۳ |
| **متفرق مسائل** | " |
| (پہلی فصل) | " |
| شراب کی تجارت کے بارے میں کتاب وسنت کے احکام | " |
| (دوسری فصل) | ۲۰۶ |
| احتیاطی تدابیر | " |
| (تیسری فصل) | ۲۱۱ |
| شراب کا خام مال اور مشکوک مشروبات | " |
| (چوتھی فصل) | ۲۱۸ |
| مُفید مشروبات | " |
| (پانچویں فصل) | ۲۲۱ |
| سگریٹ نوشی وحقہ کشی | " |
| فیصلہ کُن بات | ۲۲۳ |

ے

# پیش لفظ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم والصلوٰۃ والسلام والبرکات علی رسولہ الکریم

قارئین کرام! السلام علیکم ورحمۃ اللہ برکاتہ' وبعد۔ پہلی بار ہم آج آپ کی خدمت میں منشیات کے بارے میں اسلام کے نقطۂ نظر کے متعلق ایک جامع کتاب پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں جسے ادارہ مرآۃ القرآن والحدیث کے بانی ممتاز عالم دین اور مدرس علماء اکیڈمی بادشاہی مسجد لاہور مولانا ابو محمد عبدالسلام کیلانی مدنی حفظ اللہ ونفع اللہ بہ المسلمین نے مرتب کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس محنت کو کتاب وسنت کی خدمت کے ضمن میں قبول فرمائیں۔ آمین ثم آمین۔

**سببِ تالیف** میاں محمد نواز شریف کے صوبائی دورِ حکومت میں یہ مطالبہ ہوا کہ منشیات کا سلسلہ ایک بہت بڑا ناسور ہے جو کہ دنیا کو بالعموم اور مسلمانوں کو بالخصوص اندرونی طور پر بھی اور بیرونی طور پر بھی کھوکھلا کر رہا ہے اس لیے منشیات پر کچھ لکھنا چاہیئے۔ تو یہ ایک مضمون لکھا گیا جو ضائع ہو گیا۔ جس پہ اسے نئے سرے سے مرتب کرنا پڑا۔ اور ساتھ ہی یہ مضمون "منہاج" میں شائع ہوا۔ جسے بعد میں اس کی اہمیت کی بناء پر کچھ دائیں بائیں کے اضافوں کے ساتھ باقاعدہ کتابی شکل میں ترتیب دیا گیا۔

یہ حقیقت مسلّمہ ہے کہ دنیا بھر میں منشیات کی وباء تیزی سے پھیل رہی ہے۔

حکومتیں کہنے کو تو سب ہی اس وباء کا خاتمہ کرنے کا دعویٰ رکھتی ہیں مگر خود حکومتوں کے ہی اہلکار دنیاوی لالچ میں آکر اس کی سرپرستی کر رہے ہیں۔ جس کی وجہ سے وباء ختم ہونے کی بجائے مزید پھیل رہی ہے۔

مہذب دنیا اور امیرانہ ٹھاٹھ باٹھ کے لوگ پہلے ہی مے نوشی کی عیاشی میں مبتلا ہو کر اسے اپنی ضرورت بنا چکے تھے۔ اور وہسکی وغیرہ چڑھانا ان کے ہاں فیشن تھا۔

لیکن جب اس عیاشی کے ارتقائی منازل زور پکڑ گئے اور نشہ کی جدید ترقی یافتہ شکلیں سامنے آگئیں اور لوگوں کی ایک بڑی تعداد زندہ لاشوں میں تبدیل ہونے لگی تو اس کے خلاف ہر طرف شور اٹھا، اسمبلیوں میں قانون سازی کی گئی اور عالمی سطح پر اس کے انسداد کی کارروائیاں شروع ہو گئیں۔

امریکہ چونکہ مہذب دنیا کا، نام نہاد اور مغرب کا مسلمہ لیڈر ہے اس لیے اسے چارو ناچار اس وباء کے انسداد میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا پڑا۔ جب کہ مسلم ممالک نے بھی بالخصوص اور دوسرے ممالک میں بھی بالعموم اس انسدادی مہم میں حصہ لیا۔ خیر یہ ——— "سر پہ پڑی تو ہوش آئی" کا مصداق ہے۔ اور یہ اٹل حقیقت ہے کہ آج سے پندرہ صدیوں پیشتر اللہ تعالیٰ کے آخری پیغمبر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمام تر نشہ آور اشیاء کے متعلق ایک جامع اور مفصل لائحہ عمل اور قانون بھی اپنے معتقدین اور اپنی امت کو عنایت فرمایا تھا۔ جس میں آج بھی اتنا ہی زور ہے جتنا کہ کل تھا بلکہ آج کے دور نے اس عہد امیت میں بیان کردہ حکمت کو جب سائنس اور ٹیکنالوجی کی سان پر چڑھا کر صحیح ثابت کر دیا تو معلم کائنات حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تصدیقی شان میں مزید اضافہ ہوا اور ان کی بات زیادہ حقیقت بینی اور کامیاب قانون دانی کا

شاہکار ثابت ہوئی۔

امام مالک رحمۃ اللہ کا کہنا ہے کہ "اس اُمت کی آخری نسل کی اصلاح بھی اسی بات سے ہوگی جس سے اس کی پہلی نسل کی اصلاح ہوئی تھی"۔

دنیاوی مفاد کو گنوا کر لوگ بات تو منوا سکتے ہیں لیکن تقویٰ نہیں پیدا ہو سکتا۔ اس لیے ان کے حوالے سے جب بھی کوئی بات کرے گا، یقینی طور پر جو انسان اپنا ذاتی مفاد کسی کام میں زیادہ دیکھے گا تو وہ پھر اسی ڈگر پہ آجائے گا۔

اس وقت وقت کی ضرورت تھی کہ انسان کے رگ و ریشہ میں جو چیز نہایت کامیابی سے سرایت کر سکتی ہے اسی کے حوالے سے اسے سمجھایا جائے تاکہ اس وعظ اور تلقین کو روح کے ساتھ مل جانے کا موقع ملے اور انسان کو عقل سے بڑھ کر ایک اور روحانی تلقین کے ذریعہ بحوالہ تقویٰ، کتاب و سنت میں اللہ تعالیٰ کے فرمان اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان سے معمور مواد کا انجکشن لگا دیا جائے۔ جس کی وجہ سے وہ نشہ بازوں کا سا مصنوعی، عارضی، تلخ اور نہایت مہنگا اور فریب دہ سکون کو قطعی طور پر بھول جائے۔ اور یہ تب ہی ہو سکتا تھا کہ منشیات کے بارے میں اسلامی نقطہ نظر کو خالص کتاب و سنت کی روشنی میں واضح کیا جائے اور ایسے لایعنی شبہات کو حل کیا جائے جن کی وجہ سے عیاش حکمرانوں نے بھی اور عوام نے بھی کئی چور دروازے کھول رکھے تھے۔ تاکہ یہ قیل و قال ختم ہو۔

ہمارا اصل مقصود، تو اس وباء کے خطرات کو واضح کرنا ہے جن میں مخاطبِ اول تو مسلمان اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شیدائی ہیں لیکن ساتھ ساتھ ہمارا تخاطب دنیا بھر کے انسانوں سے بھی ہے۔

تاہم توبہ کا دروازہ جب تک کھلا ہوا ہے، ہر وقت شر سے باز آنے کا وقت ہے۔ كَلَّآ اِنَّهَا تَذْكِرَةٌ فَمَنْ شَآءَ ذَكَرَهٗ" ہرگز نہیں، یہ تو نصیحت

ہے۔ جو چاہے اس کو اختیار کرے۔ (العبس ۸۰ : ۱۱-۱۲)۔ آؤ منشیات کے خلاف جہاد میں شامل ہو کر رب ذوالجلال کی رضاء اور اس کی نعمتوں کے حقدار بن جاؤ۔

## کتاب کی موادی تقسیم

یہ کتاب ایک مقدمہ اور چھ ابواب پر مشتمل ہے۔ دس صفحات پر مشتمل اس کے مقدمے میں فاضل مصنف نے اس کتاب کے موضوع کے متعلق بنیادی باتیں تحریر کی ہیں۔ نیز کتاب کے مصادر و مراجع کے متعلق بھی گفتگو کی ہے۔ اور دماغ پر منشیات کے اثر کا بھی ذکر کیا ہے جس میں ضمناً مغرب کی اسلام کے خلاف سازش کو بھی آشکارا کیا ہے۔

---

# مؤلف کے حالاتِ زندگی

## (مؤلف کی زبانی)

میں ہرگز تعارف کا اہل نہیں ہوں۔ لیکن مجہول العین شخص چونکہ کسی بھی کتاب کی اہمیت کو ختم کر دیتا ہے۔ اس لیے ضروری حالاتِ زندگی پیش کرتا ہوں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس کو تزکیۂ نفس یا ریاکاری کے زمرے میں شامل ہونے سے بچا دے۔ آمین

**سلسلۂ نسب** برِصغیر میں وارد ہونے والی آریہ اقوام کے متعلق بالعموم پنجاب کے اکثر خاندانوں میں علمائے نسب کا اختلاف ہے کہ وہ کس طرف سے وارد ہوئیں۔ بعض انہیں کول دراوڑا اور منگول کی قسموں سے بتاتے ہوئے جنوب ہند کے حوالے سے حبشہ کی اقوام میں شامل کر دیتے ہیں۔ جو کہ نسلاً حامی کہلاتی ہیں۔ اور بعض انہیں مشرقِ وسطیٰ اور خلیج کی طرف سے آنے والی اقوام میں شمار کرتے ہیں اس لیے انہیں سامی کہتے ہیں۔ تاریخی دلائل اور شواہد کے علاوہ نسلی اور جسمانی امتیازات دوسری بات کے حق میں جاتے ہیں تاہم ہمارے علمائے نسب نے ہمیں سپرا سے آگے چونکہ اختلاف میں ڈال دیا ہے کہ کبھی وہ ہمیں خالص حامی بنا دیتے ہیں اور کبھی خالص سامی بناتے ہوئے قریشی کہہ دیتے ہیں۔ اس لیے ہم سپرا کے حوالے سے ذکر کریں گے۔ (ان شاء اللہ تعالیٰ) جو کہ ان کے مطابق اس قبیلے کا جدا علیٰ بھی ہے اور اوّل مسلمان بھی ہے۔

**کیلانی سپرا خاندان** برِصغیر میں بھی اور بیرون پاکستان میں بھی پھیلا ہوا ہے۔ لالیاں سپرا واں سے غالباً جہانگیر کے

دور میں ایک صاحب حاجی محمد عارف تھے جو کہ ان کے معالج بھی تھے اور جامع مسجد دہلی کے امام بھی، کسی وقت حضرت کیلیا نوالہ شریف ضلع گوجرانوالہ میں آباد ہو گئے اس وقت بارہ پشتوں سے یہاں آباد ہیں۔ جبکہ ان کی کئی نسلیں ایشیا میں بھی اور یورپ میں بھی ضرورت کے مطابق پہنچتی رہی ہیں۔

**علمی وابستگی** الحمد اللہ مدت دراز سے علمی وابستگی قائم ہے کبھی فن کتابت کے حوالے سے اور کبھی تصنیف کے لحاظ سے کبھی تدریس و تلقین کے حوالے سے کبھی تحقیق و تدقیق کے واسطے سے اور کبھی امامت اور خطابت کے حوالے سے والحمد للہ رب العالمین۔

**سلفیت اور مولانا جد امجد ابو عبداللہ محمد امام الدین کیلانی** اور ان کے دونوں بھائیوں مولانا محمد الدین کیلانی اور مولانا سلطان احمد) غزنوی خاندان کے ذریعے کتاب و سنت اور سلفیت سے متعارف ہوئے۔ اور اسی روز سے فن کتابت کے ذریعے بھی کتاب و سنت کی خدمت میں مصروف ہو گئے اور تا حال ان کی اولاد کراچی، لاہور، گوجرانوالہ، شیخوپورہ، مظفر آباد، کوئٹہ اور سرحد میں بھی اور لندن جاپان اور ریاض طائف اور مکہ مکرمہ میں بھی اسی خدمت پر برسر عمل ہے اور ماشاء اللہ دینی خدمات میں اپنے اپنے رنگ میں مصروف ہیں۔

**والد محترم** مولانا حافظ عبدالحی کیلانی مرحوم نے بالخصوص دینی خدمات کی طرف توجہ دی۔ مجھے خدمات دینے کے لیے وقف فرمایا۔ خود بھی مراۃ القرآن کے نام سے ایک علمی شاہکار چھوڑا۔ جب کہ مجھے بھی اسی راہ پر خدمت حدیث میں چلنے کی تلقین کی۔

**پیدائش** سرٹیفکیٹ میں ۱۵-۵-۱۹۴۲ء ہے جب کہ گھریلو ریکارڈ

۶-۱۱-۱۹۴۲ء تحریر تھا۔ پہلے حساب میں یوم پیدائش جمعۃ المبارک ہے جب کہ دوسرے حساب سے پیر ہے۔

**مقامِ پیدائش** مقام پیدائش کوٹ شاہ محمد المعروف چانڈی کوٹ ضلع شیخوپورہ میں جو کہ سیاسی لحاظ سے اپنے ماحول میں امتیازی حیثیت رکھے ہوئے ہے۔ جب کہ علمی لحاظ سے بھی الحمدللہ اس کی ایک دیرینہ ساکھ ہے اللہ تعالیٰ اس کو قائم رکھے۔ اور مزید چار چاند لگائے۔ آمین

**ابتدائی تعلیم** اپنے گاؤں میں دوسری جماعت تک، جب کہ پرائمری کی تعلیم مچھرالہ میں چھٹی ساتویں جماعت علی پور چٹھہ میں آٹھویں سے دسویں جماعت تک گورنمنٹ ہائی سکول منڈی واربرٹن میں تعلیم پائی ۱۲ر مئی ۱۹۵۸ء میں امتحان ختم ہوا۔ اور ۱۴ر مئی ۱۹۵۸ء کو بروز جمعہ لاہور مسجد قدس جامعہ اہلحدیث میں حضرت حافظ مولانا محمد عبداللہ روپڑی رحمہ اللہ جو کہ اپنے دور کے فقہاء محدثین میں امتیازی حیثیت رکھتے تھے سے پڑھنا شروع کیا۔ جب کہ ان کے بھائی حضرت محمد حسین صاحب رحمۃ اللہ علیہ جو کہ فنون کے ماہر تھے سے بھی استفادہ کیا مولانا قادر بخش رحمۃ اللہ علیہما اجمعین بھی میری تربیت فرماتے رہے۔ اسی دوران میں چند ماہ کے لیے جامعہ محمدیہ گوجرانوالہ میں بھی زیر تعلیم رہا۔ ازاں بعد لاہور مسجد قدس میں لوٹ آیا۔ جامعہ مدینہ جو اس وقت نیلا گنبد میں تھا میں مولانا کریم اللہ مرحوم اور ان کے ساتھیوں سے پڑھنے کا موقعہ ملا۔ اس طرح بفضل اللہ و برحمتہ یہ دور مکمل ہو گیا۔

**بیرونی تعلیم** یکم نومبر ۱۹۶۳ء کو مدینہ منورہ کے لیے بذریعہ ریل گاڑی روانگی ہوئی۔ الوداعی پارٹی میں والدین اور بھائیوں کے علاوہ مولانا عطاء اللہ حنیف، مولانا حافظ محمد گوندلوی، مولانا حافظ محمد عبداللہ روپڑی، مولانا

محمد اسماعیل سلفی، مولانا ابوالاعلیٰ مودودی، مولانا حکیم محمد اشرف سندھو اور مولانا حافظ محمد ابراہیم کمیرپوری رحمۃ اللہ علیہم اجمعین بھی شامل تھے۔ جب کہ غالباً مولانا سیّد محمد داؤد الغزنوی رحمۃ اللہ علیہ اس وقت صاحب فراش تھے۔ الوداعی پارٹی اور سفر میں رفاقت مولانا حافظ ثناء اللہ مدنیؔ جو کہ ماسوائے چند ماہ کے جب میں گوجرانوالہ میں مصروف تعلیم تھا ۱۹۵۸ء سے ۱۹۶۸ء تک رفیقِ سفر وحضر رہے اور اب بھی ان کے ساتھ علمی رفاقت ہوتی رہتی ہے۔ جب کہ رستے میں اساتذہ میں مولانا محمد ناظم ندوی بھی شریکِ سفر ہو گئے۔

**جدہ اور مکہ مکرمہ میں پہلا قدم** ۱۴ نومبر ۱۹۶۳ء کو کراچی سے ہماری پرواز شروع ہوئی اور رات کے وقت ہم جدہ میں پہنچے اس کے بعد جمعہ کے روز دوسرے دن ہمیں طواف اور عمرہ کی سعادت نصیب ہوئی اور ہفتہ کے روز ہم عازم مدینہ منورہ ہوئے اس طرح یکم رجب ۱۳۸۳ھ کو ہمارا سبق شروع ہوا۔ سعودیہ میں پہنچنے سے لے کر داخلہ تک میں جن لوگوں کی یادیں آج بھی میرے اور میرے رفیق سفر وحضر حافظ ثناء اللہ صاحب مدنی کے دل ودماغ میں تازہ ہیں۔ ان میں وہ وقت سب سے نمایاں ہے جب کہ شہید ملت حضرت علامہ حافظ احسان الٰہی ظہیر رحمۃ اللہ علیہ نے ہمارا تعارف شیخ ابن باز حفظہ اللہ سے کروایا اور شیخ عطیہ سالم حفظہ اللہ نے ہمارا انٹرویو لیا اور مولانا محمد عبداللہ سلفی مدنی اور مولانا صلاح الدین لکھوی مدنی کے علاوہ مولانا عبدالرحمٰن ناصر اور دوسرے احباب نے ہمارے ساتھ اظہارِ اپنائیت میں انتہا کر دی۔

**مدینہ منوّرہ اور جامعہ اسلامیہ سے کیا کچھ لیا** حقیقت میں تو اللہ تعالیٰ بہتر طور پر جانتے

ہیں۔ تاہم الحمد اللہ ظاہری طور پر معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے ماضی اور مستقبل کی زندگی میں ان ایام کا بڑا دخل ہے۔ اور الحمد للہ تعالیٰ آج تک ہم مستفید ہو رہے ہیں اور امید ہے کہ ان شاء اللہ آئندہ بھی اللہ تعالیٰ رحمت فرمائے گا۔ اس کے علاوہ دنیا بھر کی عظیم شخصیات جن میں سے کسی کو تفسیر میں امام سمجھا گیا ہے کسی کو امیر المومنین فی الحدیث کہا جا سکتا ہے۔ یعنی فضیلۃ الشیخ محمد امین الشنقیطی اور شیخ ناصر الدین الألبانی، کسی کو فقہ الحدیث میں یعنی شیخ محمد منتصر الکتانی کسی کو فقہ المذاہب کے تقابلی میدان میں یعنی مولانا شیخ محمد عطیہ سالم جو کہ اس وقت مدینہ منورہ میں محکمہ شرعیۃ کے قاضی بھی ہیں۔ کسی کو عقیدہ میں مہارت تامہ تھی یعنی شیخ محمد امان اور کسی کو اسانید و اطراف میں یعنی شیخ حماد سلفی، کسی کو احادیث کے بارے میں جدید اعتراضات کے دفعیہ اور حجیتِ حدیث میں رسوخ حاصل تھا یعنی مولانا عبد الغفار حسن عمر پوری کسی کو فرائض اور وراثت میں یعنی مولانا عبد الکریم مراد کسی کو ادب و نصوص میں اور تاریخ اسلام میں یعنی شیخ محمد مجذوب اور شیخ محمد رمضان کسی کو صرف و نحو میں جیسے شیخ ابو مالک شقراء کسی کو تقابلی مذاہب کے مطالعہ میں یعنی شیخ عبد القادر شیبۃ الحمد کسی کو فن تجوید میں یعنی قاری عبد الفتاح البخاری، یعنی الحمد للہ ہر شخص اپنی جگہ پر امام تھا۔ یا ماہر ان میں سے کچھ فوت ہو گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کی قبروں کو نور سے بھرے اور سب کے رفع درجات فرمائے اور جو حضرات زندہ ہیں اللہ تعالیٰ ان کو اور ان کی اولاد کو بھی عقیدہ کی سلامتی اور ثابت قدمی عنایت فرمائے آمین ثم آمین۔

## عملی میدان

میں ابتداء میں خاصا غیر مستقل مزاج رہا ہوں جس کی وجہ بعض اوقات میرے ساتھی بھی تھے۔ تاہم مسجدِ قدس

منڈی بہاؤالدین، سرہالی کلاں، اگر جاکھ، لاہور، کھیالی، چاندی کوٹ، جامعہ سلفیہ فیصل آباد، یوگنڈا، کینیا، فیصل آباد، جامعہ عربیہ گوجرانوالہ سے لڑھکتا ہوا بادشاہی مسجد علماء اکیڈیمی میں جنوری ۱۹۸۰ء کو پہنچا اور بفضل اللہ تعالیٰ ابھی تک یہاں ہوں۔ کل کا علم نہیں واللعلم عند اللہ۔

اللہ تعالےٰ توفیق دے کہ جب تک زندگی ہے کتابوں کے مطالعہ میں رہوں اور پیش آمدہ مسائل کو کتاب وسنت اور صحابہ رضوان اور تابعین کرام کے اقوال کی روشنی میں حل کرتا رہوں۔ یہی میرا مشن ہے اور یہی میری آرزو ہے اللہ تعالیٰ مجھے اس کی توفیق مزید درمزید عنایت فرمائے اور اس کو قبول ومنظور فرمائے آمین

## عائلی زندگی

میری عائلی زندگی بھی جزوی الجھن کا شکار رہی ہے۔ تاہم اللہ تعالےٰ، میری ازواج اور اولاد پہ ازلی وابدی رحم فرمائے اور ان کو ہر جگہ اپنی حفاظت میں رکھے۔ آمین ثم آمین۔ اس وقت دو بیگمات، پانچ بیٹوں اور ایک لڑکے کا کنبہ میری عائلی زندگی سے متعلق ہے جب کہ ایک لڑکا یوگنڈا میں پانی کے تالاب میں شہید ہو گیا اور مساکہ شہر میں دفن ہے۔ کچھ افراد چاندی کوٹ میں ہیں۔ اور کچھ اس وقت لندن میں، اور میں الحمدللہ کتابوں کی خدمت میں تقبل اللہ منا اجمعین۔

## تصنیفات

آخر میں یہ بھی بتاتا جاؤں کہ الحمدللہ اس وقت تک بہت سی کتابوں میں کام کرنے کا موقعہ اللہ تعالیٰ نے عنایت فرمایا ہے۔ جن میں غلامی، رحم، اربعین محمدیہ فی امہات الاحکام الشرعیۃ اور اس کی کچھ شرح مراۃ القرآن کی نئی طرز سے ترتیب، دورِ جدید کے چند معجزات شامل تھے۔ لیکن کچھ یوگنڈا کے انقلاب میں اور کچھ اپنی کوتاہی سے ضائع ہوگئیں پھر بھی مواد الحمدللہ ذہن میں کچھ موجود ہے۔ علاوہ ازیں قصاص

اور دیت کا شرعی آرڈی ننس، ولایت نکاح المرأۃ عورت کی حکمرانی، اسلام میں کتاب وسنت کا مقام، عورت کی دیت، تخلیق کائنات، نصف شرح جدید اربعین محمدیہ فی امہات الاحکام الشرعیۃ، بدایۃ المجتہد اور موطا امام مالک کے تدریسی نوٹس، نماز پنجگانہ کے علاوہ یہ کتاب منشیات باقی موجود ہیں اللہ تعالیٰ مقبول ومنظور فرمائے آمین۔

**مرآۃ الحدیث فی الفقہ الحاضر وائمۃ الحدیث** ابھی اس کتاب کا نام اور کام تحت النظر ہے۔ ارادہ ہے کہ محدثین کرام کی فقہ کو ایک مشترکہ ترتیب میں ترتیب دی جائے اور ساتھ ساتھ عصر حاضر کے جدید مسائل کو بھی کتاب وسنت اور فقہ صحابہ و تابعین کی روشنی میں حل کیا جائے۔

**منشیات** یہ کتاب ایک مضمون کی ارتقائی شکل ہے۔ جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے۔ میں نے اپنی طرف سے مسلمانوں کو بالخصوص اور دنیا بھر کے لوگوں کو بالخصوص اس کتاب کے ذریعے ہر نشہ آور چیز سے روکنے کے دلائل پیش کئے ہیں جو کہ آسمانی وحی سے بھی متعلق ہیں اور شاہنشاہ رسالت کے فرامین سے بھی ماخوذ ہیں لیکن شبہات کے حوالے سے ہمیشہ بے دین لوگ جہاں ہر مسئلہ کو کمزور کر کے ابلیسی فوجوں کی مدد کرتے ہیں اہل عقل و دانش کو ایسے شبہات سے بچنے کی تلقین بھی کی ہے اور حتی المقدور ان کے شبہات کا ازالہ بھی کیا ہے۔ تقبل اللہ منا اجمعین۔

## اظہار تشکر

آخر میں ناانصافی ہوگی کہ فضیلۃ الشیخ محمد صالح حنیف حفظہ اللہ کا ذکر

نہ کیا جائے جن تک رسائی میں حضرت مولانا فضل الرحمٰن ہزاروی مدنی نے تعاون فرمایا۔ شیخ موصوف کو اللہ تعالیٰ نے اپنی خصوصی مہربانی سے توفیق دی کہ انہوں نے اس ادارہ کی کتابوں کی اشاعت میں سب سے پہلے حصہ لیا۔

جزاھم اللہ خیر الجزاء۔

# انتساب

الٰہی! تیرے دربار میں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ادنیٰ غلام اپنی طرف سے اور اپنے لواحقین کی طرف سے یہ حقیر ہدیہ پیش کرتا ہے۔

ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم۔

عبدك ابن عبدك ابن أمتك

عبدالسلام

# ابواب کی تقسیم

**پہلا باب** نشیات اور ان سے متعلق شرعی احکامات پر مشتمل ہے۔ اس بات میں بہت سی مفید چیزیں آپ کو ملیں گی۔ مگر اس باب کی اصل جان ۸ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے مروی ۵۴۵ احادیث مبارکہ ہیں جنہیں مصنف نے ایک مخصوص پیرائے میں بیان کر کے اس بات کو ثابت کیا ہے کہ شراب کی حرمت متواتر ہے۔ اور یہ اس الزام کا جواب ہے جس کے مطابق قرآن مجید میں لفظِ حرمت کے استعمال نہ ہونے کی وجہ سے بعض لوگ یہ کہہ دیتے ہیں کہ اس کی حرمت جب قرآن مجید سے ثابت نہیں تو یہ حرام کیسے ہو گئی؟ حالانکہ قرآن مجید نے تحریم کے لیے کئی الفاظ استعمال فرمائے ہیں

تحریم، کراہت، عمل الشیطان، رجس، وعید

عذاب اور دنیاوی عقوبت و تعزیر کے علاوہ فتنہ وغیرہ کے الفاظ استعمال کئے ہیں اور جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے ہی ہمیں قرآن مجید ملا ہے اور اس لیے ہم اسے حجت مانتے ہیں کہ وہ اُن سے بسندِ تواتر ثابت ہے تو قرآن مجید کے علاوہ اگر دوسری وحی خفی کے ذریعے کسی چیز کی حرمت نبی اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم صحیح سند، عمدہ متن اور قابلِ اعتماد لوگوں کے واسطے سے خبر مل جائے تو اسے حجت کیوں نہ مانا جائے گا جب کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے خود بھی صراحت سے اور قرآن مجید نے کئی مقامات پہ اشارۃً یہ بتا دیا ہے کہ آپؐ پہ قرآن مجید کے علاوہ بھی وحی نازل ہوئی تھی۔ (جس کی تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو کتاب اتباع السنۃ تالیف محمد اقبال کیلانی اور اسلام میں کتاب و سُنت

کا مقام تالیف عبدالسلام کیلانی وغیرہ وغیرہ) لیکن جب بسند متواترہ ثابت ہو جائے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب کو حرام قرار دیا ہے۔ تو اس کے بعد کسی مسلمان کو تو اس کی تحریم کے بارے میں شک نہیں رہ سکتا۔ اور یہ بھی ذکر کیا ہے کہ یہ حرمت صرف مشروبات کے ضمن میں نہیں آئی بلکہ تمام خشک اور تر منشیات سب پر حاوی ہے۔

**دوسرا باب** اس باب میں شراب اور دیگر منشیات پر کتاب وسنت کے تعزیری احکامات کو بالتفصیل ذکر کیا ہے یہ باب پانچ فصلوں پر مشتمل ہے۔

(۱) مدینہ منورہ میں اعلانِ حرمت اور اس کی فوری فرمانبرداری میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ان مٹ نقوش کا ذکر ہے۔ اس کا دورِ حاضر کے عقل وحکمت کے پرستاروں کے طرزِ عمل سے موازانہ کیا گیا۔ نیز تعزیری احکام کی حیثیت پر ایک فقہی بحث بھی اس فصل کی زینت بنی ہوئی ہے۔

(۲) شراب کی حد کے متعلق ۔۶ تعزیری واقعات بیان کئے گئے ہیں اور شرابی کی وہ علامات بھی تحریر کی گئی ہیں جن کی وجہ سے شرابی پر فردِ جرم عائد کی جاتی تھی۔ آخر میں آدابِ تعزیر کو بیان کرتے ہوئے اس فصل کو مزید چار چاند لگا دیئے ہیں۔

(۳) دوسری فصل میں بیان کئے گئے تعزیری واقعات سے اخذ کردہ نتائج کو ایک خوبصورت پیرائے میں بیان کیا گیا ہے۔

(۴) منشیات پر دنیاوی سزا کے بعد آخرت کے عذاب سے متعلق معلومات قلمبند کی گئی ہیں۔

(۵) اس میں مزید آدابِ تعزیر کو بیان کیا گیا ہے نیز مقرر کردہ حد سے

زیادہ کوڑے مارنے والے جلّاد سے قصاص لینے کا واقعہ درج کیا گیا ہے جو کہ اسلامی عدل و انصاف کی ایک بہترین مثال ہے۔

**تیسرا باب** تقریباً بائیس صفحات پر مشتمل اس باب میں جدید ذہن کی طرف سے پھیلائے جانے والے شبہات کا مدلل اور مسکت جواب قلمبند کیا گیا ہے جو پڑھنے سے تعلق رکھتا ہے۔

**چوتھا باب** اس باب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی تقریباً چالیس قولی احادیث شریفہ کو نہایت ہی اہم موضوعات میں تقسیم کر کے منشیات کے متعلق اسلام کی حکمتِ عملی کو اجاگر کیا گیا ہے یہ باب بھی پانچ فصلوں پر مشتمل ہے۔

(۱) اس میں یہ بتایا گیا ہے کہ پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی قولی احادیث کو ایک نئے انداز سے کیوں ذکر کیا جارہا ہے۔ اور ضمنی طور پر قرآن مجید میں بیان ہونے والی تسخیر کی اقسام پر بھی قلم اٹھایا گیا ہے۔ آخر میں ایسی ۹ قولی احادیث بیان کی گئی ہیں جن میں شراب سے مطلق طور پر روک دیا گیا ہے۔

(۲) ایسی دس قولی احادیث پر مشتمل ہے جن میں شراب سے پرزور طریقے سے تحذیری ممانعت کا ذکر ہے۔

(۳) اس میں مزید دس قولی احادیث ہیں جن میں شراب کے خطرناک انجام سے خبردار کیا گیا ہے۔

(۴) اس میں تحریم کی صراحت، حرمتِ شراب کا اجمالی خاکہ، "شرابی اور اسلامی حقوق کا استحقاق"، جیسے نہایت اہم موضوعات پر قلم اٹھایا گیا ہے۔

(۵) اس میں بتایا گیا ہے کہ سابقہ کتبِ سماویہ، تورات، اور انجیل میں بھی حرمتِ شراب کا تذکرہ موجود ہے۔ نیز یہ کہ زمانۂ جاہلیت میں بعض عرب بھی اس سے

اجتناب کرتے تھے۔

**پانچواں باب** یہ چار اہم فصلوں پر مشتمل ہے۔

(۱) اس میں واضح کیا گیا ہے کہ شراب اکبرالکبائر ہے۔

(۲) اس میں یہ بات واضح کی گئی ہے کہ شراب لعنتوں کا ایک ایسا بنڈل ہے جس میں سے تقریباً ۱۶ افراد حصہ پاتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کی لعنت اور پھٹکار کے مستحق ہوتے ہیں۔

(۳) اس میں یہ وضاحت ہے کہ شرابی کا مرتد ہو جانا بعید از قیاس نہیں۔ علاوہ ازیں چند ایسی احادیث بیان کی گئی ہیں جن میں شرابیوں کے متعلق اس دنیا میں ہی قدرتی سزاؤں کی پیش گوئی کی گئی ہے۔ اس کے بعد عادی شرابی کے گناہ کا کفر و شرک جیسے گناہوں سے تقابل کیا گیا ہے وغیرہ وغیرہ۔

(۴) اس فصل میں شرابی کے لیے آخرت کی سزاؤں کو بیان کیا گیا ہے۔

**چھٹا باب** یہ اس کتاب کا آخری باب ہے۔ جو کہ متفرق مسائل پر مشتمل ہے اور چار فصلوں پر مشتمل ہے۔

(۱) شراب کی تجارت کے متعلق کتاب و سنت کا موقف بیان کیا گیا ہے۔

(۲) اس میں احتیاطی تدابیر کو بیان کیا گیا ہے جن کی رُو سے شریعتِ اسلامیہ نے شراب و منشیات کی مکمل روک تھام کو ممکن بنایا۔

(۳) اس میں ایسے مشروبات پر بحث کی گئی ہے جو کہ مصنّف کے نزدیک شک و شبہہ سے بالاتر نہیں بلکہ ان سے ہر چیز بھی تقویٰ کا ایک حصّہ ہے۔

(۴) مشکوک مشروبات کی جگہ مصنّف نے ہر موسم کے لیے مناسب مشروبات تجویز کیے ہیں۔ جن میں ضمناً قرآنی مشروبات پر بھی ایک مفید نوٹ شامل کیا گیا ہے۔

قارئینِ کرام ! مزید تعارف تو تفصیلی فہرست سے ہی ہو سکتا ہے۔ کتاب کی تصحیح کے متعلق اور حوالہ جات کے بارے میں تسلی کرنے کی حد تک ادارہ مرآۃ القرآن والحدیث نے مقدور بھر کوشش کی ہے۔ پھر بھی مؤلف اور ادارہ کے بانی معاون حضرات سب انسان ہیں جن سے خطاء ونسیان روز اوّل سے ہی سرزد ہو رہی ہے معصوم تو انبیاء ہیں اور محفوظ صحابہ کرام پھر بھی ہمیں آپ کی مفید آراء کا انتظار رہے گا۔ تاکہ اگلا ایڈیشن مزید بہتر ہو سکے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مؤلّف کی اس سعی کو مشکور و مبرور اور جدوجہد کو مبرور اور مقبول فرمائے۔ اور اسلام کی خدمت کے ساتھ ساتھ مسلمانوں کو اس کتاب سے بھی مستفید فرمائے۔ اور مؤلف کی دوسری کتابوں سے بھی، اور یہ کہ مؤلف، ان کے والدین اور جملہ اعزہ واقارب ومتعلقین کے لیے صدقہ جاریہ بنائے۔ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے لے کر ان کے اساتذہ تک سب کے رفیع درجات فرمائے۔ آمین ثمہ آمین۔

عبدالصّمد مدنی

ناظم اعلیٰ ادارہ مرآۃ القرآن والحدیث

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی ونسلم ونبارک علی رسولہ الکریم

# مقدمہ

## منشیات کا دماغ پر اثر

انسان میں اللہ تعالیٰ نے بہت سی صلاحیتوں کا ذخیرہ پیدا کر رکھا ہے۔ لیکن وہ ان میں سے بہت ہی کم صلاحیتوں سے فائدہ اٹھاتا ہے۔ کچھ طبیعت کے رجحان کی نذر ہو جاتی ہیں۔ کچھ پر ماحول کی ناسازگاری اثر انداز ہوتی ہے۔ اور کچھ صلاحیتیں ایسی بھی ہوتی ہیں۔ جنہیں انسان عمداً تباہ و برباد کر لیتا ہے۔ اس کے دماغ میں جو جسم کا کنٹرول روم ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی زندگی گزارنے کے لیے اس میں ایک کمپیوٹر نصب کر رکھا ہے۔ جس کے ذمے بیرونی دنیا سے ملنے والے اشارات کا دل کو تعارف ہے۔ آنکھ دیکھتی ہے۔ کان سنتے ہیں۔ زبان چکھتی ہے۔ ہاتھ اور جسم مس کرتے ہیں۔ ناک سونگھتی ہے۔ ان اشارات کو معنوی حیثیت میں تبدیل کر کے دماغ کا کمپیوٹر دل سے اجازت مانگتا ہے کہ جسم کے باقی ماندہ حصے پر ان اشارات کا اثر قائم کر دوں یا کہ نظر انداز کر دوں۔ اس عظیم الشان کمپیوٹر میں جس کے

اندر لاکھوں خلیئے موجود ہوتے ہیں۔ٹیپ کی طرح مختلف معلومات مرتب ہوتی رہتی ہیں دل کا ذاتی رجحان اور ماحول کی اثر اندازی انہی معلومات کو ترجیحی بنیادوں پر اختیار کرتی ہے۔جنہیں دل پسند کہا جا سکتا ہے۔اور باقی ساری معلومات دھری کی دھری رہ جاتی ہیں اگر غلط روش پر چل پڑے تو جلد یا بدیر یہی معلومات اس پر ملامت بن جاتی ہیں۔

شراب اور دیگر منشیات اس کمپیوٹر پر دو طرح اثر انداز ہوتے ہیں ایک طرف تو سابقہ معلومات کو طاقِ نسیان کی تحویل میں دے کر ختم کر دیتی ہیں دوسری طرف عقل کے کئی خلیئے جو وقتی طور پر صرف جام ہو جاتے ہیں اور اپنا کام چھوڑ جاتے ہیں۔ لیکن جب وہ دوبارہ کام کرنے لگتے ہیں تو بہت سے خلیئے موت کی نیند سو جانے کی وجہ سے ان کا ساتھ نہیں دے سکتے اور اس طرح انسان آہستہ آہستہ دماغی طور پر ناکارہ ہو جاتا ہے۔اور اس کی حیثیت جانوروں سے بھی بدتر ہو جاتی ہے۔کیونکہ ان میں جو نظام فٹ ہوتا ہے۔اور شعور کی جس منزل پر وہ ہوتے ہیں کم از کم وہ اس پر قائم تو رہتے ہیں۔جبکہ ایسے انسان کسی وقت میں حیوانی نظام کے برابر بھی نظام سے محروم ہو جاتے ہیں۔کیونکہ نشہ کی حالت میں سارا دماغ ہی ایک دفعہ جام ہو جاتا ہے۔یہ تو تھا دماغی طور پر شراب اور دیگر منشیات کا عمل، اب جسمانی لحاظ سے بھی اگر اہل نظر غور کریں تو معلوم ہو جائے گا کہ کس طرح نشہ باز انسان سسکتی زندگی اور تمام جسم کے لاشے کے عذاب میں گرفتار ہو جاتا ہے۔جسم کے اندر تمام وٹامن جل جاتے ہیں۔چربی پگھلنے لگتی ہے۔وریدیں اور رگیں اپنے مقدرہ اور مقررہ عمل سے بڑھ کر جب بار بار عمل کرتی ہیں کہ جسم کو سہارا مل سکے اور وقتی اور جھوٹی طاقت سے وہ کبھی سکڑتی اور کبھی پھیلتی ہیں تو وہ بھی دوائی کے اثر ختم ہونے پر جواب دے جاتی ہیں۔اور بار بار نشہ کرنے سے انسان سابقہ قوت سے محروم ہوتا ہوتا بالکل زندہ

لاش بن جاتا ہے۔ اور کبھی یہ زندگی جو کہ موت سے بدتر ہوتی ہے۔ اس کے لیئے تو ہے ہی لیکن اس کے لواحقین کے لیئے بھی سامانِ عبرت بن جاتی ہے۔ اور ایسے عذاب میں مبتلا انسان کے لیئے موت ہی تو ایک علاج ہے جو کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم نے تجویز فرمائی تھی۔

یہ رسالہ دراصل دنیائے علم وفن میں کتاب وسنت کے آفتاب وماہتاب کی روشنی میں ملنے والی ان ہدایات کو جمع کرنے کی کوشش ہے جو کہ شراب اور دیگر منشیات کے بارے میں اللہ رب العزت جل جلالہ اور محمد رسولِ رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام کی شکل میں مختلف کتابوں میں باسند پائی جاتی تھیں۔ اور ۱۴ کتابوں کے خلاصہ جمع الفوائد میں محمد بن محمد بن سلیمان نے، اور ۸۷ کتابوں کے مجموعہ کنز العمال میں شیخ علاؤ الدین علی منتقی ھندی نے، اور سیوطی علیہم الرحمۃ نے جامع صغیر اور جمع الجوامع کے علاوہ اپنی تفسیر در منثور میں اگرچہ پہلے سے جمع کر رکھی تھیں لیکن انہیں باقاعدہ رسالہ کی شکل دینے اور سلیس اردو زبان میں انہیں پیش کرنے کی سعادت حاصل کرنے کی دعا بھی ہے اور دوا بھی (واللہ الموفق المجیع)

دنیائے مغرب، اخلاقی پستی کے نقطۂ انجماد سے بھی اگرچہ گر چکی ہے تاہم دماغ، عقل اور علم کی وجہ سے ظاہری تہذیب وتمدن اور بود وباش کسی حد تک محفوظ ہے۔ مگر شراب اور دیگر منشیات نے اس عمارت پر بھی نقب لگانا شروع کر دی ہے۔ اور یہ آگ بھی ان کے معاشرے میں دن رات کی ترقی کے ساتھ ساتھ آئے دن ترقی کی راہ پر جا رہی ہے۔ اب تو پورا مغرب اس آگ میں سلگ رہا ہے۔ اور کوشش کر رہا ہے کہ کسی طرح نوجوان نسل اس عذاب سے بچ جائے۔ اس کے لیئے خرچ بھی کیا جا رہا ہے۔ منصوبے بھی باندھے جا رہے ہیں۔

لیکن حقیقت یہ ہے کہ مذہب سے ہٹ کر کوئی تحریک اس گرتی ہوئی دیوار کو نہ سہارا دے سکتی ہے اور نہ ہی اس نقب کو تر کر سکتی ہے۔

ایک وقت تھا کہ برطانیہ کی حکومت میں سورج نہیں ڈوبتا تھا اور مسلمانوں کے تمام علاقے کچھ برطانیہ کے قبضے میں تھے کچھ فرانسیسیوں کے قبضے میں تھے۔ کسی پر ولندیز، اور کسی پر مرہٹے آچڑھے تھے۔ سبب یہ تھا کہ مغل بادشاہوں نے ورثے میں جہاں حکومت چھوڑی تھی وہاں وہ اپنی نسلوں کو طاؤس و رباب اور شراب کے مٹکے اور صراحیاں بھی دے گئے تھے۔ اور ان کے جانشین "ہنوز دلی دور است" کے مستانہ نعرے میں ہی جام پر جام چڑھاتے رہے۔

تاہم رب العزت نے مسلمانوں کو سنبھالا دیا اور وہ آزادی کی لہروں میں غفلت کی نیند سے چونک پڑے۔ اور ہر چند کہ ان کے عقائد و نظریات کو عیسائی اور یہودی متعصبین نے ایسے غلط انداز میں پیش کیا کہ جہاں وہ (تاتاریوں، سلجوقیوں، ترکوں اور زنگیوں کے حشر کو دیکھ چکے تھے کہ فتوحات حاصل ہوتے ہی وہ اسلام کے مفتوح بن گئے اور اسلام کے نام سے حکومت کرنے لگے تو جہاں وہ اپنی اولادوں، نسلوں اور پیش روؤں کو اسلام سے بچانے میں کسی حد تک کامیاب ہو گئے وہاں مسلمان نسلوں کو بھی اسلام سے برگشتہ کر دیا۔ لیکن اللہ تعالیٰ کا کلمۂ حق بالآخر بلند ہو کر رہتا ہے جب ان کا مسخ شدہ مذہب، الحاد اور سائنسی حملوں کی تاب نہ لا سکا تو انہیں مجبوراً یہ اعلان کرنا پڑا کہ اسلامی تعلیمات پر بھی تحقیق کی جاتے اور جب اسلامی تحقیقات دوبارہ شروع ہوئیں تو پھر سے اسلام ان کی ترقی پذیر نسلوں میں سرایت کرنے لگا اور اب کئی علاقوں میں اسلام بالکل کھلم کھلا اپنی تبلیغ میں مصروفِ عمل ہے۔ انہوں نے علمائے حق کو بدنام کیا تھا۔ ان کے متعلق جھوٹی کہاوتوں اور غلط

لطیفوں کو ترتیب دیا گیا اور اپنی مرتب کردہ تعلیم کو روٹی، کپڑا، مکان، ملازمت اور عزت کا ذریعہ بنایا۔ لیکن ہوا یہ کہ ان کی تعلیم کا جب مال اس قدر برآمد ہو گیا کہ لوگ مزید روزگار حاصل نہ کر سکے تو ایم۔ اے پاس طالب علم بوٹ پالش اور ریہڑیوں کی دکانیں سجا کر ملازمت کے لئے کاسہ لیسی کرنے لگے۔ جب کہ دوسری طرف مدینہ منورہ یونیورسٹی نے علم دین کی اصل تصویر کو پیش کیا۔ تہران میں اسلام کے نام پر اگرچہ ایسا اسلامی جذبہ ابھرا جس کا رخ اگرچہ غلط رہا تاہم اس کے نتیجے میں مسلمان ملکوں میں جذبہ جہاد حقیقی بیدار ہوا اور روس جیسی سپر طاقت کو اس گئے گزرے دور میں بھی ان گئے گزرے مسلمانوں سے ہی عظیم نقصان اٹھانا پڑا اور افغانستان سے نکلنے میں ہی اپنی بھلائی سوجھی اور انشاء اللہ تعالیٰ ایک وقت آئے گا کہ جمہوریت کے نام پر اسلام کے خلاف بین الاقوامی سازش بھی اپنی موت مر جائے گی کہ جب پتہ چل گیا کہ

اس راز کو اک مرد فرنگی نے کیا فاش     ہر چند کہ دانا اسے کھولا نہیں کرتے

جمہوریت اک طرز حکومت ہے کہ جس میں     بندوں کو گنا کرتے ہیں تولا نہیں کرتے

جب انہیں عملی یقین ہو گیا کہ اس جمہوریت کے نعرے کے پس پردہ ہر کس و ناکس کو اقتدار پرستی کی ہوس میں مبتلا کرنے کی سازش ہے۔ جس کے نتیجے میں ہر طبقہ اختلاف کا شکار ہو چکا ہے۔

جب انہیں یہ یقین ہو گیا کہ جمہوریت کو اسلام کے نفاذ میں رکاوٹ کے طور پر کھڑا کیا جا رہا ہے۔ تاکہ کوئی اسلامی قانون اسلام کے نام سے پیش ہو تو وہ ووٹوں کا سہارا تلاش کرے اگر سہارا مل گیا تو نافذ ورنہ ختم۔

جب انہیں یہ یقین ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ کا قانون ازلی و ابدی تو یہ ہے کہ۔

کم من فئۃ قلیلۃ غلبت فئۃ کثیرۃ باذن اللہ واللہ مع الصابرین

(البقرۃ/۲۴۹)

کہ کتنی چھوٹی جماعتیں ہیں جو کہ بڑی جماعتوں پر اللہ کے اذن سے کامیاب ہوئیں۔ اور اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہیں۔

اور یہ لوگ جمہوریت کے ذریعے ان عوام الناس کو مسلط کرنا چاہتے ہیں جن کی کثیر تعداد

(ا) علم سے بے بہرہ (ب) عقل ناقص (ج) عمل سے دور (د) روٹی، کپڑا[1] اور مکان کے حصول کو ہی اپنی معراجِ حیات سمجھتی ہے۔

جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

وان تطع اکثر من فی الارض یضلوک عن سبیل اللہ (الانعام/۱۱۶)

اگر آپ اکثریت کے پیچھے چلیں گے تو اللہ تعالیٰ کی راہ سے ہٹ جائیں گے

جب کہ دوسری طرف اسی جمہوریت کے نام سے اسلام یورپ میں بھی اپنے حقوق کے لیئے لڑ رہا ہے۔

---

[1] اسلام میں کتاب الاجارات کا تصور قائم تو رکھا گیا ہے۔ البتہ اجر اور اجیر کے کچھ اصول مقرر کیئے ہیں اور معراجِ حیات روٹی کپڑا اور مکان کی بجائے پرسکون عائلی زندگی کا حصول رکھا گیا ہے۔ اگر اس موضوع پر تفصیل سے بحث کی جائے تو باقاعدہ کتاب بن سکتی ہے۔ البتہ یہاں اختصار سے یہ بات ذکر کرنا فائدہ سے خالی نہ ہوگی کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے سسر نے جو غالباً شعیب علیہ السلام کے علاوہ کوئی اور شخصیت تھے اجیر مقرر کرتے ہوئے ان تینوں چیزوں کے ذکر کو خارج از بحث سمجھتے ہوئے یہ فرمایا۔

انی ارید ان انکحک احدی ابنتیّ ھاتین علی ان تاجرنی ثمانی ...(۲۸/ ۲۷)

اگر تم آٹھ دس سال میری نوکری کرو تو میں اپنی ان دو بیٹیوں میں سے ایک بیٹی کا نکاح تمہارے ساتھ کر دینے کا ارادہ کرتا ہوں۔

# لو آپ اپنے دام میں صیاد آگیا

ہر چند کہ مسلمانوں میں چائے، تمباکو، ٹماٹر اور آلو کو رواج دیا گیا تاکہ ایک طرف وہ مختلف بیماریوں کا شکار ہوں دوسری طرف SLOW POISEN کے اثرات سے کھوکھلے ہو جائیں۔ تیسری طرف اربوں روپے کا زرِ مبادلہ ہماری مارکیٹ میں ہر سال بھیجتے رہیں کہ اس وقت تک چائے اور تمباکو ان کی ضرورت بن چکی ہو گی اس لیئے ان کے بغیر وہ پریشانی اور محرومی کا شکار دکھائی دیں گے لیکن قدرت کا نظام مکافاتِ عمل بھی عجیب ہے کہ

اب ہیروئن کی شکل میں مشرق، مغرب کو اپنے تحائف بھیج رہا ہے اور اربوں ڈالر ان کے بدلے میں یہاں تشریف لانے لگے ہیں اور اب وہ چاہتے ہیں کہ تمام ملک مل کر ہیروئن کی حوصلہ شکنی کریں لیکن خود کو اعتراف بھی ہے کہ صرف تاجر ہی فتنہ نہیں ہیں بلکہ ان سے بڑھ کر فتنہ وہ نئی نسل ہے جو کہ اس نشہ کی شکار ہو چکی ہے۔

بس فرق یہی ہے کہ انہوں نے ہمیں مفلوج کرنے کے لیئے (SLOW POISEN) یعنی آہستہ آہستہ اثر پیدا کرنے والا زہر بھیجا تھا لیکن (QUICK POISEN) ان کی خدمت میں جانے لگا۔

اب نتیجہ بایں جا رسید کہ وہ رفتہ رفتہ مکر و فریب کے ان تمام جالوں میں خود پھنس رہے ہیں۔ جن میں انہوں نے امتِ مسلمہ کو پھنسایا تھا۔

وَتِلْكَ الْأَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ (آلِ عمران) کے قانونِ برحق کی روشنی میں بھی اور تاریخی حقائق کے پیشِ نظر بھی میں اس پیشگوئی میں انشاءاللہ حق بجانب ہوں کہ عنقریب وہ وقت آرہا ہے کہ

جیسے روس اور اس کے ہمنوا ملک اسلامی ریاستوں سے نکلنے پر مجبور ہو جائیں گے جن پر اس نے آہنی پنجے اور دانت گاڑ رکھے ہیں۔ اسی طرح مغرب

بھی جلد ہی انشاء اللہ تعالیٰ اپنی من مانیوں سے محروم ہو جائے گا جو کہ اس نے ایک صدی سے اسلامی ملکوں میں کر رکھی ہیں۔ اس کی آزادی کا اپنا نشان جہاد کی ضربِ کلیمی سے ریزہ ریزہ ہو جائے گا اور ایک دفعہ پھر سے اسلامی ممالک اسلام کے نام سے مشرق سے کر مغرب تک اسلامی پھریرے بھی لہرائیں گے اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کا قانون بھی نافذ کریں گے۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم وبارک کثیراً کثیراً۔

بات صرف یہ نہیں کہ شرق اوسط کے ہی مسلمان بیدار ہو رہے ہیں اور وہ یہ انقلاب لائیں گے بلکہ اسلام شروع سے ہی فاتح اور اعلیٰ دماغ قوموں کا مذہب رہا ہے۔ یہی معاشرے جب اپنی پیدا کردہ بے دینی کے عذاب میں پوری طرح سلگ جائیں گے تو آواز دیں گے کہ "این المفر": کوئی بھاگنے کی راہ بتائیں تاکہ سکون مل سکے یا ھل من راق؟ (وقیل) کہ کوئی ہے مذہب کے نام پر دم کرنے والا؟ آئے تاکہ ہمیں اس معاشرتی موت سے نجات مل جائے۔ تو پھر سکون کی لہریں صرف اور صرف انہیں مذہب اسلام میں ہی میسر آسکیں گی اور یہی ترقی یافتہ لوگ مسلمان ہو کر ان بیش روؤں کو کوسیں گے جنہوں نے اسلام سے برگشتہ کرنے کی وجہ سے

(ا) اسلامی تعلیمات کو مسخ کر کے پیش کیا۔

(ب) اسلامی تعلیمات اور عقائد کو مسخ کرنے کے لیئے علمائے سو کی حوصلہ افزائی کی۔

(ج) اسلامی تعلیمات سے برگشتہ کرنے کے لیئے غلط پروپیگنڈے کیئے

وغیرہ وغیرہ

گویا کہ مشرق ہو مغرب یا اوسط، کوئی بھی ملک اس وقت ہر لحاظ سے پر سکون نہیں یا کسی نہ کسی عذاب میں مبتلا ہے۔ اور اس عذاب سے رہائی کی صرف ایک ہی شکل ہے۔ کہ اخلاص کے ساتھ اسلامی تعلیمات کو اپنایا جائے بالخصوص جیسے اسلامی تعزیرات کے بغیر دنیا میں سکون اور امن محال ہے اسی طرح اسلامی تعلیمات کے بغیر دماغ، دل اور جسم کی حفاظت بھی مشکل ہے ورنہ وہ دن دور نہیں کہ شراب اور منشیات کا روز افزوں استعمال ہر معاشرہ کو اپنی آگ میں سلگا لے اور ہر جگہ، فٹ پاتھ ہو یا باغ، پارک ہو یا لان مکان ہو یا کوٹھی صحن ہو کہ چبوترہ، میدان ہو یا کہ سڑک ہر جگہ نشئی ہی نشئی ہوں اور جانوروں کی خوراک بن رہے ہوں اور جو لوگ بچ جائیں وہ بھی ان کی وجہ سے کئی قسم کی مشکلات میں مبتلا ہو جائیں۔

آئندہ صفحات میں شراب اور دیگر منشیات کے بارے میں کتاب سنت کی روشنی میں بحمد اللہ تعالیٰ سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔ منشیات کی فہرست طویل ہے۔ کئی قسم کے نئے نئے مشروبات اگر یقینی طور پر ان میں شامل نہیں تو کم از کم مشکوک ضرور ہیں۔ ان سے بھی ہمیں حتی الوسع اجتناب کرنا چاہیے۔ پھر چائے اور نمبا کو کی بھرمار نے بھی ہمیں ذہنی طور پر کافی حد تک مفلوج کر رکھا ہے۔ اگر یہ چیزیں منشیات میں نہ بھی شامل ہوں تو پھر بھی مشکوک ضرور ہیں۔ آہستہ آہستہ اثر کرنے والا زہر تو ہیں۔ کوکین اور تیکوٹین ایسے ہی زہر ہیں۔ جو کہ ان میں پائے جاتے ہیں بیست بارضٌ قومی کہ میری قوم کی پیداوار نہیں۔ نبی علیہ الصلوۃ والسلام نے ایک حلال چیز کو دیکھ کر ہاتھ نہیں لگایا تھا۔ آپ

لہ اس کے ہم معنی عبارت دارمی، مالک شافعی اور احمد کے علاوہ وہ صحاح ستہ میں موجود ہے۔ ماسوائے ترمذی کے (دارمی ۲/۲۰)

کے سامنے کھائی ضرور گئی لیکن آپ نے اسے مکروہ ہی گردانا۔ شاید اس میں خلقی کراہت کے علاوہ یہ پہلو بھی تھا کہ میں ایسی چیز کا شیدائی کیوں بنوں جو کہ مجھے دساور سے منگوانا پڑے تو اس وجہ سے بھی چائے اور سگریٹ سے پرہیز کرنا لازمی ہے۔ کروڑوں ڈالر کا زرمبادلہ ہمارے ملک میں ایسی چیزوں پر ضائع کیوں ہو جن کے متعلق ڈاکٹروں کا اتفاق ہے کہ ان کے اصل میں کوئی غذائیت ہی نہیں۔ جب کہ کئی بیماریوں کا سبب ان کو بالاتفاق قرار دیا جا چکا ہے۔ اس طرح پہلے لوگ دوائیوں کی حفاظت کے لیئے شہد استعمال کرتے تھے کہ بیس برس بعد بھی وہ خراب نہ ہوتی تھی۔ لیکن اب ان کی جگہ الکحل نے سنبھال لی جس کا خود بھی نقصان دہ ہونا اپنی جگہ مسلم ہے۔ اور نشہ آور ہونا بھی۔ کہتے ہیں کہ اُڑ جاتے تو دوائی پاک ہو جاتے گی۔ آگ پر بخارات بن جائیں تو پاک ہو جاتے گی۔ لیکن کیا ہم ایسا اہتمام کرتے بھی ہیں: لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

← بہرحال پیش آمدہ صفحات میں کتاب و سنت کی روشنی میں شراب اور دیگر منشیات سے متعلق وحی کی ہدایات ذکر کی جا رہی ہیں

یہ ایک مضمون تھا جو کہ منہاج کی زینت بنا تھا اب افادۂ عام اور ملکی، ملی بلکہ بین الاقوامی ضرورت کے پیشِ نظر یہی مضمون بسط و تفصیل کے ساتھ ہدیۂ قارئین کیا جا رہا ہے۔

ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم وتب علينا انك انت التواب الرحيم۔

علماء اکیڈمی
۳۰ شوال ۱۴۰۹ھ
۴ جون ۱۹۸۹ م

ابو محمد عبدالسلام کیلانی بن حافظ عبدالحئی
بن ابو عبداللہ محمد امام الدین کیلانی

(پہلا باب)

# منشیات اور ان کا شرعی حکم

## (تمہید)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۰ نحمدہ ونصلی ونسلم ونبارک علی رسولہ الکریم ط

**عقل کی اہمیت وافادیت** انسانوں کی (ہدایت) (اور) فلاح وبہبود کے لیئے جتنے بھی ادیان سماویہ نازل ہوتے ہیں۔ اصحابِ شریعت پیغمبر آسمانی قانون سلے کر مبعوث ہوتے تو ہر ایک نے ترجیحی بنیادوں پر جن چیزوں کو اہمیت دی ان میں عقل کو خاص اہمیت حاصل رہی ہے قرآن مجید میں صرف عقل کے لفظ سے ۴۹ اشتقاقات مستعمل ہوتے ہیں۔ مترادفات اس کے علاوہ ہیں۔

قرآن مجید نے انسانی تدبر کی بنیاد محسوسات پر رکھی اور اگر کوئی ان دیکھی چیز کسی طرح مذکور ہوئی تو اس حد تک جس حد تک وہ قابلِ فہم ہو۔ پہلے لوگ غیر مفہوم خیالاتی فلسفوں اور اوہامِ مزعومہ کو بنیاد بنا کر اپنی مرضی سے محسوسات اور موجودات کی من بھاتی تقریر کرتے جس کا نتیجہ یہ نکلتا کہ فلاں دور میں فلاں شخص نے حکمت اور فلسفہ میں نام پیدا کیا۔ فلاں فلاں موضوعات پر کتاب لکھی اور یہ حساب لگائے اور بس ختم۔ اگر سوچ بچار کا یہی سلسلہ قائم رہتا تو آج کا دور بھی گتھیوں کو مدارس میں ہی سلجھا سلجھا کر خوش ہو جاتا۔

لیکن ہوا یہ کہ قرآن مجید کو فلسفہ کی ظلمتوں میں سمجھنے والے لوگ جب عقائد کے سلسلہ میں قرآنی فیصلوں اور نبوی تعلیمات سے متصادم ہوتے

تو بہت سے ایسے لوگ اٹھے جنھوں نے فلسفیانِ امت کی ڈوبتی ہوئی ناؤ کو بچانے کے لیئے فلسفہ کو اپنی کتابوں میں کئی کئی کلیات میں چیلنج کر دیا۔ جن میں امام رازیؒ، ابو حامد غزالیؒ اور ابن تیمیہؒ نے خاص شہرت پائی۔ جب کہ آئمہ اربعہؒ نے اور ان کے شاگردوں میں بالخصوص امام ابو یوسفؒ نے علم کلام کی اہمیت کو کم کرنے کے لیئے اس کی شرعی حیثیت کی وضاحت پر اکتفا کیا تھا اور جب متکلمین نے اپنے عقائد کو فلسفہ کے ساتھ مخلوط کر ہی دیا تو مذکورہ بالا شخصیات، بالخصوص موخرالذکر نے ایسے تابڑ توڑ حملے کیئے جس سے عقل کی بنیاد فلسفہ کو ہی کئی کئی کلیات میں شکستِ فاش دی۔

اور لوگوں نے اسے خیالی چیز ہی سمجھ کر اس سے اعراض کرتے ہوئے اپنی عقل اور سوچ بچار کی بنیاد محسوسات پر رکھ دی جس سے دنیا کی سوچ کا دھارا ہی نہیں بلکہ کارخانۂ قدرت کے بے شمار قوانین معلوم ہوئے اور صنعتی انقلاب آگیا۔ اسی وجہ سے منصفین جب بھی نئے دور کی ترقی کا نام لیتے ہیں تو اس کا کریڈٹ قرآنِ مجید کو دیتے ہیں۔

قرآن مجید سے پہلے ہی عقل کے دھارے صحیح رخ پر چل رہے ہوتے تو پہلی امتوں کے ادوار میں ہی یہ صنعتی انقلاب آجاتے؟ بہر حال یہ عقل ہی ہے جس نے شریعت کو سمجھنے کا حق ادا کیا تو مفسرین، محدثین، مؤرخین اور فقہاء پیدا ہوئے اگر ادب سے متعلق ہوئی تو شعراء، ادیب، کتب لغت اور دوسری متعلقہ چیزیں نمودار ہوئیں۔ جڑی بوٹیوں اور عناصر مخلوقات پر تحقیقات ہوئیں، تو ڈاکٹر، اطباء، نباض اور لیبارٹریاں معرضِ وجود میں آئیں۔ اگر طبعیات سے روشناس ہوئی تو سائنسی ترقی شروع ہوئی گویا کہ عقل کو انسان کو حیوان سے ممتاز کرنے کے علاوہ اس لحاظ سے بھی اہمیت حاصل ہے کہ انسانی ترقی کے جو سربستہ راز

راز قدرت نے کھولے ہیں ان میں بنیاد عقل سے صحیح کام لینا ہے۔ جس پر محققین کو قدرتِ الٰہیہ کی طرف سے مزید الہام ہوتے رہے۔ اور انسانی زندگی ترقی کی طرف ہر آن پیش قدمی کرنے لگی۔ پھر بھی لوگ گنتی کے ہوتے ہیں جو کہ تخلیقی ذہن کے مالک ہوتے ہیں۔ اس لیئے کسی بھی ادارے قوم ملک اور پارٹی نے عقل کی حفاظت پر بہت زیادہ زور نہیں دیا کہ اس کے لیئے باقاعدہ قوانین مرتب کیئے ہوں۔ تشریحات پیش کی ہوں چونکہ عقل کی حفاظت کا سب سے زیادہ تعلق احکامِ شریعت کی پابندی قائم رکھنے کے امکان سے ہے۔ اس لیئے سب سے زیادہ عقل کی ضرورت بھی اسی میدان میں ہے کہ اس کا تعلق ہر کس و ناکس سے ہے۔ لہذا

دنیا کے ہر فرد، ہر اجتماع، ہر ادارہ، ہر پارٹی، ہر معاشرہ، ہر علاقے اور ہر ملک سے بڑھ کر اسلام نے اس پر زور دیا ہے کہ ہر انسان شرعی قوانین پر پابندی بھی اسی صورت میں ادا کر سکتا ہے جب کہ دماغ حاضر ہو۔ غائب الدماغ آدمی سوچ بچار سے عاری ہوتا ہے۔ اس لیئے وہ قوانین کی پابندی کیا کرے گا۔ اسی طرح معاشرے کی حفاظت اور امنِ عامہ پر جس قدر زور مذہبِ اسلام میں ہے وہ کسی اور مذہب میں نہیں اور وہ بھی صرف اسی صورت میں ممکن ہے جب کہ دماغ صحیح اور عقل ٹھکانے پر ہو اس لیئے ہر وہ چیز جو کہ عقل کی دشمن ہے وہ اسلام کی بھی دشمن اور بنی نوع انسان کی بھی دشمن ہو گی۔ مضمون ہذا میں اسی فکر کو قدرے تفصیل سے لکھا گیا ہے۔

# منشیات مفترات اور مخدرات

**منشیات** | عربی زبان میں اس کا مادہ نشو ہے۔ جس کا معنی سکر

ہے۔ یعنی نشہ ثلاثی مجرد میں باب سمع یسمع اور مزید میں بہت سے علماء کے مطابق باب تفعل اور افتعال سے مستعمل ہے۔ المنجد کے مترجم نے باب تفعیل کا بھی اضافہ کیا ہے۔ اس لیئے مُنَشِّیَات لکھنا زیادہ صحیح ہے۔

ان میں ہر وہ چیز داخل ہو گی جو کہ کسی طور بھی دماغ کو متاثر کرے اور سوچ بچار میں فرق ڈال دے اور انسان انسانیت سے ہٹ کر حیوانیت پر آجائے۔ اس باب میں فی زمانہ جو اشیاء سب سے زیادہ معروف ہیں۔ ان میں (۱) شراب۔ (۲) بھنگ۔ (۳) ہیروئن اور (۴) افیون ہیں۔

## اصلِ حرمت

بھنگ اور اس جیسی دوسری بوٹیوں کے استعمال کا مسئلہ تو شراب پر قیاس ہو گا۔ ہر وہ چیز جو کہ نشہ آور ہو گی وہ مسکر ہے۔ اسی طرح جو چیز جسم میں وقتی نشاط اور قوت کا سبب بنے اور مابعد زیادہ کمزوری پیدا کر دے جیسے افیون وغیرہ یہ تمام اشیاء شرع میں مذموم ہیں۔ کیونکہ انسان کو مکلف پیدا کیا گیا ہے اور تکلیف کا تعلق عقل سے ہوتا ہے اور جب عقل ہی نہ رہی تو تکلیف نہ رہی اور جب تکلیف نہ رہی تو شریعت کی بجا آوری نہ رہی تو کفر پیدا ہو گیا۔

ابو الشیخ، اور ابنِ مردویہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے راوی ہیں کہ:

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

لا یموت مد من خمر الا لقی اللہ کعابد وثن (الدر المنثور ج ۲ ص ۳۱۸)

کہ کوئی عادی شرابی نہیں مرتا لیکن اس کی ملاقات اللہ تعالیٰ سے اس حالت میں ہو گی جیسا کہ کوئی بت پرست ہو۔

اور دلیل دیتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی

إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ (سورۃ المائدہ ۵: ۹۰)

کہ شراب، جُوا، بت اور فالوں کے تیر شیطانی عمل کی پلیدی ہیں
یعنی اللہ تعالٰی نے شراب کو جوئے، بت اور فالوں کے تیروں کے ساتھ ذکر کیا ہے۔
اور ان سب کو شیطانی عمل کی نجاست قرار دیا ہے۔

(۱) اصولِ فقہ کا مسلّمہ قاعدہ ہے۔

مالا یتم الواجب الا بہ فھو واجب

کہ جس کے بغیر واجب مکمل نہ ہو وہ بھی واجب ہوتا ہے۔

(۲) اسی طرح اس کے برعکس قانون بھی قابلِ قبول ہونا چاہیے۔

ما یبلغ الحرام فھو حرام

کہ جو چیز حرام تک پہنچا دے وہ بھی حرام ہو گی۔

مثلاً نظر بازی، زنا اور لواطت تک پہنچاتی ہے۔ وہ حرام ہونی چاہیئے
حسد، ناشکری اور چوری کا راستہ ہے اس لیئے وہ حرام ہے۔
تصویر کشی اگر محبت کے لیئے ہو تو جب یہ حدِ اعتدال سے ہٹ جائے تو حرام کاری یا دیوانگی مسلط کر دے گی۔ اور اگر تعظیم کے لیئے ہو تو تصور شیخ اور اس سے بڑھ کر شرک کا راستہ ہموار کرے گی۔
اس کلی قانون کی یہاں تشریح یہ ہو گی
شراب ام الخبائث ہے۔ اس لیئے حرام ہے اور چونکہ پینے والا فرائض سے غافل ہو جاتا ہے۔ اس لیئے اس سے بچنا فرض ہے۔ اسی طرح دونوں

چیزوں کا بھی یہی مسئلہ ہے۔

آئندہ اوراق میں ان شاء اللہ ان تمام چیزوں پر باری باری روشنی ڈالی جائے گی۔ والحمد للہ رب العلمین

## شراب اور خمر کی شرعی ولغوی تحقیق

شراب اردو میں اور خمر عربی میں ہم معنی ہیں۔ اگرچہ شراب عربی میں ہر پینے کی چیز کو کہتے ہیں جیسے اَشْرِبَة ؟ البتہ شراب کے معنی میں بھی مستعمل ہے چنانچہ الشربة والشروب والشراب والشريب بہت پینے والا۔ شراب کا دلدادہ۔ پکا شرابی (المنجد اردو ترجمہ ۵۱۸)

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے باب باندھا ہے۔ باب حد الشارب وبیان المسکر شرابی کی حد اور منشیات کا بیان۔ (بلوغ المرام مع سبل السلام ج ۴ ص ۴)

عربی میں اس کا مترادف خمر زیادہ واضح ہے۔ صحیح مسلم میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے خمر کا معنی منقول ہے۔

"كل مسكر خمر وكل مسكر حرام ومن شرب الخمر في الدنيا فمات وهو مدمنها لم يتب لم يشربها في الآخرة" (لاحمد ومسلم وابی داؤد والنسائی والترمذی وابن ماجۃ عن ابن عمر رضی اللہ عنہما۔)

(الجامع الصغیر ج ۲ ص ۹۴۔)

مسلم کی روایت صنعانی رحمۃ اللہ علیہ نے یوں نقل کی ہے: (ملاحظہ ہو سبل السلام ج ۴۔ ص ۴۱) "كل مسكر خمر وكل خمر حرام" (کہ ہر نشہ آور خمر ہے اور ہر

خمر حرام ہے۔)

مذکورہ بالا روایت کا ترجمہ یوں ہے: ہر نشہ آور خمر ہے اور ہر نشہ آور حرام ہے۔ جو شخص دنیا میں خمر پیئے گا اور مر جائے اور وہ اس پر عادی ہو توبہ نہ کرے تو آخرت میں نہیں پیئے گا

اس تحقیق کے بعد اب کسی کا یہ کہنا کہ خمر انگوروں کی شراب کو کہتے ہیں۔ اور یہ کہہ کر باقی تمام شرابوں کو وہ ناقابل تعزیر کہے تو اس فتوے کا کوئی شرعی جواز نہیں تفسیر الدر المنثور میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی لفظ خمر کے متعلق آرار مذکور ہیں۔ جو کہ نہ تو حجت میں کمزور ہیں اور نہ ہی عربی دانی میں اور نہ ہی قرآنی مزاج کو سمجھنے میں قاصر اور نہ ہی مقام نبوت سے غافل۔

بلوغ المرام میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قول موجود ہے: اور کم وبیش الفاظ کے ساتھ درمنثور میں بھی یہ قول موجود ہے۔

نزل تحریم الخمر وھی من خمسۃ من العنب والتمر والعسل والحنطۃ والشعیر والخمر ماخامر العقل (ابن ابی شیبۃ، بخاری ومسلم وابوداؤد والترمذی والنسائی وابوعوانہ والطحاوی وابن ابی حاتم وابن حبان والدارقطنی وابن مردویہ والبیہقی فی شعب الایمان) قال الحافظ متفق علیہ قال الصنعانی واخرجہ الثلاثۃ بلوغ المرام مع السبل: ۴: ۷۴

وعن انس رضی اللہ عنہ ان الاٰیۃ التی حرم فیھا الخمر نزلت ولیس بالمدینۃ شراب یشرب الا من تمر اخرجہ ابن مردویہ

(الدر المنثور ج ۲ ص ۳۱۷)

وفی روایۃ له وما بالمدینۃ خمس الا الفضیخ ومثله عنده عن ابن عمر رضی اللّٰه عنهما وفی روایۃ لابن مردویه لقد انزل اللّٰه تحریم الخمر وما بالمدینۃ زبیبۃ واحدۃ وفی روایۃ لمسلم عن انس انزل اللّٰه تحریم الخمر وما بالمدینۃ شراب یشرب الا من تمر بلوغ المرام ۴/۴۷ وفی روایۃ لابی یعلی عن انس وشرابهم یومئذ البسر والتمر

(الدر المنثور ج ۲ ص ۳۱۷)

وفی شهادۃ جابر بن عبد اللّٰه رضی اللّٰه عنهما حرمت الخمر یوم حرمت وما کان شراب الناس الا التمر والزبیب، وفی شهادۃ البراء ابن عازب عند ابن مردویه: نزل تحریم الخمر ومافی اسقیتنا الا الزبیب والتمر فاکفاناهما

مطلب میں سب برابر ہیں کہ ہر صحابی نے اپنی معلومات کے حساب سے مختلف چیزوں کے نام لیے جن سے شراب بنتی تھی۔ بعض لوگوں نے صرف مدینہ منورہ کے حساب سے بتایا۔ بعض نے دوسرے علاقوں کے حساب سے ذکر کیا۔ بعض لوگوں نے جو شراب بیرونی درآمد ہوتی تھی اس کو بھی شامل کرکے بتایا کہ مدینہ منورہ میں تو انگور کا ایک دانہ نہیں تھا۔ جو ایسی شراب آتی تھی وہ درآمد ہوتی تھی۔

بہرحال انہوں نے مندرجہ ذیل اشیاء کی شراب بننے، بنانے اور

پینے پلانے کا تذکرہ کیا ہے۔

۱: انگور
۲: کھجور
۳: شہد
۴: گندم
۵: جو

یہ پانچوں چیزیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بتائیں اس روایت کو صحیحین کے علاوہ گیارہ محدثین نے اپنی کتابوں میں درج کیا ہے۔

کھجور کے سلسلہ میں مختلف نام ہیں۔
کچی کھجور، پکی کھجور۔ کھجور کی شراب۔
اور یہ تفسیر مندرجہ ذیل اصحابِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے
۱۔ حضرت عمر ۲۔ حضرت انس ۳۔ حضرت جابر ۴۔ عبداللہ بن عمر
۵۔ براء بن عازب رضی اللہ عنہم اجمعین۔
مزید تحقیق و تدقیق کے لیئے شراب بنانے کا سادہ سا طریقہ جو عربوں میں موجود تھا اسے ملاحظہ فرمائیں تو یہ بھی پتہ چل جائے گا کہ شراب کس سے بنتی تھی؟

## شراب بنانے کے طریقے

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زبانی سماعت فرمائیں۔ تحقیق یہ شراب کے ڈوسلے پانچ چیزوں سے بنائے جاتے تھے۔ کھجور، منقہ، شہد، گندم اور جو تو جس شے کو ڈھانپ دیا جاتا۔ اور کافی دیر تک وہ ایسے پڑی رہتی شراب بن جاتی (الدرج ۲ ص ۳۱۸ بروایۃ ابنِ عمر عند ابن ابی شیبہ) حضرت انس کہتے ہیں کہ شراب حرام ہوئی تو یہ مٹکوں میں بنائی جاتی تھی (ابنِ مردویہ ج ۲ ص ۳۱۷ الدر) جب منقہ اور کھجور اکٹھی کر کے (برتن میں ڈال کر) پھینک دی

جا بئیں تو یہ شراب ہے۔ بروایت جابر مرفوعاً عند الحاکم مع التصحیح (الدر المنثور ج ۲ ص ۳۱۸) اب پھر سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مرفوع روایات پیش کی جاتی ہیں۔ جن سے خمر کی لغوی و شرعی حقیقت واضح ہو جاتی ہے۔

## مرفوع روایات میں شراب کا اصل

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ہی

ابن مردویہ رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے۔ کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، کھجور سے شراب شہد سے شراب ہے منقہ سے شراب ہے انگور سے شراب ہے۔ گندم سے شراب ہے۔ اور میں تمہیں ہر نشہ آور سے منع کرتا ہوں۔ (الدرج ۲ ص ۳۱۷)

ایک روایت میں گندم سے شراب ہے جو سے شراب ہے منقہ سے شراب ہے اور شہد سے شراب ہے اور میں تمہیں ہر نشہ آور سے منع کرتا ہوں (ابن ابی شیبہ، ابو داؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، النحاس فی الناسخ حاکم مع التصحیح و تعقبہ الذہبی عن النعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما)

## شراب کی حرمت کے چار مرحلے

پہلا مرحلہ:۔ (شراب پینا گناہ کبیرہ ہے)۔ (البقرہ)

دوسرا مرحلہ:۔ (شراب پی کر نماز نہ پڑھو)۔ (النساء)

تیسرا مرحلہ:۔ (شراب میں سکر ہے اچھا رزق نہیں)۔ (النحل)

چوتھا مرحلہ:۔ (عملِ شیطانی کی پلیدی ہے۔ کامیابی چاہتے ہو تو اس سے بچ جاؤ۔ شراب کے ذریعے شیطان تمہارے درمیان عداوت، بغض ذکرِ الٰہی سے اور نماز سے رکاوٹ پیدا کر رہا ہے۔ کیا باز آتے ہو کہ نہیں؟ (المائدہ)

یہ ہے خلاصہ ان روایات کا جن میں شراب کی حرمت کے مراحل بیان ہوئے ہیں۔ اکثر نے چوتھا نہیں بیان کیا اور صرف تین مرحلے بتاتے ہیں۔

← بہر حال شراب کی حرمت کے بارے میں بہت سے دلائل ہیں۔

ذیل میں ان کے حوالہ جات دیئے جا رہے ہیں تاکہ محققین ایک نظر میں فائدہ اٹھا سکیں۔ اور عوام کو اس کی روایت کی عددی ضخامت معلوم ہو سکے اور ان کے لئے اتنا ہی کافی ہے۔ کیونکہ مقصود مسئلہ کی اہمیت جتلانا ہے۔ اور عوام کو اہمیت کا احساس اس کی عددی ضخامت سے ہی ہو سکتا ہے۔

## (حرمتِ شراب کے متعلق ۵۴ روایات کا تذکرہ)

(مرفوع) (۱) (ابوہریرہ رضی اللہ عنہ) تین مراحل میں حرام ہوئی اور پھر اس کی تفصیل بیان کی (مسند احمد بن حنبلؒ)

(مرفوع) (۲) (عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) تین مراحل میں حرام ہوئی۔ اور پھر اس کی تفصیل بیان کی۔ (ابو داؤد طیالسیؒ، ابنِ جریرؒ، ابنِ ابی حاتمؒ، ابنِ مردویہ والبیہقی فی شعب الایمان)

(مرفوع) (۳) (سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) شانِ نزول یایھا الذین امنوا (آیت مائدہ) (ابنِ جریر وابن المنذر وابنِ ابی حاتم وابوالشیخ و ابن مردویہ والنحاس فی ناسخہ)

(مرفوع) (۴) (سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) شانِ نزول یایھا الذین امنوا (آیت مائدہ) (بروایت سالم بن عبداللہ ابن جریرؒ)

(مرفوع) (۵) سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) میرے بارے میں تین آیات نازل ہوئیں اور ان کی تفصیل اور ان میں آیت مائدہ بھی ہے۔ (الطبرانی عن سعدؓ)

(مرفوع) (۶) (ابنِ عباس رضی اللہ عنہما) شانِ نزول آیت مائدہ) (عبد

بن حمید و النسائی و ابن جریر و ابن المنذر و ابو شیخ و حاکم مع التصحیح و ابن مردویہ والبیہقی )

"مع الاعتراض من قوم فی قوم قتلوا یوم احد والخمر فی بطونہم

والرد علیہم بقول لیس علی الذین" ص ۳۱۵ ج ۲ الدر المنثور ۔

(مرفوع) (۷) (بریدہؓ) (شان نزول آیت مائدہ) (ابن جریر)

(مرفوع) (۸) (ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شراب کے متعلق پیش گوئی فرمائی اور جب آیت مائدہ نازل ہوئی تو حرمت کا فتویٰ دے دیا)

(مرفوع) (۹) (عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ) جاہلیت میں شراب حرام کر دی اور اس کے عیب گنوائے اور جب حرام ہوئی تو کہا اس کا بُرا ہو میری بصیرت صحیح تھی ۔ (ابن سعد)

(مرفوع) (۱۰) (سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ) آیت البقرۃ ثم آیت النساء ثم آیت المائدہ اس کے بعد شبہات اور ان کی تردید (ابن المنذر)

(مرفوع) (۱۱) (قتادہ رحمۃ اللہ علیہ) تحریم کے تین مراحل حتیٰ کہ قلیل و کثیر سب حرام ہو گئی ۔ (عبد بن حمید)

(مرفوع) (۱۲) (عطاء رحمۃ اللہ علیہ) تحریم کے تین مراحل حتیٰ کہ قلیل وکثیر سب حرام ہو گئی ۔ (عبد بن حمید)

(مرفوع) (۱۳) (قتادہ رحمۃ اللہ علیہ) تحریم کے دو مراحل آیت النساء وآیت المائدہ بعد غزوۃ الاحزاب (عبد بن حمید)

(مرفوع) (۱۴) (قتادہ رحمۃ اللہ علیہ) آیت المائدہ اور اس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کا وعظ کہ نہ چکھو نہ بیچو اور سب کچھ مدینہ منورہ

کی گلیوں میں گرادیا گیا۔ (عبد بن حمید)

(مرفوع) (۱۵) (ابن عباس رضی اللہ عنہ) (شراب پر تعزیر) بہ نکتے یہاں تک کہ اولین مہاجرین میں سے ایک آدمی آیا اور اپنے لیے حلت کی دلیل دی اس پر ابن عباس رضؓ نے معنی سمجھایا۔ علی رضی اللہ عنہ نے افتراء کے اسّی کوڑے لگوائے کہ شراب پر سکر، سکر پر ہذیان، ہذیان اور افتراء پر اسّی کوڑے۔ (ابو الشیخ، ابن مردویہ، الحاکم مع التصحیح)۔

(مرفوع) (۱۶) (ابو طلحہ زوج ام سلیم ربیبہ انس رضی اللہ عنہم اجمعین) شراب کی تحریم کے بعد کا منظر۔ (ابن مردویہ)

(مرفوع) (۱۷) (انس رضی اللہ عنہ) مالِ یتیم کو شراب پر لگا دیا جس کو حرمت کے بعد ابو طلحہ نے سرکہ بنانے کی اجازت مانگی لیکن گرا دینے کا حکم ملا۔ (ابن مردویہ)

(مرفوع) (۱۸) (انس رضی اللہ عنہ) حرمت کے وقت مدینہ منورہ میں صرف کھجور کی شراب ملتی تھی۔ (ابن مردویہ)

(مرفوع) (۱۹) (انس رضی اللہ عنہ) حرمت کے بعد کا منظر کہ پاؤں کی ٹھوکر سے انڈیل دی اور فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ یہ حرام ہو چکی ہے اور شراب کچی کھجوروں اور چھوہاروں کی بنتی تھی۔ (ابو یعلی)

(مرفوع) (۲۰) (ابن مسعود رضی اللہ عنہ آیت بقرہ کے بعد بھی اور آیت نساء کے بعد بھی شراب کو پیا گیا لیکن آیت مائدہ[1] کے بعد چھوڑ دی گئی۔ (ابن مردویہ)

(مرفوع) (۲۱) (ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا خطبہ کہ شراب سے اللہ تعالیٰ بیزار ہیں۔ جس کے پاس ہو بیچ لے

---

[1] یعنی سورۃ مائدہ کی آیت نمبر ۹۳ پڑھی۔

اور فائدہ اٹھائے تھوڑی مدت بعد حرمت نازل ہوگئی تو فرمایا کہ جس کو یہ آیت پہنچی ہو تو نہ بیچے اور نہ پیئے تو لوگوں نے باقی ماندہ مدینہ منورہ کی گلیوں میں پھینک دی۔ (مسلم، ابو یعلی، ابن مردویہ)

(مرفوع) (۲۲) (ابن عباس رضی اللہ عنہما) قلیل وکثیر شراب حرام ہو گئی اور ہر نشہ آور چیز بھی حرام ہوگئی (ابن مردویہ)

(۲۳) (وہب بن کیسانؒ کا سوال حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے شراب کب حرام ہوئی فرمایا بعد جنگ احد کے)

(مرفوع) (۲۴) جابر رضی اللہ عنہما) ایک آدمی یتیموں کے مال کی تجارت کرتا تھا ایک دفعہ شراب خرید لی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حرمت کے بعد بات ہوئی آپ نے سب کو گرا دینے کا حکم دیا۔

(مرفوع) (۲۵) (عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) شراب حرام ہوئی اور مدینہ منورہ میں اس وقت کہیں خمر نہیں تھی۔ لیکن کھجور کی شراب تھی (ابن مردویہ)

(۲۶) (عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما) آیت مائدۃ کے موافق توراۃ کا بیان کچھ اور زیادہ بھی) (ابن ابی حاتم، ابن مردویہ، البیہقی فی السنن)

(مرفوع) (۲۷) عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) اللہ تعالیٰ نے خمر حرام کی اور ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔ (ابن مردویہ)

(۲۸) (عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) جب شراب حرام ہوئی تو مدینہ بھر میں ایک بھی منقہ نہیں تھا۔ (ابن مردویہ)

(۲۹) (انس رضی اللہ عنہ) آیت تحریم خمر نازل ہوئی تو مدینہ بھر میں صرف کھجور کی شراب ملتی تھی۔ (مسلم) (بلوغ المرام مع السبل ج ۴ ص ۷۴)

(مرفوع) (۳۰) (ابو سعید رضی اللہ عنہ) یتیم کی شراب تھی جب آیت مائدہ

نازل ہوئی تو ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ یہ یتیم کا مال ہے فرمایا کہ گرا دو۔ (احمد، ابویعلی، ابن ابی رود، ابن مردویہ)

(۳۱) (انس بن مالک رضی اللہ عنہ) جب شراب حرام ہوئی تو مٹکوں میں شراب تیار ہوتی تھی۔ (ابن مردویہ)

(۳۲) (البراء بن عازب رضی اللہ عنہ) جب شراب حرام ہوئی تو ہمارے مشکیزوں میں صرف منقہ اور کھجور تھا جسے ہم نے انڈیل دیا۔

(مرفوع) (۳۳) (ابن عمر رضی اللہ عنہما) میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ شراب کھجور سے، شہد سے شراب، انگور سے شراب، گندم سے شراب ہے اور میں تمہیں ہر نشہ آور سے منع کرتا ہوں۔ (ابن مردویہ)

(۳۴) (سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ) حرمت کے مراحل آیت بقرہ کے بعد کچھ لوگ رک گئے کچھ پیتے رہے۔ آیت نساء کے نزول کے بعد لوگ اوقاتِ نماز کے حساب سے احتیاط کرلیتے آگے پیچھے پیتے رہتے حتیٰ کہ آیت مائدہ نازل ہوئی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا تجھے خرابی ہو تجھے جوئے کے ساتھ جوڑ دیا گیا۔

(۳۵) مراحل حرمت۔ آیت بقرہ۔ آیت نحل، آیت مائدہ دو آیات۔ (قول شعبی رحمۃ اللہ علیہ۔ ابن جریر)

(۳۶) (سدیؒ) آیت بقرہ پر پیتے رہے حتیٰ کہ عبد الرحمٰن بن عوف نے دعوت کی حضرت علی نے نماز پڑھائی تو قل یا ایھا الکافرون صحیح طور پر نہ پڑھ سکے۔ پھر آیت نساء نازل ہوئی تو صبح کو پیتے ظہر کی نماز صحیح حالت میں پڑھتے پھر عشاء کے بعد پی لیتے اور صبح کی نماز درست حالت میں پڑھ لیتے حتیٰ کہ سعد بن وقاص نے کھانا تیار کیا رضی اللہ عنہ وعنہم اجمعین اور اس میں

انصار ومہاجرین کا جھگڑا ہو گیا۔ جس سے حضرت سعد کی ناک زخمی ہو گئی۔ تو اس پر شراب کی تنسیخ اور تحریم نازل ہوئی، یعنی آیت مائدہ (ابن جریر)

(۳۷) (قتادہ رحمۃ اللہ علیہ) (آیت مائدہ مبنی بر تحریم آیتِ احزاب کے بعد نازل ہوئی اور ان دنوں عرب کی سب سے بڑی عیاشی یہی تھی۔ (ابنِ جریر وابن المنذر)

(مرفوع) (۳۸) (ربیع رضی اللہ عنہ) جب آیت بقرہ نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیش گوئی فرما دی کہ تحریم خمر کی بنیاد تمہارے رب نے رکھ دی۔ آیت نساء نازل ہوئی تو فرمایا کہ تمہارا رب تحریم خمر کے قریب آگیا ہے۔ پھر آیت مائدہ نازل ہوئی تو اس وقت حرام ہو گئی۔

(مرفوع) (۳۹) (محمد بن کعب القرظی رضی اللہ عنہ) تحریم خمر میں چار آیات نازل ہوئیں۔ پہلے آیت بقرہ پھر آیت نحل پھر آیت نساء پھر آیت مائدہ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا انتھینا یا ربنا اے ہمارے رب ہم باز آگئے (اور اس میں نماز کے اندر ایک شرابی مقتدی کے گانے کا تذکرہ بھی ہے۔ جس پر آیت نساء نازل ہوئی۔

(مرفوع) (۴۰) (محمد بن قیس رضی اللہ عنہ) منازل تحریم خمر میں کچھ مدنی لوگ آئے جو کہ شراب پیتے اور جوا کھیلتے تھے۔ اور اس کا مال کھا جاتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا تو آیت بقرہ نازل ہوئی کہنے لگے چلو منافع اٹھاتے ہیں اور گناہ پر استغفار پڑھ لیتے ہیں (ابھی) کچھ رخصت (باقی) ہے۔ حتیٰ کہ ایک نمازی مغرب میں سورۃ قل یا ایہا الکافرون پڑھنے لگا تو وہ سمجھ نہیں رہا تھا کہ کیسے پڑھوں۔ اور کچھ پتہ نہیں چل رہا تھا کہ وہ کیا کہہ رہا ہے۔ اس پر آیت النساء نازل ہوئی۔ تو اوقاتِ نماز کے علاوہ شراب

پیتے تھے اور نماز کے وقت چھوڑ دیتے حتیٰ کہ نماز کو آتے تو ذہن حاضر ہوتا اسی طرح رہے یہاں تک کہ آیتِ مائدہ نازل ہوئی تو کہنے لگے اے رب ہمارے ہم باز آ گئے۔

(مرفوع) (۴۱) ابن عباس رضی اللہ عنہ شرابی عادی کی اللہ تعالیٰ سے ملاقات بت پرست کی طرح ہوگی۔ پھر آیت مائدہ پڑھی (مرفوع) (ابن مردویہ، ابو شیخ)

(مرفوع) (۴۲) (عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما) اللہ تعالیٰ نے شراب جوا، شطرنج اور جوار باجرے کی شراب اور ہر نشہ آور چیز تم پر حرام کر دی ہے۔) مرفوعا (ابن مردویہ)

(۴۳) رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تم پر شراب، جوا، شطرنج حرام کیا ہے۔ اور ہر نشہ آور تم پر حرام ہے۔ (ابن عباس رضی اللہ عنہما۔ ابن مردویہ)

(۴۴) (عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) شراب کی حرمت نازل ہوئی تو مدینہ منورہ میں پانچ شرابیں تھیں ان میں انگور کی شراب نہیں تھی (بخاری و ابن مردویہ)۔

(مرفوع) (۴۵) (جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما) (عامِ فتح کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شراب، بت، مردار اور خنزیر کی تجارت اللہ تعالیٰ نے حرام کر دی ہے۔ کسی نے پوچھا مردار کی چربی کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے۔ کشتیوں اور چمڑوں پر ان سے لیپ ہوتا ہے۔ اور لوگ روشنی کے لیئے استعمال کرتے ہیں فرمایا کہ نہیں یہ حرام ہیں۔ پھر اس پر فرمایا کہ یہود کو اللہ قتل کرے کہ جب اللہ تعالیٰ نے ان پر چربی حرام کر دی تو پگھلا

کر بیچ دیتے اور قیمت کھا جاتے۔ (صحاح ستۃ و ابن مردویہ)

(مرفوع) (۴۶) (ابن عباس رضی اللہ عنہما) قبیلہ دوس سے ایک آدمی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تحفے میں شراب کی ایک مشک لایا۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تمہیں معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے تیری غیر حاضری میں حرام کر دیا ہے۔ تو دوسی نے ساتھ والے آدمی کو کہا اسے بیچ دو۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تمہیں معلوم ہے کہ جس نے اسے پینا حرام کیا اس نے اس کا بیچنا بھی حرام کر دیا۔ اور اس قیمت کھانے کو بھی حرام کر دیا۔ اور چھاگل کے متعلق حکم دیا تو انڈیل دی گئی حتیٰ کہ ایک قطرہ بھی باقی نہ رہا۔ (ابن مردویہ)

(مرفوع) تمیم داری رض ہر سال رسول مقبول علیہ الصلوٰۃ والسلام کو شراب کی ایک مشک دیتے جس سال شراب حرام ہوئی اس سال لے کر آئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دیکھا اور ہنس پڑے اور فرمایا کیا معلوم ہے کہ وہ حرام ہو چکی ہے۔ انہوں نے پوچھا کہ کیا ہم بیچ نہ دیں تو قیمت سے فائدہ اٹھالیں تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ یہود پر لعنت کرے۔ اللہ تعالیٰ نے ان پر جو چربیاں حرام کی تھیں۔ یعنی گائے اور بکری کی اسے پگھلالیا بشکلِ روغن یا گھی کے کچھ بیچ کر کھانے لگے اور شراب حرام ہے۔ اس کی قیمت حرام ہے۔ اس کی تجارت حرام ہے۔

(ابن مردویہ)

(۴۸) حضرت عمر رضی اللہ عنہ منبر پر کھڑے ہوئے تو کہنے لگے امابعد شراب جس دن حرام ہوئی یہ پانچ چیزوں سے بنتی تھی۔ انگور کھجور گندم جو اور شہد اور ہر مست مار دینے والی چیز شراب ہوتی ہے۔ (ابن

ابی شیبہ، بخاری، مسلم، ابو داؤد، ترمذی، نسائی، ابو عوانہ، طحاوی، ابن ابی حاتم، ابن حبان، دارقطنی، ابن مردویہ، بیہقی فی شعب الایمان)

(۴۹) شراب کے یہ ڈوبے پانچ چیزوں سے بنتے تھے۔
کھجور، منقہ، شہد، گندم اور جو اور جس کو بھی تم ڈھانپ کر کافی دیر رکھ چھوڑو وہ شراب بن جائے گی (ابن ابی شیبہ)

(مرفوع) (۵۰) ابن عمر رضی اللہ عنہما (مرفوعا) ہر نشہ آور شراب ہے۔ اور ہر شراب حرام ہے۔ (الشافعی، ابن ابی شیبہ، بیہقی)

(مرفوع) (۵۱) جابر رضی اللہ عنہ (مرفوعا) منقہ اور کھجور جب اکٹھے پانی میں ڈال دیئے جائیں تو شراب بن گئی (الحاکم مع التصحیح)

(مرفوع) (۵۲) نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما (مرفوعا) گندم سے شراب، جو سے شراب، منقہ سے شراب، کھجور سے شراب شہد سے شراب اور میں تمہیں نشہ آور سے روکتا ہوں۔ (ابن ابی شیبہ، ابو داؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، نحاس فی الناسخ اور حاکم مع التصحیح)

(مرفوع) (۵۳) مریم بنت طارق رحمۃ اللہ علیہا مہاجرات کے ساتھ حج کے بعد حضرت عائشہ رضی عنہا کی ملاقات کو آئیں تو کچھ عورتیں ان سے برتنوں کے بارے میں پوچھنے لگیں تو کہنے لگیں کہ تم ایسے برتنوں کا نام لے رہی ہو جن میں سے اکثر عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں نہیں تھے۔ تو اللہ تعالیٰ سے ڈر جاؤ اور نشہ آور اشیاء سے پرہیز کرو۔ کیونکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ ہر نشہ آور حرام ہے۔ خواہ اسے اگر اپنے گھریلو کنوئیں کا پانی نشہ دے تو اس سے بھی بچے۔

(مرفوع) (۵۴) ابن ابی شیبہ، مسلم، ابو داؤد، ترمذی، نسائی،

ابن ماجہ، ابن المنذر اور النحاس اپنے ناسخ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ خمر (شراب) ان دو نوں درختوں سے ہے۔ کھجوروں اور انگوروں سے۔ (الدر المنثور ج ۲ ص ۳۱۴ - ۳۱۹)

## شراب کی حرمت متواتر ہے

قرآنی آیات جن کا حوالہ گذر چکا ہے۔ وہ سب محکم اور متواتر ہیں۔ سب نے شراب کو بری چیز بتایا ہے۔

یہ (یہ احادیث مندرجہ ذیل صحابہ کرام سے مروی ہیں۔)

۱:۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ وعنہم اجمعین۔

۲:۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ وعنہم اجمعین۔

۳:۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ وعنہم اجمعین۔

۴:۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ وعنہم اجمعین۔

۵:۔ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ وعنہم اجمعین۔

۶:۔ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ وعنہم اجمعین۔

۷:۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ وعنہم اجمعین۔

۸:۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ وعنہم اجمعین۔

۹:۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ وعنہم اجمعین۔

۱۰:۔ حضرت وہب بن کیسان عن جابر رضی اللہ عنہ وعنہم اجمعین۔

۱۱:۔ حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ وعنہم اجمعین۔

۱۲:۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ وعنہم اجمعین۔

۱۳: ۔حضرت ربیع رضی اللہ عنہ وعنہم اجمعین ۔

۱۴: حضرت محمد بن کعب القرظی رضی اللہ عنہ وعنہم اجمعین ۔

۱۵: حضرت محمد بن قیس رضی اللہ عنہ وعنہم اجمعین ۔

۱۶: ۔حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ وعنہم اجمعین ۔

۱۷: ۔حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ وعنہم اجمعین ۔

۱۸: ۔حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ۔

۱۹: ۔حضرت عمر بن الخطاب علی المنبر رضی اللہ عنہ وعنہم اجمعین ۔

۲۰: ۔حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ وعنہم اجمعین ۔

۲۱: ۔حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ وعنہم اجمعین ۔

۲۲: ۔حضرت عبد اللہ بن معقل رضی اللہ عنہ وعنہم اجمعین ۔

۲۳: ۔حضرت قرۃ بن یاسر رضی اللہ عنہ وعنہم اجمعین ۔

۲۴: حضرت واقد رضی اللہ عنہ وعنہم اجمعین ۔

۲۵: ۔حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ وعنہم اجمعین ۔

۲۶: حضرت خباب رضی اللہ عنہ وعنہم اجمعین ۔

۲۷: ۔حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ وعنہم اجمعین ۔

۲۸: ۔حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ وعنہم اجمعین ۔

۲۹: ۔حضرت معاذ رضی اللہ عنہ وعنہم اجمعین ۔

۳۰: ۔حضرت قتادہ بن عیاش رضی اللہ عنہ وعنہم اجمعین ۔

۳۱: ۔حضرت ابو مالک الاشعری رضی اللہ عنہ وعنہم اجمعین ۔

۳۲: ۔حضرت ابو امامۃ رضی اللہ عنہ وعنہم اجمعین ۔

۳۳: ۔حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ وعنہم اجمعین ۔ [لہ]

لہ حضرت نعمان کا دوبارہ ذکر سہواً ہوا ہے۔ معذرتاً

۳۴ :۔ حضرت عبادۃ بن الصامت رضی اللہ عنہ وعنہم اجمعین۔
۳۵ :۔ حضرت قیس بن سعد رضی اللہ عنہ وعنہم اجمعین۔
۳۶ :۔ حضرت شبیبہ بن کثیر اور شجعی رضی اللہ عنہ وعنہم اجمعین۔
۳۷ :۔ حضرت کیسان رضی اللہ عنہ وعنہم اجمعین۔
۳۸ :۔ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ وعنہم اجمعین۔
۳۹ :۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا۔
۴۰ :۔ حضرت ذویب رضی اللہ عنہ وعنہم اجمعین۔
۴۱ :۔ حضرت شرجبیل بن اوس رضی اللہ عنہ وعنہم اجمعین۔
۴۲ :۔ حضرت جریر رضی اللہ عنہ وعنہم اجمعین۔
۴۳ :۔ حضرت غضیف رضی اللہ عنہ وعنہم اجمعین۔
۴۴ :۔ حضرت شرید بن سوید رضی اللہ عنہ وعنہم اجمعین۔
۴۵ :۔ حضرت بحیرا الراہب من الحبشہ رضی اللہ عنہ وعنہم اجمعین۔
۴۶ :۔ حضرت عیاض بن غنم رضی اللہ عنہ وعنہم اجمعین۔
۴۷ :۔ حضرت اسماء بنت زید رضی اللہ عنہا وعنہم اجمعین۔
۴۸ :۔ حضرت اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ وعنہم اجمعین۔
۴۹ :۔ حضرت انس بن حذیفہ رضی اللہ عنہ وعنہم اجمعین۔
۵۰ :۔ حضرت خلدہ بن طلق عن ابیہا رضی اللہ عنہا۔
۵۱ :۔ ابو قتادۃ رضی اللہ عنہ وعنہم اجمعین۔
۵۲ :۔ حضرت عبداللہ بن الدیلمی عن ابیہ رضی اللہ عنہ وعنہم اجمعین۔
۵۳ :۔ حضرت صحار العبدی رضی اللہ عنہ وعنہم اجمعین۔
۵۴ :۔ حضرت ابو بردۃ بن نیار رضی اللہ عنہ وعنہم اجمعین۔

۵۵:۔ حضرت عبداللہ بن الشخیر رضی اللہ عنہ وعنہم اجمعین۔

۵۶:۔ حضرت الرسیم العبدی رضی اللہ عنہ وعنہم اجمعین۔

۵۷:۔ حضرت یزید بن الفضل عن عمرو بن سفیان المحاربی عن ابیہ عن جدہٖ رضی اللہ عنہ وعنہم اجمعین۔

۵۸:۔ حضرت الاشجّ العصری رضی اللہ عنہ وعنہم اجمعین۔

۵۹:۔ حضرت اسید الجعفی رضی عنہ وعنہم اجمعین۔

۶۰:۔ حضرت مہزم بن وہب الکندی رضی اللہ عنہ وعنہم اجمعین۔

۶۱:۔ حضرت عمر بن شبیبہ بن ابی بکیر الاشجعی عن ابیہ رضی اللہ عنہ و عنہم اجمعین۔

۶۲:۔ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا وعنہم اجمعین۔

۶۳:۔ حضرت جودان رضی اللہ عنہ وعنہم اجمعین۔

۶۴:۔ حضرت عمیر العبدی رضی اللہ عنہ وعنہم اجمعین۔

۶۵:۔ حضرت عبدالرحمٰن بن ازہر رضی اللہ عنہ وعنہم اجمعین۔

ملاحظہ ہو (کنز العمال ج ۵ ص ۳۴۲-۳۷۸۔)

۶۶:حضرت عبید بن عمیر رضی اللہ عنہ وعنہم اجمعین۔

۶۷:۔ حضرت ازہر بن عبد بن عوف الزہری رضی اللہ عنہ وعنہم اجمعین۔

۶۸:۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ وعنہم اجمعین۔

۶۹:۔ حضرت عقبہ بن الحارث رضی اللہ عنہ وعنہم اجمعین۔

۷۰:۔ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ وعنہم اجمعین۔

۷۱:۔ حضرت عیاض بن غنم رضی اللہ عنہ وعنہم اجمعین۔

۷۲:۔ حضرت قبیصہ بن ذؤیب رضی اللہ عنہ وعنہم اجمعین۔

۷۳:۔ حضرت یحییٰ بن کثیر رضی اللہ عنہ وعنہم اجمعین۔
۷۴:۔ حضرت سوید بن طارق رضی اللہ عنہ وعنہم اجمعین۔
۷۵:۔ حضرت الحکم الغفاری رضی اللہ عنہ وعنہم اجمعین۔
۷۶:۔ حضرت ابن الراسی عن ابیہ رضی اللہ عنہ وعنہم اجمعین۔
۷۷:۔ حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ وعنہم اجمعین۔
۷۸:۔ حضرت عبد اللہ بن جابر رضی اللہ عنہ وعنہم اجمعین۔
۷۹:۔ حضرت عکرمہ لعلہ ابن ابی جہل رضی اللہ عنہ وعنہم اجمعین۔
۸۰:۔ حضرت فیروز الدیلمی رضی اللہ عنہ وعنہم اجمعین۔
(کنز العمال ج ۵ ص ۱۷۴۔ ۵۳۷)

## شراب (نشہ آور مشروب) اور تر یا خشک منشیات سب کا حکم برابر ہے

جیسا کہ سابقہ اوراق میں ثابت ہو چکا ہے کہ شراب ہر اس چیز کو کہتے ہیں جو کہ عقل پر پردہ ڈال دے اور اسی وجہ سے حرام بھی ہے۔ مشروب ہونا وجہ حرمت نہیں کہ دودھ، پانی، شہد، لسی، پھلوں کے تازہ جوس سب مشروب ہیں اور وہ حلال ہیں۔ بلکہ شراب کی حرمت کی وجہ اس کا عقل پر پردہ ڈالنا یا نشہ آور ہونا ہے۔ اس وجہ سے ہر وہ چیز جو کہ عقل پر پردہ ڈال دے یا نشہ لے آئے وہ حرام ہو گی۔ خواہ اس پر لفظ شراب بولا جا سکتا ہو یا نہ بولا جا سکتا ہو۔ البتہ جب اسے نشہ آور یا مسکر کہا جائے گا تو وہ خمر کا معنی رکھنے کی وجہ سے بھی اور مسکر ہونے کی وجہ سے بھی حرام ہو گی۔

کیونکہ اسلام لفظی یا اسمی بحثوں کو بنیادِ حکم نہیں بناتا بلکہ وہ معنوی

مباحث اور نتائج سے زیادہ بحث کرتا ہے۔ چونکہ شراب بھی اسی وجہ سے حرام ہے۔ کہ وہ نشہ آور ہے۔ اس لیئے باقی وہ تمام اشیاء جو کہ یہ معنی اور تاثیر رکھتی ہیں وہ حرام ہونگی خواہ لغت میں وہ خمر ہوں یا نہ ہوں۔ شراب کہا جا سکے یا نہ کہا جا سکے۔

## دلائل وبراہین

تاہم رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کی یاد دہانی ضروری ہے۔ آپؐ کا ارشاد ہے۔

کل مسکر حرام: ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔

| احمد | شیخین | ابوداؤد | نسائی | ابن ماجہ | عن | راوی | | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| احمد | شیخین | ابوداؤد | نسائی | ابن ماجہ | عن | ابی موسی الاشعری | رضی اللہ | عنہ |
| ″ | ″ | × | ″ | × | ″ | انس بن مالک | ″ ″ | ″ |
| ″ | × | ″ | ″ | ″ | ″ | عبداللہ بن عمر بن الخطاب | ″ | عنہما |
| ″ | × | × | ″ | ″ | ″ | ابوہریرہ | ″ ″ | عنہ |
| × | × | × | × | ″ | ″ | ابن مسعود | ″ ″ | ″ |

نیز ارشاد ہے۔

کل مسکر خمر وکل مسکر حرام ومن شرب الخمر فی الدنیا فمات
وھو مد منھا لم یتب لم یشربھا فی الاخرۃ

ہر نشہ آور شراب ہے اور ہر نشہ آور حرام ہے۔ اور جو شخص دنیا میں شراب پیئے گا اور مر جائے بحالیکہ وہ اس کا عادی ہو۔ اسے آخرت میں نہیں پیئے گا۔

(احمد، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما۔)

نیز ارشاد ہے۔

"کل مسکر حرام وما سکر منه الفرق فملء الکف منه حرام" (ابوداؤد، ترمذی عن عائشہ رضی اللہ عنہا)

ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔ اور جس چیز کا ایک "ٹوپہ" پینے سے نشہ چڑھے اس کی ایک ہتھیلی پینا بھی حرام ہے۔
(الجامع الصغیر ج ۲ ص ۹۴)

بعض روایات کے الفاظ ہیں۔ "ما اسکر کثیرہ فقلیله حرام" - جس چیز کی کثرت نشہ پیدا کرے اس کا قلیل بھی حرام ہے۔

(احمد، ابوداؤد، ترمذی، ابن حبان عن جابر رضی اللہ عنہ)
احمد، نسائی، ابن ماجہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہما (ح) الجامع الصغیر (ج ۲ ص ۱۴۲)

"ما اسکر منه الفرق فملء الکف منه حرام"

(احمد عن عائشہ رضی اللہ عنہا) جس کا ایک ٹوپہ سکر پیدا کرے اس کا ایک ہتھیلی بھر پینا بھی حرام ہے۔
(ح) (الجامع الصغیر ج ۲ ص ۱۴۲-۱۴۳)

بعض ارشادات نبویہ (مناہی) میں وارد ہیں۔

"ونهی عن کل مسکر و مفتر" منع کیا ہر مُسکر (نشہ آور) سے اور ہر مُفَتِّر یا مُفتِر (فتور پیدا کرنے والی) سے (لاحمد و ابی داؤد عن ام سلمۃ رضی اللہ عنہا)

(صحہ[1]، السیوطی: الجامع الصغیر ج ۲ ص ۱۹۳)

ایک موقع پر ارشاد فرمایا:

[1] یہ صحیح سے مخفف ہے۔ (ع، ر)

"انھی عن کل مسکر اسکر عن الصلوٰۃ"۔ (مسلم عن ابی موسیٰ) (صحہ) السیوطی: الجامع الصغیر ج ۱ ص ۱۰۹)
میں تمہیں ہر نشہ آور سے منع کرتا ہوں جو کہ نماز سے مدہوش کرے۔

"انہاکم عن قلیل ما اسکر کثیرہ"۔ میں تمہیں اس کے قلیل سے منع کرتا ہوں جس کا کثیر نشہ لائے۔ (نسائی عن سعد صحہ، السیوطی الجامع الصغیر ج ۱ ص ۱۰۹)

تحریمات کے ضمن میں فرمایا:

"حرم اللہ الخمر وکل مسکر حرام"۔ اللہ تعالیٰ نے شراب کو حرام کیا اور ہر نشہ آور حرام ہے۔ (نسائی عن ابن عمر رضی اللہ عنہا صحہ، السیوطی: الجامع الصغیر ج ۱ ص ۱۴۷)

نیز ارشاد ہوتا ہے۔

"حرمت التجارۃ فی الخمر"۔ کہ شراب میں تجارت حرام کر دی گئی (بخاری و ابو داؤد) (صحیح) (الجامع الصغیر ج ۱ ص ۱۴۷)

عن عائشہ رضی اللہ عنہا۔ "اجتنبوا الخمر فانہا مفتاح کل شر" شراب سے بچ جاؤ کیونکہ شراب ہر شر کی کنجی ہے (مستدرک حاکم والبیہقی فی شعب الایمان عن ابن عباس رضی اللہ عنہما۔ صحہ، السیوطی ج ۱ ص ۱۰)۔

اجتنبوا ما اسکر: (الحلوانی) جو بھی نشہ دے اس سے بچ جاؤ۔ (عن علی رضی اللہ عنہ) (صحہ السیوطی: الجامع الصغیر ج ۱ ص ۱۰)

اجتنبوا کل مسکر"۔ الطبرانی فی الکبیر عن عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ صحہ، السیوطی (ج ۱ ص ۱۰)۔

ایک موقع پر ارشاد فرمایا "ان الاوعیة لا تحرم شیئاً فانتبذوا فیما بدا لکم واجتنبوا کل مسکر"

عن قرة بن یاسر رضی اللہ عنہ (کنز العمال ج ۵ ص ۳۴۲)

برتن کسی چیز کو حرام نہیں کرتے نبیذ بنالو اور ہر مسکر سے بچ کر رہو۔

نیز فرمایا:

"احذروا کل مسکر فان کل مسکر حرام" ہر نشہ آور سے بچ جاؤ کیونکہ ہر نشہ آور حرام ہے۔

(الطبرانی فی الاوسط عن بریدة کنز العمال ج ۵ ص ۳۴۲-۳۴۳)

اس معنی کی احادیث لغوی میں واقدؓ سے ابن حبان میں جابرؓ سے احمد و مسلم میں حضرت جابرؓ سے ابن ماجہ میں معاویہؓ سے احمد، شیخین، ابن عدی میں عائشہؓ سے نسائی میں ابو موسیٰؓ سے منقول ہیں۔ رضی اللہ عنہم اجمعین

ملاحظہ ہو (کنز العمال ج ۵ ص ۳۴۲-۳۴۳)

مؤخر الذکر کے الفاظ سب سے زیادہ واضح ہیں۔

لا تشرب مسکرا فانی حرمت کل مسکر (نسائی عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ)

کسی بھی نشہ آور چیز کو نہ پی کیونکہ میں نے ہر نشہ آور چیز کو حرام کر دیا۔

ابن ماجہ میں خباب رضی اللہ عنہ سے باب الخمر مفتاح کل شر میں حدیث نمبر ۳۳۷۲ درج ہے۔

"ایاک والخمر فان خطیئتها تفرع الخطایا کما أن شجرتها تفرع الشجرة"

بچ جا خمر سے اور خمر کو بچائے اپنے آپ سے کیونکہ اس گناہ

سے اور ایسے گناہ پیدا ہوتے ہیں۔ جیسے اس کے درخت سے اور درخت پیدا ہوتے ہیں۔ یعنی کھجور سے کھجور، انگور سے انگور وغیرہ وغیرہ۔

اسی طرح شراب کے گناہ سے اور گناہ پیدا ہوتے ہیں۔

اور بہت سی احادیث اس سلسلہ میں طبرانی میں عن السائد بن یزید وابن عباس وابی الدردار ومعاذ وقتادہ بن عیاش وابی موسیٰ الاشعری و جابر، شیبہ بن کثیر رضی اللہ عنہم اجمعین سے وارد ہیں اسی طرح مستدرک حاکم شیرازی فی الالقاب وابونعیم فی المسلسلات، مسند احمد، ضیاء، ابوداؤد، ابن حبان، بیہقی فی الشعب، ابن الدنیا فی ذم الملاہی بغوی ابن قانع، ابن عدی، ابن عساکر، الحارث، شیخین، ابن ماجہ، ترمذی، نسائی، دیلمی، ابونعیم فی الحلیہ، ابوداؤد، طیالسی بیہقی فی السنن میں بہت سے ایسے مضامین موجود ہیں جو کہ پہلے نہیں پیش ہوئے۔

(تفصیل کے لیے دیکھیں کنز العمال ج ۵ ص ۳۴۴-۳۵۵)

## مفتر کی تحقیق

سبل السلام ج ۴ ص ۵۰-۵۱ میں ہے۔

"وقد اخرج ابوداؤد انہ نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن کل مسکر و مفتر" "کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر نشہ آور ہر فتور پیدا کرنے والی چیز کو حرام قرار دیا ہے۔

"خطابی فرماتے ہیں: ہر مشروب جو کہ فتور اور خور (کمزوری) پیدا کرے اعضاء میں وہ مفتر ہے"

المنجد کے مترجم کا کہنا ہے فَتَرَ باب نصر ینصر اور باب ضرب یضرب سے ہے۔ مصدر فتوراً وفُتَاداً وتفترا تیزی کے بعد ساکن ہونا

سختی کے بعد نرم پڑنا عن العمل : کوتاہی کرنا۔
باب افعال : شراب کا مست کر دینا۔ اَفْتَرَ السُّکْرُ اَوِ الدَّاءُ
بیماری یا نشہ کا کسی کو کمزور کر دینا ہے۔
معجم الفاظ القرآن الکریم میں لکھا ہے۔
فتر الحر سکن بعد الحدۃ : تیزی کے بعد ساکن ہو گیا۔
والفعل من المادۃ فتر۔ کنصر وضرب۔ فتورا وفتارا
بالضم۔ وفَتَّر بالتضعیف لازماً ومتعدیا
وفَتَّرہ : صیرہ فاترا فعل کو باب نصر ینصر اور باب ضرب
یضرب سے بنایا پھر مصدر بیان کیے جیسے کہ المنجد نے ذکر کیے ہیں۔ اور ساتھ
یہ بھی بتایا کہ باب تفعیل بھی مستعمل ہے۔ لازم اور متعدی دونوں مستعمل ہیں
معنی متعدی میں یہ ہے۔ کہ فلاں کو کمزور کر دیا۔
اب ہم دوبارہ خطابی کی تشریح پر آتے ہیں۔ کہ ہر وہ مشروب جو کہ
اعضاء میں سستی اور ڈھیلا پن یعنی مستی پیدا کر دے وہ مفتر کہلاتی ہے۔
اسے مذکورہ تحقیق کی بنا پر مُفْتِر اور مُفَتِّر پڑھا جا سکتا ہے۔
اس تمہید کے بعد صنعانی کا کلام ملاحظہ فرمائیں۔

" ویحرم ما اسکر من ای شیئ وان لم یکن مشروبا کالحشیشۃ۔
جو چیز بھی سکر پیدا کرے خواہ وہ مشروب نہ بھی ہو تو بھی حرام ہے۔ جیسا
کہ بھنگ۔

وحکی العراقی وابن تیمیۃ الاجماع علی تحریم الحشیشۃ
وان من استحلھا کفر (سبل السلام ج ۴ ص ۵۱)
عراقی اور ابن تیمیہؒ نے حشیشہ پر حرمت کا اجماعی فتوی نقل کیا ہے۔

اور جو اسے حلال سمجھے وہ کافر ہے۔

بہرحال مقصود یہ ہے کہ ہر نشہ آور چیز جو کہ صرف نشہ آور ہو یا کہ اعضاء میں وقتی قوت کے بعد ڈھیلا پن اور سستی پیدا کر دے وہ حرام ہے۔ جس میں بھنگ، افیون، ہیروئن اور ایسی دوائیاں بھی اسی باب میں شامل ہیں جو کہ انسان میں وقتی نشاط پیدا کرتی ہیں۔ اور جب ان کی مدت نشاط ختم ہو جاتی ہے۔ تو پہلے سے زیادہ انسان کمزوری کا شکار ہو جاتا ہے۔

## مخدر کا شرعی حکم

تخدیر سن کرنے والی چیز ہے۔ اور ہر وہ چیز جو کہ دماغ کو سن کر دے وہ مخدر کہلاتی ہے۔ حضرت انس بن حذیفہ رضی اللہ عنہ جو کہ صاحب بحرین تھے، کا کہنا ہے کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خط لکھا۔

کہ لوگوں نے شراب کے بہت سے مشروبات پیدا کر لیے ہیں جن کا نشہ شراب کے نشہ کی مانند ہوتا ہے۔ اور یہ کھجور اور منقہ سے ہیں۔ انہیں کدو (سوکھا ہوا) کے برتن، لکڑی کے کھودے ہوئے برتن، تارکول لگے ہوئے برتن اور مرتبان میں تیار کرتے ہیں۔ تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

"ہر مشروب جو کہ نشہ پیدا کرے حرام ہے۔ مزفت، نقیر اور حنتم حرام ہیں۔ یعنی لکڑی کے کھودے ہوئے، تارکول لگے ہوئے مرتبان حرام ہیں۔ تم مشکوں میں پیا کرو اور مشکوں کے منہ بند رکھا کرو۔"

اس پر لوگوں نے مشکیزوں میں ایسی اشیاء تیار کرنا شروع کر دیں جو کہ نشہ آور تھیں۔ اس بات کی اطلاع بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دی گئی تو آپ نے کھڑے ہو کر لوگوں میں فرمایا کہ:

"ایسا کام صرف دوزخی کرتے ہیں خبردار رہو! ہر نشہ آور حرام ہے ہر سُن کرنے والی چیز حرام ہے۔ اور جس کی کثرت نشہ پیدا کرے اس کی قلیل مقدار بھی حرام ہے"

یہ بالا اختصار اور اسی تفصیل کے ساتھ دو جگہ ذکر ہوتی ہے۔

کنز العمال ج ۵ ص ۳۶۸۔

کنز العمال ج ۵ ص ۴ ۵۶۔

## منشیات کی جملہ اقسام کے لیئے تعزیری قوانین

شریعت مطہرہ میں دلائل کی روشنی میں تمام مسائل حل کرنے کی بڑی اہمیت ہے۔ لیکن انسانی عقل پر بعض اوقات کچھ ایسے پردے پڑ جاتے ہیں جن کی وجہ سے وہ عقل سے کما حقہٗ کام نہیں لے سکتا اور ان کے ہوتے ہوئے وہ عقل سے کام لے گا بھی تو بھی وہ صحیح رُخ پر اپنی سوچ کا دھارا نہیں بہا سکتا ان حجابات کی موجودگی میں اس کی عقل ناقص رہتی ہے۔ یہ حجابات کبھی ماحول کی تقلید کے ہوتے ہیں۔ کبھی ذاتی اغراض کے ہوتے ہیں جن کا حدود دار یعہ بالکل وقتی اور سطحی ہوتا ہے۔ کبھی اپنے مال کی صحیح کھپت سے عاجز ہوتا ہے۔ اور اسے ضائع کرنے کے مقامات تلاش کرتا ہے۔ جنہیں وہ صحیح مصرف سمجھتا ہے۔ حالانکہ وہی مصرف سب سے گھٹیا ہوتے ہیں۔ کبھی کام و دہن کا چسکا اس کی ضرورت بن جاتا ہے۔ جس سے وہ کسی طور چھٹکارا نہیں حاصل کر سکتا۔ وغیرہ۔ وغیرہ۔

اس لیئے شریعت نے بعض قوانین تعزیری قسم کے نافذ کر رکھے ہیں جو کہ حکومت کا فرض ہے۔ فرق صرف یہ ہے کہ ان تعزیری قوانین کو بعض

اوقات اللہ تعالیٰ جو کہ اس قانون کے اصلی ذمہ دار اور حاکمیت اعلیٰ کا حق رکھتے ہیں۔ وہ از خود ہی کوئی حد مقرر فرما دیتے ہیں۔ اور بعض اوقات محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے حوالے سے ہمیں اس کی تعزیری حد بندی بتائی جاتی ہے قطع نظر اس بات کے کہ اس کا اصلی ماخذ خود اللہ تعالیٰ ہی ہیں اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے مبلّغ، اس کے منفذ اور محافظ ہیں یا کہ محمد رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسّلام کے دل میں اس کی حد بندی کا القاء ہوا جسے کہ خلیفہ کائنات پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے مقرر فرما دیا اور اللہ تعالیٰ نے اس پر خاموشی کی مہر تصدیق ثبت فرمائی اور مسلمانوں نے اسے ہاتھوں ہاتھ لے لیا۔

شراب کے بارے میں امام زہری کا کہنا ہے "کہ باقاعدہ حد بندی نہیں تھی" البتہ اس کا اندازہ موجود تھا۔ سمجھا چالیس کوڑوں تک متعلق کیا گیا بعد میں جب لوگوں نے سزا کو ہلکا سمجھ کر پے در پے اس کا استعمال بکثرت کیا تو اسے اسّی تک بڑھا دیا گیا کہ یہی ادنیٰ حد تھی جو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں نازل فرمائی۔ اسی پر صحابہ کا اجماع ہو گیا اور یہی سزا دیتے رہے۔

(دوسرا باب)

(پہلی فصل)

# شراب اور دیگر منشیات پر تعزیری احکام کتاب و سنت کی روشنی میں

ایک وقت تھا، صحابہ کرامؓ فرض سمجھ کر پاسُن کر بے تحاشہ دوڑے آتے اور حرام کا لفظ سُن کر ہی تھو تھو کر کے فوراً ہی پیچھے ہٹ جاتے۔

**جب مدینہ میں حرمتِ خمر کا اعلان ہوا**

نزولِ تحریم خمر (شراب کی حرمت نازل ہونے کے وقت) مدینہ منورہ کی گلیوں کا نقشہ آج اہلِ علم سے اوجھل نہیں۔ ادھر سے سورۃ مائدہ کی آیت اتری، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم نے ایک شخص کو سنا دی اور ساتھ ہی حرمت کا ابدی فیصلہ بھی سنا دیا۔ بس پھر کیا تھا کہ منادی، مدینہ منورہ کی گلیوں میں ننگے پاؤں آواز دیئے جا رہا ہے۔ آیت سنا رہا ہے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کا اعلان بھی کہ "لوگو! شراب حرام ہو گئی ہے"۔

لوگ بھی کیا تھے کہ بجلی کے کنٹرول کی طرح آیت سنتے ہی جہاں پہنچے تھے رک گئے اور حرمت کا فیصلہ سن کر ہر چیز کو توڑ مروڑ دیا کسی کے ہاتھ میں گلاس تھا تو اس نے اسے پھینک دیا، کسی نے مٹکوں کو توڑ ڈالا۔ گلے کے گھونٹ اگر نیچے گر گئے تو اللہ معاف کرے ورنہ تھوک دیئے گئے۔ جام اور صراحیاں کوڑا کرکٹ بن گئے۔ مدینہ منورہ کی گلیوں میں شراب پھیل کر بہنے لگی۔ ننگے پاؤں منادی کرنے والا شخص جب واپس آیا تو اس کے پاؤں بھیگے ہوئے تھے۔ اور کتنی روز تک مدینہ منورہ کی گلیوں سے شراب کی

بد بو آتی رہی، حتیٰ کہ سورج کی تمازت نے اس کی گندی گیسوں کو اڑایا یا بارش نے زمین پر اتر کر مدینہ منورہ کی خاکروبی کا شرف حاصل کیا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا کہنا ہے۔ کہ میں ابو طلحہؓ کے ہاں لوگوں کو شراب پلا رہا تھا۔ اس روز کھجوروں کی شراب کا دور چل رہا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم نے ایک منادی بھیجا جو آواز لگائے کہ شراب حرام کر دی گئی ہے۔ تو وہ مدینہ کی گلیوں میں بہنے لگی۔ مجھے ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے حکم دیا کہ نکل کر اسے پھینک آؤ تو وہ مدینۃ النبی کی گلیوں میں بہہ گئی۔ الحدیث (صحاح ستہ ماسوائے سنن ترمذی کے) (جمع الفوائد ج ۱ ص ۸۶ ۷ الخمور والانبذہ)

حتیٰ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے شراب حرام کر دی ہے۔ جسے یہ آیت (آیت مائدہ) پہنچ جائے اور اس کے پاس شراب کا کچھ حصہ ہو تو نہ تو اسے پیئے اور نہ ہی بیچے اور نہ ہی اس سے فائدہ اٹھائے تو لوگوں کے پاس جو بھی اس شراب میں سے بچ گیا تھا اسے انھوں نے مدینہ منورہ کی گلیوں میں بہا دیا۔ (مسلم جمع الفوائد ج ۱ ص ۸۶ ۷) (مزید تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو تفسیر الدر المنثور ج ۲ ص ۳۱۶)[1]

---

[1] بخاری، کتاب الأشربہ باب نمبر ۲ مسند احمد ج ۲ ص ۱۳۲، ج ۳ ص ۲۶، ۱۸۹، ۲۱۷، ۲۶۰، دوبارہ ج ۴ ص ۳۳۵، اور تحریم خمر کا اعلان ملاحظہ ہو بخاری کتاب المظالم والغصب باب نمبر ۲۱ کتاب التفسیر سورۃ المائدہ باب نمبر ۱، ۱۱ وکتاب الأشربہ باب نمبر ۳ وصحیح مسلم کتاب المساقاۃ والمزارعۃ حدیث نمبر ۷ ۶ کتاب الاشربہ حدیث نمبر ۳، ۴، ۵، ۶، ۹، ابوداؤد کتاب الاشربہ:

یہ تو تھا منظر ان لوگوں کا جو کہ حقیقی ایمان کی لذت سے آشنا تھے لیکن اب یہ موقعہ ہے کہ لوگوں کو بتاتے ہیں کہ فلاں چیز حرام ہے۔ دلائل بھی دکھلاتے ہیں پھر بھی حجت بازی سے باز نہیں آتے۔ کبھی کہتے ہیں کہ قرآن مجید سے لفظ حرام[۲] لکھا ہوا دکھاؤ۔ (یہ حجت باز)

کبھی کہتے ہیں کہ اگر صراحتِ حرمت حدیث شریف میں مذکور ہے تو اس کی حیثیت خبر واحد کی ہے۔ جو ظنی اور غیر قطعی ہونے کی وجہ سے حجت نہیں[۳] اگر کسی طرح ثابت بھی کر دیا جائے تو استفسار فرماتے ہیں کہ اس میں حکمت کیا ہے۔ پہلے حکمت بتلاؤ کہ کیونکر حرام ہے؟ گویا کہ اگر حکمت ثابت نہ ہوئی تو ہم تسلیم نہیں کریں گے اور یہ کہہ دینا کافی سمجھا جاتا ہے کہ یہ ملا ازم ہے۔ یہ مولوی کا دین ہے۔ انہیں لاکھ سمجھاؤ آیات دکھاؤ، حدیثیں دکھاؤ۔ ہر مسئلہ انہیں ملائیت کا پیدا کردہ دکھائی دیتا ہے۔ جو ان کی عقل کی

---

حاشیہ صفحہ سابقہ: باب نمبر ۱ نسائی کتاب الأشربہ، باب نمبر ۱ والدارمی کتاب الأشربہ باب نمبر ۳۔ (ملاحظہ ہو مفتاح کنوز السنۃ ج ۱ ص ۱۷۸)

[۲] قرآن مجید میں اگرچہ شراب کے ذکر میں لفظ حرام لکھا ہوا نہیں ہے لیکن ایسی چیزیں ضرور اس کے ساتھ ذکر ہیں جو کہ حرام ہیں۔ البتہ شراب کے بارے میں حرمت سے سخت الفاظ بھی ملتے ہیں۔ اس کا تفصیلی بیان انشاء اللہ آگے آ رہا ہے۔ وباللہ التوفیق۔

[۳] حدیث شریف میں مذمتِ شراب کے متعلق عددی ضخامت تواتر کے عددِ مطلوب سے بھی بہت زیادہ بڑھ کر ہے ان کا ذکر بڑی تفصیل سے پہلے گذر چکا ہے اور آئندہ صفحات میں بھی مزید اشارات مل سکیں گے (انشاء اللہ العزیز)

الٹی کھوپڑی میں سیدھا نہیں بیٹھتا۔

## حکمت کا تقاضا

ایسے لوگوں نے مسائل شریعتِ مطہرہ کو بھی باقاعدہ طور پر حکمت کے ماتحت سمجھ رکھا ہے۔ اور حکمت بھی انہیں وہی دکھائی دیتی ہے جو کہ ان کی سمجھ میں آجائے۔

خدانخواستہ اگر کوئی عالمِ دین حکمت بتانے کا موقعہ نہ پا سکے تو اس کا ہر نقل کردہ مسئلہ اور ہر روایتِ حدیث بھی باوجود ہر دلیل سمعی و بصری کے ان کے ہاں ناقابلِ اعتماد ہو جاتی ہے۔ ایسے لوگ شریعت کے تابع فرمان نہیں گردانے جا سکتے۔ انہیں متبع کتاب و سنت کہنا نادانی ہے۔ اور ان کا اپنا دعویٰ اطاعت جھوٹ ہے۔ وہ لوگ اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول کے مفہوم سے ناآشنا بھی ہیں اور اس کے مقصدِ ایمان سے بھی بہت دور اختلاف، تضاد بلکہ تصادم کی راہ پر کھڑے ہیں۔

## عقل کے پجاری

یہ لوگ حکمت کے حوالے سے اپنی عقل کے پجاری ہیں اور دعویٔ ایمان کے باوجود اگرچہ اس دعویٰ کلام الحکیم لا یخلو عن الحکمۃ کہ حکیم کی بات حکمت سے خالی نہیں ہوتی کی آڑ میں یہ چاہتے ہیں کہ حکمت کو اس قدر ہر بات پر مسلط کر دیں کہ خود حکمتوں کا خالق و مالک بھی اپنے امر کے صادر کرنے سے پہلے حکمت کے ثبوت کا محتاج ہو جاتے تو دوسرے معنی میں

ان کے ہاں خدانخواستہ اللہ تعالیٰ بھی ان کی حکمتوں کا تابع ہونا چاہیئے اور ان کے نزدیک رسول بھی حکمت بتائے اور سمجھائے بغیر کچھ حکم دینے کی پوزیشن میں نہیں والعیاذ باللہ۔

ایسے لوگوں کو معلوم ہونا چاہیئے کہ وہ دراصل حکمت کو خدا کے مقام پر

لانا چاہتے ہیں۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ اور اس کے پاک پیغمبر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کسی حکمت کے نہ نوکر ہیں اور نہ ہی ماتحت۔ بلکہ خود حکمتیں ان کی غلامی اور ماتحتی میں رہ کر باعزت اور باوقار رہ سکتی ہیں۔ یہی تو حاصلِ کائنات ہے کہ

حکمتیں ان کے قدموں سے پھوٹیں ان کے تکلم سے وجود میں آئیں
ان کے عمل سے انہیں لباسِ وجود ملے۔ ان کے اشارے سے وہ زینت
حاصل کریں۔

اور کلام الحکیم لایخلو عن الحکمۃ کا صحیح معنی اور مفہوم یہ ہے کہ ہمیں سمجھ میں آئے یا سمجھ میں نہ آئے۔ اس کی حکمت کو چیلنج نہیں کرنا چاہیئے۔ بلکہ وہ جو بھی حکم ارشاد فرمائیں ہمیں یقین ہو کہ اس میں ہمارے لیئے دینی، دنیاوی اور اخروی کسی بھی لحاظ سے فائدہ ضرور ہوگا۔ اگر بفرضِ محال کوئی بھی فائدہ نہ ہو تو یہ فائدہ تو ضرور ہوگا کہ ہم نے بلاچون وچرا اپنے مالک کو راضی کرلیا اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کی غلامی کو عملاً قبول کرلیا ہے۔ ؎

---

؎ ہمارے ماحول میں ایک معمر شخص جو کہ اہلِ علم سے زیادہ اہلِ رائے کہلانے کا مستحق ہے۔ اس کے سامنے میں نے یہ حدیث پیش کی کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جن عورتوں نے یوسف علیہ السلام کے حسن کو دیکھ کر ہاتھ کاٹ لیئے تھے۔ اگر وہ میرے محبوب کو دیکھتیں تو وہ دل کٹوا بیٹھتیں یعنی فوراً ایمان لے آتیں تو کہنے لگا کہ میں یہ حدیث نہیں تسلیم کرسکتا اور ساتھ ہی ملامت کی کہ تم لوگ حدیث کو دیکھ :

## حکمت سمجھ آنے تک متردد

انسان کی حالت عام مسلمانوں سے بھی بدتر ہوتی ہے کیونکہ عام مسلمان جو کسی گناہ میں یا خلافِ پیغمبرؐ کام میں مبتلا ہوتا ہے اس کی وجہ یا تو اس کی اخلاقی کمزوری ہوتی ہے۔ یا یوں کہیئے کہ نفسانی کمزوری ہوتی ہے۔ لیکن اعترافِ حقیقت سے نہیں بھاگتا اپنے قصور کو قبول کرتا ہے۔

یعنی اس نے عقیدۃً تو اللہ تعالیٰ اور اس کے سچے اور سُچے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بالادستی کو تسلیم کر لیا اگر عملی کمزوری نے ساتھ نہیں دیا تو بھی اللہ تعالیٰ معاف کرنے والے ہیں۔ لیکن جو شخص اتنی دیر تک کسی حکم کو تسلیم ہی نہیں کرتا یا تسلیم کرنے میں متردد رہتا ہے۔ جب تک اس کی سمجھ میں نہ آجائے تو وہ نہ تو اللہ تعالیٰ کا بندہ اور نہ ہی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم پر ایمان لانے والا ہے۔ بلکہ اپنی خواہش کا بندہ، ہوائے نفس، حرص و لالچ اور حکمت و فلسفہ کا غلام ہے۔

## حقیقی بے وقوف لوگ
(تین قرآنی مثالیں)

ایسے لوگ ہی درحقیقت اصلی بے وقوف لوگ ہوتے ہیں۔

قرآن مجید میں جب تحویلِ قبلہ کا حکم دیا گیا تو حکم سن کر بعض لوگ تو بحالتِ نماز ہی قبلہ رخ ہو گئے اور شمال کی طرف سے منہ موڑ کر جنوب کی طرف

---

حاشیہ صفحہ سابقہ: کر فوراً لمبے پڑ جاتے ہو یعنی مقابلہ نہیں کر پاتے تو میں نے کہا کہ آپ تو حدیث کو دیکھ کر فوراً ٹانگیں اور چھڑیاں مارنے لگتے ہو۔ حدیث کی صحت کا دارومدار صرف کسی کی عقل کی موافقت یا عدمِ موافقت نہیں بلکہ سند کی تحقیق بھی ہے۔ (۱۲ کیلانی غفر اللہ)

رخ کر کے کھڑے ہو گئے۔ امام صاحب بھی اپنی پہلی حالت چھوڑ کر دوسری طرف آ گئے اور اس طرح مسجد قبلتین کا وجود قائم ہوا۔

لیکن کچھ لوگ اعتراض کرنے لگے کہ رخ کیوں تبدیل کیا گیا۔؟ (اس میں کیا حکمت تھی؟) اللہ تعالیٰ نے انہیں قرآن مجید میں بے وقوف کے لقب سے یاد فرمایا۔ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے۔

سیقول السفہاء من الناس ما ولّٰھم عن قبلتھم التی کانوا علیھا قل للّٰہ المشرق والمغرب یھدی من یشاء الی صراط مستقیم۔ (البقرۃ)

عنقریب بے وقوف لوگ کہیں گے کہ انہیں ان کے اس قبلے سے جس پر وہ تھے کس چیز نے پھیر دیا کہہ دیجئے کہ مشرق و مغرب دونوں طرفین اللہ کی ہیں جسے چاہتا ہے سیدھی راہ کی ہدایت دے دیتا ہے۔

گویا کہ شرعی اوامر کو منفی رنگ میں لے کر تصادم کی راہ پیدا کرنا اور حکمتوں کے بہانے سے امر کو ٹالنا یا امر ٹالنے کے لیئے حکمت کا سوال اٹھا دینا بے وقوفوں کا کام ہے۔

مزید ایک اور مثال قرآن مجید سے ہی ملاحظہ فرمائیں۔ کہ منفی سوچ کے حامل نے حکمتوں کا بھی سوال نہیں کیا لیکن امرِ ربّی کا انکار کر دیا کہ یہ چیز میری سمجھ سے باہر ہے۔ اور کہا کہ میں نے آدمؑ کو سجدہ اس لیئے نہیں کیا کہ انا خیر منہ خلقتنی من نارٍ و خلقتہٗ من طین۔

کہ میں تو اس سے بہتر ہوں۔ تو نے مجھے آگ سے پیدا کیا اور اسے کیچڑ سے بنا دیا۔

اور جب اس کی ذریت اور اولاد کے متقی لوگ نورِ ایمان کی چنگاری

سے محفوظ ہوئے تو اپنے پیشوائے اعظم کو پہلی فرصت میں سفیہ کے طور پر یاد کیا اور کہنے لگے۔

وانہ کان یقول سفیھنا علی اللہ شططا (سورۃ الجن ۷۲:۴)

کہ ہمارا بے وقوف، اللہ تعالیٰ پر (بے انصافی کے) طومار باندھتا تھا۔ عبداللہ بن اُبیّ اور اسکے چیلے اپنے تئیں عقلمند سمجھتے تھے اور کہا کرتے تھے "ہم بھی ایسے ہی ایمان لائیں جس طرح کا ایمان لائے بے وقوف؟" تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ

الا انھم ھم السفھاء ولکن لا یعلمون۔

خبردار یہی لوگ بے وقوف ہیں لیکن نہیں جانتے۔

کیونکہ یہ لوگ مفاد پرست تھے جہاں فائدہ معلوم ہوتا وہاں مان جاتے جہاں فائدہ نہ معلوم ہوتا وہاں اڑ جاتے گویا کہ وہ حکمتوں کے متلاشی رہتے۔ بغیر فائدے کے کچھ قبول نہ کرتے۔

مطلق تحریم کا تقاضا ہی یہ ہے کہ

مصوّر کھینچ وہ نقشہ کہ جس میں یہ صفائی ہو
ادھر فرمان محمدؐ ہو ادھر گردن جھکائی ہو

یہی وجہ ہے کہ مدینہ منورہ کی گلیوں میں شراب کے مٹکے بہا دیئے گئے اور کسی نے بھی حجت بازی نہیں کی بلکہ بعض لوگوں نے تو اسی وقت فیصلہ کن انداز میں کہہ دیا کہ : ھذا اخو عھدی بالخمر (ابن عساکر عن معقل بن یسار رضی اللہ عنہ کنز العمال ج ۵ ص ۴۹۸)

تاہم پھر بھی سب لوگ ایک جیسے نہیں ہوتے۔ اس لیئے بعض کاموں پہ تعزیری احکام بھی وارد ہوتے ہیں۔ شراب بھی ان میں سے ایک چیز ہے۔

# تعزیری احکام کی حیثیت

ایک اہم فقہی مبحث

دنیاوی لحاظ سے اس لیے بڑھ جاتی ہے کہ دنیاوی قانون جو کہ شرعِ محمدی نے نافذ کر رکھے ہیں کی نظر میں قابلِ تعزیر جرم ہونا ہے۔ جنہیں نافذ کرنا حاکمِ وقت کی ذمہ داری ہے۔ وہ مجاز نہیں کہ انہیں معطل کرے۔ البتہ عوام الناس کو ہدایت ہے کہ وہ حاکمِ وقت تک حتی الوسع کوئی واجب تعزیر جرم نہ پہنچائیں۔ اگر پہنچ جائے تو کسی شخص کی سفارش بھی حرام ہو گی۔ سفارش کرنے والا اور جس کے پاس مسئلہ پہنچ جائے اور پھر وہ سفارش قبول کرلے اور وہ مجرم جس کے لیے سفارش ہو سب لعنتی گنے جائیں گے ہاں اقبالی جرم ہیں (بشرطیکہ قتل وغیرہ نہ ہو) اگر وہ اپنے اقبالِ جرم سے باز آجائے یا سزا کے وقت رستہ میں بھاگ جائے تو بھی حد دور کر دی جائے گی۔ اسی طرح اگر کوئی شبہ ایسا واقع ہو جائے جس سے جرم کی حیثیت مشتبہ ہو جائے مثلاً زنا میں جبر و اکراہ ثابت ہو جائے، چوری میں قحط، بھوک یا اپنائیت کا شبہ پیدا ہو جائے یا اوّل الذکر میں لاعلمی ثابت ہو جائے یا شراب وغیرہ میں بھی کوئی شبہ جبر و اکراہ کا پایا جائے تو حد کو روکا جا سکتا ہے۔ اور جب تک کوئی جرم "محد" کی ـــ حد تک ثابت نہ ہو سکے تو "حد" کی حد تک اس میں سزا نہیں دی جا سکتی اور ایسے مواقع پر عادی لوگوں کو زیادہ سے زیادہ حد سے کم تک سزا دی جا سکتی ہے۔ لیکن شریف اور سادہ لوگوں کو کسی وقتی ٹھوکر پر (جو "حد" کی حد تک نہ پہنچے) تعزیر سے مستثنیٰ قرار دیا جا سکتا ہے۔ بعض[1] جرائم، جرائم کا رستہ ہموار کرتے ہیں۔ یا جرائم کی انتہا ہونے سے قبل ہی ختم ہو جاتے ہیں۔ ان کے لیے تعزیر کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔ اور جب[2] اپنی حد تک پہنچ جاتے ہیں تو ان کی تعزیر و عقوبت بھی حد کہلاتی ہے۔

اول الذکر میں حاکم وقت کو اختیار ہوتا ہے۔

(i) چند ایک چھڑیاں لگائے جو بعض علمائے تحقیق کے ہاں دس سے زیادہ ماری نہیں جا سکتیں۔

(ii) اگر اس سے نوعیتِ جرم بڑھ کر ہو توان کے نزدیک یہ سزا بار بار دی جا سکتی ہے۔ جب کہ دوسروں کے نزدیک کسی مقررہ سزا سے ایک دو کم ہوں تب بھی ایک قسط میں سزا دی جا سکتی ہے۔

(iii) بعض ایسی سزائیں ہوتی ہیں۔ جن میں حاکم وقت سے بغاوت سے لے کر فساد فی الارض مثلاً ڈاکہ یا قتلِ عوام ———— ایسے موقعوں پر اجازت ہے کہ حاکم وقت،

جلا وطنی کی سزا دے دے

(iv) دایاں ہاتھ اور بایاں پاؤں یا بایاں ہاتھ اور داہنا پاؤں کاٹ دے۔

(v) کسی بھی سخت آلے یا طریقے سے عبرتناک موت کی سزا دے دے۔

(vi) یا سولی پر چڑھا دے دغیرہ وغیرہ کوئی بھی سزا دے سکتا ہے۔ ہاں اگر بحالتِ احرام یا حدودِ حرم میں شکار کھیلے تو آئندہ ایسی حرکت نہ کرنے کے وعدے پر وہ مالی تعزیر سے ہی چھوٹ سکتا ہے۔ کہ اس کے مماثل پالتو جانور جو کہ دو اصحاب الرآئ علماء کے متفقہ فیصلہ سے طے پائے اسے اللہ تعالیٰ کے نام پر ذبح کیا جائے۔

بعض جرائم ایسے ہوتے ہیں کہ ان کے بارے میں مسلمانوں کو خود محاسبہ کی دعوت دی گئی ہے۔

مثلاً (۱) قسم جھوٹی ہو جانے پر اجازت ہے کہ اپنا خود محاسبہ کرے یا تو ایک غلام آزاد کرے یا (۲) دس مسکینوں کے کپڑے دے یا دس مسکینوں کو کھانا کھلائے اگر وہ اس کی طاقت نہ رکھتا ہو تو تین روزے رکھے۔

(۲) قتلِ عمد کے بدلے میں قتل ہے۔ اِلا یہ کہ دیت لے کر مقتول کے وارث چھوڑ دیں۔ یا بالکل ہی معاف کر دیں۔ قتل شبہ العمد میں قتل تو نہیں البتہ ، دیت کے سو اونٹوں میں سے چالیس اونٹنیوں کا حاملہ ہونا ضروری ہے۔ جب کہ خطا محض میں صرف سو اونٹ ہیں لیکن ساتھ ہی دو ماہ کے پے در پے روزے بھی رکھنا فرض ہیں۔ اور یہ روزے خود محاسبہ کے لیئے مقرر کیئے گیئے ہیں کہ دیت تو گورنمنٹ کے ذریعے اس سے بھی اور اس کے لواحقین کے ذریعے تین سال کی قسطوں میں ادا ہو گی اِلّا یہ کہ مقتول کے وارث معاف کر دیں۔ اور اگر وہ معاف نہ کریں اور قاتل کے لواحقین بھی طاقت نہ رکھتے ہوں تو صدقہ مانگ مانگ کر بھی دیت ادا کرنا ہو گی۔ مگر اس کا دو ماہ تک متواتر روزے رکھنا جس کا علم صرف اسے اور اس کے خدا کو ہو گا یہ محاسبۂ نفس کی اعلیٰ اور شدید ترین مثال ہے۔

(۳) اسی طرح جو شخص اپنی بیوی کو ماں کہہ بیٹھے اور پھر اسے دوبارہ بیوی کے طور پر رکھنا چاہے تو غلام آزاد کرے۔ اگر نہ ہو سکے تو دو ماہ کے پے در پے روزے رکھے اور اگر نہ ہو سکے تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے اور یہ تمام چیزیں بھی خود احتسابی کی ہی شکل ہیں۔

(۴) خاوند بیوی کے تعلقات، ان کے درمیان ہونے والے واقعات

حیض، نفاس، طلاق اور عدت وغیرہ پر نکلنے والے شرعی احکام سے خدا خوفی کرتے ہوئے ازخود حلال وحرام کی حدود کی حفاظت پر محاسبہ نفس بہت بڑا امتحان بھی ہے۔ بصورت حیض جماع کرنے کی صورت میں مالی تعزیر بھی خود محاسبہ کی بھی اعلیٰ مثال ہے

(نوٹ) مالی عقوبتوں میں کوئی چیز بھی گورنمنٹ کے کھاتے میں نہیں جاتی۔ سب کی سب معاشرتی سزائیں ہیں۔ جن کا ذکر کرنا بھی ضروری نہیں البتہ طلاق ورجوع کے مسائل پہ گواہی لازمی ہے۔ اسی طرح فرض صدقات یعنی زکواۃ وغیرہ کی ادائیگی میں کوئی شخص مسلسل نادھندہ ہو تو اس کی تعزیر میں زکاۃ اور ہونے والی تعزیری مالی عقوبت بھی بیت المال میں جائے گی

## شرابی کی تعزیر

میں بدنی سزا ہے۔ دورِ نبوت میں کبھی مختلف آلاتِ ضرب سے اور کبھی صرف کوڑوں سے بھی سزا کا ذکر ملتا ہے۔ لیکن عام روایات پہلی قسم سے متعلق ہیں۔ باقاعدہ عددِ ضربات کا اندازہ لگایا گیا تو تمام کے نزدیک بالاتفاق چالیس عدد کے قریب شمار ہوئی اور آلہ ضرب[۱]

---

[۱] آلہ ضرب مقرر ہونے کی وجہ یہ تھی کہ جب ہر آدمی کو اختیار ہو کہ جو چاہے مارے تو دشمن ایسی چیز بھی مار سکتا ہے جس سے موت واقع ہو جائے اس لیئے سب لوگوں کو مارنے سے بھی منع کر دیا اور آلہ ضرب بھی مقرر کر دیا اور اس کی حیثیت اور کیفیت بھی مقرر کر دی تفصیل کیلئے دیکھیں دوسرا باب دوسری فصل حدیث نمبر ۱، ۲۳، ۵۸) مزید کوڑے کی

بھی مقرر کر دیا گیا۔ اس کی کیا وجہ تھی اس کا ذکر بھی انشاء اللہ آئندہ صفحات میں آرہا ہے۔ بعد ازاں اس عدد میں اضافہ کی ضرورت پیش ہوئی صحابہ کرام نے اتفاق رائے سے ایک اضافہ پاس کیا جسے اکثر حالات میں تو قبول کیا گیا لیکن خصوصی حالات میں اس اضافے پر عمل بھی نہیں ہوا اور بعض ائمہ ہدایت نے اسے وقتی تعزیر سمجھ کر دائمی عقوبت ماننے سے انکار کر دیا لہذا ان کے نزدیک یہ عدد چالیس ہی معتبر ہے۔ تاہم آئندہ صفحات میں بالتفصیل ذکر آرہا ہے۔ کہ شرابی کی بدنی تعزیر کیا ہے۔؟ اور آلۂ ضرب کیا مقرر ہوا؟ اور جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کے دور میں آلۂ ضرب متعین نہیں ہوا تھا تو اسے متعین کیوں کیا گیا؟ اور آلۂ ضرب کیسا ہونا چاہیے؟ مارنے والے کی حالت اور کیفیت کیسی ہو؟ اور جسے مار پڑے اس کے لیئے کون سی کیفیت ضروری ہے؟

اور دنیا میں مار پڑنے کا آخرت کے ساتھ کیا تعلق ہے؟ کیا آخرت میں دوبارہ سزا ملے گی؟ یا کہ معافی مل جائے گی اور کون سی سزا بہتر ہے دنیا کی یا آخرت کی؟

اور بالخصوص شرابی کے لیئے جیسے حرمت کے مراحل تھے اسی طرح اس کے لیئے لسانی کلمات زجر و توبیخ بھی مختلف نوعیتوں کے ہیں۔ بہر حال آئندہ صفحات میں انشاء اللہ شرح و بسط کے ساتھ اس

---

حاشیہ صفحہ سابقہ: تفصیل کیلئے دیکھیں۔ دوسرا باب دوسری فصل احادیث نمبر ۴۱ سے ۴۹ تک، ان میں مارنے کے طریقے، مارنے والے اور مجرم دونوں کی کیفیت معلوم ہوتی ہے۔ ۱۲۔ عبدالسلام کیلانی عفی اللہ عنہ

**بہر سیر حاصل بحث کی تو جا رہی ہے تاہم انسان غلطی کا پتلا اور نسیان کا مرکب ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ**

اللھم ارنا الحق حقا وارزقنا اتباعہ وارنا الباطل باطلا وارزقنا اجتنابہ۔

آمین!

دوسری فصل

# شراب کی حد کے متعلق تعزیری واقعات

آئندہ صفحات میں کنز العمال اور الدر المنثور کے علاوہ مصنّف عبدالرزاق کے حوالہ جات سے شراب کی حد کے بارے میں جملہ روایات کو جمع کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ جن میں رسولِ اکرمؐ اور خلفائے اربعہ کے واقعات کو ذکر کیا گیا ہے۔ تاکہ لوگوں کو پتہ چل جائے کہ اسلامی حکومت کی بنیاد میں شراب پینے کی کیا سزا مقرر کر دی گئی تھی۔ واللہ الموفق لما یحبہ ویرضاہ۔

(۱) حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم نے شراب میں چالیس جوتے مارے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جوتے کی جگہ کوڑے مقرر فرما دیئے (ابنِ ابی شیبہ الکنز ج ۵ ص ۸۳م)

(۲) حسن (البصری علیہ الرحمۃ) کا کہنا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ نے کہا کہ میرا ارادہ ہوا کہ میں لوگوں کو اکٹھا کروں اور یہ تحریر لکھوں "یہ ہے وہ چیز جس پر عمر (رضی اللہ عنہ) کی گواہی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم نے شراب میں کوڑے لگائے" (ابنِ جریر الکنز ج ۵ ص ۸۷م)

(۳) حسنؒ کا ہی کہنا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ارادہ بنا کہ وہ قرآن مجید کے کاغذات میں یہ بھی لکھ دیں کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم نے شراب میں اسّی[۱] (کوڑے) مارے اور اہل عراق کے لیئے ذات

---

[۱] اسّی مارے۔ اگر یہ روایات صحیح ہیں تو اس کی تبین توجیہیں ہو

عرق مقرر فرمایا۔ (عبدالرزاق الکنز ج ۵ ص ۴۷۳)

(۴) حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہی کہنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وصحبہ وسلم نے شراب میں اسّی مارے۔ (طبرانی فی الاوسط) (الکنز ج ۵ ص ۴۷۴)

حضرت حسن بصریؒ سے ہی مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب میں اسّی مارے (عبدالرزاق ج ۷ ص ۳۸۹)

(۵) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وصحبہ وسلم کے پاس ایک آدمی لایا گیا جس نے شراب پی رکھی تھی تو اسے دو چھڑیوں سے چالیس کے قریب مارا پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بھی اسی پر عمل کیا۔ جب عمر رضی اللہ عنہ آئے تو انہوں نے لوگوں سے مشورہ کیا تو عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے کہا کہ سب سے خفیف حد (مقررشدہ) اسّی ہیں تو انہوں نے اس پر عمل کیا۔ (ابن جریر۔ الکنز ج ۵ ص ۴۸۶)

(۶) ازھر بن عبد بن عوف زہری رضی اللہ عنہ کا کہنا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وصحبہ وسلم کے پاس ایک شرابی لایا گیا اس وقت آپؐ خیبر میں تھے تو آپؐ نے اس کے منہ پر مٹی کی مٹھی دے ماری۔ پھر ساتھیوں کو حکم دیا کہ اسے مارو انہوں نے اسے جوتوں سے مارا اور ہر اس چیز سے بھی جو ان کے ہاتھ لگی۔ حتیٰ کہ فرمایا کہ بس کرو تو انہوں نے بس کر دیا تو رسول اکرم

---

حاشیہ صفحہ سابقہ ۳ ہو سکتی ہیں۔ پہلی یہ کہ یا تو آلہ خفیف ہوتا تو اسی مارتے ورنہ چالیس مارتے دوسری یہ کہ عادی مجرم ہوتا تو اسّی مارتے ورنہ چالیس تیسری یہ کہ دو شاخہ چھڑی سے مارتے تو گننے والے اسّی بھی گن لیتے اور کبھی چالیس بھی۔ (۱۲ عبدالسلام کیلانی عفی اللہ عنہ)

صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کی وفات ہوئی تو آپؐ کا یہی طریقہ تھا۔ پھر ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے شراب میں چالیس کوڑے مارے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے شروع خلافت میں چالیس مارے۔ پھر آخر خلافت میں اسّی مارے۔ (طبرانی فی الکبیر وابونعیم) (الکنز ج ۵ ص ۴۸۵۔۴۸۶)

(۷) ابوساسان رقاشی حصین بن المنذر کا بیان ہے کہ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ولید بن عقبہ کو اس حالت میں لایا گیا کہ اس نے شراب پی رکھی تھی اور گواہی عمران بن ابان کی تھی۔ اور ایک اور آدمی۔ حضرت عثمان نے حضرت علی کو حکم دیا کہ اس پر حد قائم کرو تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عبداللہ بن جعفر (اپنے بھتیجے) کو حکم دیا کہ وہ کوڑے ماریں، تو وہ کوڑے مارنے لگے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ گن رہے تھے حتی کہ چالیس مار دیئے تو فرمایا کہ بس کرو۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چالیس کوڑے مارے۔ ابوبکر (صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ) نے چالیس مارے۔ عمر (بن الخطاب رضی اللہ عنہ) نے اسّی پورے کر دیئے۔ اور ہر کام سنت ہے۔ اور یہ (چالیس) مجھے زیادہ پسند ہے۔ (طبرانی فی الکبیر، عبدالرزاق، احمد، مسلم ابوداؤد، نسائی، دارمی، ابن جریر، ابوعوانہ، طحاوی، دارقطنی اور بیہقی، الکنز ج ۵ ص ۴۸۳۔۴۸۴)

(۸) زہری علیہ الرحمۃ کا بیان ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم نے شراب میں کوئی حد مقرر نہیں فرمائی حتی کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے چالیس مقرر فرمائے پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسّی مقرر کر دیئے۔ پھر حضرت عثمان نے اسّی بھی مارے اور چالیس بھی اگر کوئی عادی شرابی لایا جاتا تو اسے اسّی مارتے اور اگر ایسا آدمی لایا جاتا جس سے کوئی ٹھوکر سرزد ہوئی ہو تو

چالیس مارے۔ (اسحاق بن راہویہ۔ الکنز ج ۵ ص ۴۸۳) (نیز ملاحظہ فرمائیں حدیث نمبر ۵۹)

(۹) حضرت انس رضی اللہ عنہ کا کہنا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم نے شراب میں چھڑیوں اور جوتوں کے ساتھ مارا پھر ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے چالیس کوڑے لگائے۔ جب عمر رضی اللہ عنہ آئے۔ اور لوگ ٹھٹوں اور دیہات کے قریب ہو گئے تو پوچھا کہ تمہارا حد خمر کے بارے میں کیا خیال ہے تو حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرا خیال ہے کہ آپ اسے سب سے خفیف حد کی طرح شمار کرلیں، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسّی کوڑے لگائے۔ (ابن جریر)

(۱۰) عبید بن عمیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ شرابی کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کے زمانے میں مارا جاتا۔ ہاتھوں سے مارتے اور جوتوں سے بھی مرمت کرتے۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا دور آیا تو ڈر پیدا ہوا کہ آدمی کو قتل نہ کردیا جائے تو انہوں نے چالیس مارے۔ جب دیکھا کہ باز نہیں آرہا ہے تو انہیں اسّی مارے پھر ٹھہر گئے اور فرمایا کہ یہ کم سے کم حد ہے (مقابلہ کریں ۵۸ اور ۳۳ سے)

(۱۱) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ شرابی لوگوں کو عہد نبوت میں ہاتھوں، جوتوں اور ڈنڈوں سے مارا جاتا حتیٰ کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم فوت ہو گئے تو ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دور میں شرابی تعداد میں زیادہ تھے بہ نسبت اس تعداد کے جو کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں تھی۔ تو ابوبکر رضی اللہ عنہ کہنے لگے کہ کاش ہم ان کے لیے کوئی حد مقرر کر لیتے تو انہوں نے اندازہ لگایا کہ رسول اکرم صلی اللہ

علیہ وسلم کے عہد میں کس قدر انہیں مارا جاتا تھا۔ (تو اندازہ ہوا کہ چالیس تک مارا جاتا) تو ابوبکر رضی اللہ عنہ انہیں چالیس تک مارتے حتیٰ کہ فوت ہو گئے تو ان کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ آئے تو انہوں نے بھی اسی طرح چالیس مارے۔ مہاجرین اولین میں سے ایک آدمی لایا گیا۔۔۔۔۔۔ حدیث طویل ہے۔

(ابو الشیخ وابن مردویہ والحاکم والبیہقی۔ فی السنن الکبری کتاب الاشربہ ج ۸ ص ۳۲۰) (الکنز مع الحاشیہ ج ۵ ص ۴۸۲)

(۱۲) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا کہنا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب میں کوئی حد مقرر نہیں فرمائی تو ایک آدمی نے شراب پی لی کسی نے دیکھا کہ وہ گلی میں لڑکھڑا رہا ہے۔ اسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لیجایا گیا[1] تو آپ نے حکم دیا کہ اسے کوڑے لگائے جائیں

---

[1] یہی حدیث ابوداؤد میں مذکور ہے اس میں یہ الفاظ ہیں: وہ اس حالت میں ملا کہ وہ گلی میں لڑکھڑا رہا تھا اسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ کے پاس لیجایا گیا جب حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے گھر کے پاس پہنچا تو بھاگ کھڑا ہوا تو حضرت عباس پر جا داخل ہوا تو انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا تو آپ ہنس پڑے اور کہا کیا اس نے ایسا کرلیا اور اس میں کوئی حکم نہیں دیا۔ (بحوالہ جمع الفوائد ص ۲۰۵ من غیر التعلیق)

اگر وہ دونوں روایات محفوظ ہوں تو معنی یہ ہے کہ اس آدمی نے بھاگ کر جو اپنی جان بچالی تو گویا اس نے شراب کے بارے جو عملی دلیل لڑکھڑانے کی دی تھی اس متضاد دلیل عملی بھی پیش کردی اس لیئے اب اسے حد لگانے:

جب وہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے گھر کے قریب پہنچا بھاگ گیا اور حضرت عباس سے پیچھے سے جا چمٹا تو اس بات کا ذکر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوا تو آپ ہنس پڑے۔ اور فرمایا کیا اس نے ایسا کر لیا ہے۔ اور اس کے بارے میں مزید سوال نہیں کیا۔ (ابن جریر۔ البیہقی فی السنن الکبری کتاب الاشربہ والحد فیہا ج ۸ ص ۳۱۵ وقولہ لم یقت یعنی لم یوقتہ لفظاً وقد وقتہ فعلا اا لکنز ج ۵ ص ۴۸۹-۴۹۰)

(۱۳) عن یحیی بن ابی کثیر قال اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم برجل شرب الخمر فامر النبی صلی اللہ علیہ وسلم من کان عندہ تضربہ کل واحد منھم ضربتین بنعلہ اوسوطہ او ما کان فی یدہ وھو حینئذ عشرون رجلا او قریبہ (عبد الرزاق ج ۷ ص ۳۷۶-۳۷۷)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی لایا گیا جس نے شراب پی ہوئی تھی۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو پاس ہی بیٹھے تھے ان کو حکم دیا تو ہر ایک نے دو دو مارے کسی نے جوتا چلایا کسی نے کوڑا لگایا کسی نے جو ہاتھ میں آیا مار دیا۔ اور وہ اس روز بیس آدمی یا اس کے قریب تھے (الکنز ج ۵ ص ۴۹۷)

(۱۴) حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں کسی شخص پر حد نہیں لگاتا کہ وہ مر جائے تو اس کا مجھے فکر دامن گیر ہو البتہ شرابی اگر سزا میں مر جائے تو میں اس کی دیت دوں گا اس وجہ سے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے

---

بقیہ حاشیہ صفحہ سابقہ :- کا کوئی جواز نہ تھا۔ اور اگر ابو داؤد والی روایت ہی محفوظ ہو تو مسئلہ یہ بنا کہ حاکم وقت کے پاس پہنچنے سے پہلے وہ بھاگ گیا اور جرم ثابت نہ ہو سکا۔

مقرر نہیں فرمایا۔ (عبدالرزاق ج ۷ ص ۳۸۷) (البخاری ومسلم ایضاً حاشیہ عبدالرزاق) (جمع الفوائد میں ابوداؤد کی طرف بھی منسوب ہے۔ دیکھیں بغیر تعلیق ص ۲۰۵)

(۱۵) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حد صرف اس جرم پر لگائی جائے گی جس سے صرف عقل چھن جائے۔ (ابن ابی شیبہ الکنز ج ۵ ص ۳۷۴)

(۱۶) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جو شخص تھوڑی یا بہت شراب پی لے اس کو حد لگائی جائے گی۔ (ابن ابی شیبہ الکنز ج ۵ ص ۳۷۴)

(۱۷) عبداللہ بن ابی ملیکہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ رات کو اجنادین میں باہر نکلے تو ایک آدمی کو نشہ میں دیکھا تو اسے لے کر ابن ملیکہ کا دروازہ کھٹکھٹایا انہیں حدیں قائم کرنے کے لیئے مقرر کیا ہوا تھا تو کہا کہ جب صبح ہو تو اسے حد لگا دینا۔ (عبدالرزاق) (الکنز ج ۵ ص ۳۷۴)

(۱۸) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے شراب کے بارے میں لوگوں سے مشورہ کیا کہ جو پی لے (اس کے متعلق کیا کیا جائے؟) تو انہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہماری رائے یہ ہے کہ آپ اسے اسّی کوڑے لگائیں۔ کیونکہ وہ جب شراب پیئے گا تو مدہوش ہوگا اور جب مدہوش ہو ہذیان بکے گا اور جب ہذیان بکے گا تو افتراء لگائے گا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے شراب میں اسّی کوڑے لگا دیئے۔ (مالک، عبدالرزاق عن عکرمہ) (الکنز ج ۵ ص ۳۷۴)

(۱۹) عبداللہ بن ابی الہذیل کا کہنا ہے کہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا تھا تو ایک نشہ میں چور بوڑھا رمضان میں لایا گیا تو کہنے لگے کہ تمہاری ناسوں کا ناس ہو تمہاری خرابی ہو کیا رمضان میں؟ اور

ہمارے بچے تو روزے سے ہیں تو اسے اسّی مارے اور شام کو ملک بدر کر دیا۔ (عبدالرزاق، ابو عبید فی الغریب، ابن سعد، ابن جریر اور بیہقی کنز العمال ج ۵ ص ۴۷۴)

(۲۰) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی پر حد لگا دی جب کہ وہ مرض میں تھا اور کہا کہ مجھے ڈر ہے کہ کہیں یہ حد لگنے سے پہلے مر نہ جائے۔

(مسدد، ابن جریر) [1]

(۲۱) علاء بن بدر کا کہنا ہے کہ ایک آدمی نے شراب یا طلاء پیا ہیثم کو شک ہوا ہے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس لایا گیا تو کہنے لگا کہ میں نے حلال ہی تو پیا ہے۔ تو کہنے لگے کہ اس کا جواب میرے نزدیک اس کے عمل سے بھی بدتر ہے۔ لوگوں سے مشورہ کیا تو انہوں نے کہا کہ اسے اسّی درے مارے جائیں۔ تو اس کے بعد سنت بن گئی۔ (مسدد) (الکنز ج ۵ ص ۴۷۵)

(۲۲) سائب بن یزید کا کہنا ہے کہ وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس اس حالت میں آئے کہ وہ کسی کو شراب کی بدبو آنے [2] کی وجہ سے کوڑے

---

[1] تو معلوم ہوا کہ مرض کی حالت میں بھی اگر حد لگا سکتا ہو تو لگا دے تاکہ روز قیامت یا اس سے قبل وہ پہلے کسی مقام پر قابلِ مواخذہ نہ ہو اور آخرت اور قبر کے عذاب سے بچ جائے۔

[2] شراب پینے کی علامات ظاہر ہونے پر بعض لوگ کیس بنا لیتے تھے اور حاکم وقت کے لیئے ضروری ہو جاتا کہ اسے سزا دے جن میں شراب کی بدبو، قے (جیسا کہ حدیث نمبر ۲۲، ۲۳، ۴، ۵ ہے) دماغ آؤٹ ہونا (دیکھئے حدیث

مار رہے تھے۔ تو اس کو مکمل حد کے کوڑے لگائے۔ (عبدالرزاق وابن وہب وابنِ جریر، الکنز ج ۵ ص ۵۷۴)

(۲۳) اسمٰعیل بن امیہ کا بیان ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب کسی آدمی سے شراب کی بدبو پاتے اگر وہ عادی شرابی ہوتا تو اسے (چند) کوڑے لگا دیتے۔ اگر وہ عادی نہ ہوتا تو اسے چھوڑ دیتے۔ (عبدالرزاق۔ الکنز ج ۵ ص ۴۷۵)

(۲۴) یعلی بن اُمیہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ ہم ایسے علاقے میں ہیں جس میں شراب بکثرت پائی جاتی ہے تو ہم اسے کیسے کوڑے لگائیں؟ تو جواب میں کہا کہ جب اس سے سورۃ فاتحہ پڑھوائی جائے تو نہ پڑھ سکے۔ ادر اگر اس کی چادر دوسری چادروں میں پھینک دی جائے تو اسے پہچان نہ سکے۔ (عبدالرزاق۔ الکنز ج ۵ ص ۵۷۴)

(۲۵) ابن المسیب کا کہنا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابوبکر بن امیہ بن خلف کو شراب کے سلسلے میں خیبر تک وطن بدر کر دیا۔ تو وہ شاہِ روم ہرقل کے ساتھ مل گیا اور نصرانی ہو گیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں اس کے بعد کسی مسلمان کو ملک بدر نہیں کروں گا۔ (عبدالرزاق۔ الکنز ج ۵ ص ۴۷۶)۔ (نوٹ) نسائی ج ۲ ص ۳۳۱ میں اس کا نام ربیعہ مذکور ہے گویا ابوبکر اس کی کنیت ہے۔

(۲۶) اسمٰعیل بن اُمیہ کا کہنا ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ

---

حاشیہ صفحہ سابقہ: نمبر ۲۴) اعتراف (دیکھئے حدیث نمبر ۲۸) شراب کی سُو تے کرے (حدیث نمبر ۳۸) لڑکھڑانا (دیکھئے حدیث نمبر ۱۲) مدہوش ہونا (دیکھئے حدیث نمبر ۵۲) اور بہکی بہکی باتیں کرنا (دیکھئے حدیث نمبر ۴۵)۔

جب رمضان میں کسی شرابی کو پاتے تو حد لگا کر علاقے سے بھی نکال دیتے۔

(عبدالرزاق)

(۲۷) سیف بن عمر، ربیع، ابو مجالد، ابو عثمان اور ابو حارثہ کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ ابو عبیدہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ بعض مسلمان جن میں ضرار (بن ازور)[1] اور ابو جندل بھی ہیں۔ انھوں نے شراب تک رسائی حاصل کر لی ہے۔ جب ہم نے پوچھا تو کہنے لگے اللہ تعالیٰ نے ہمیں اختیار دیا ہے۔ جسے ہم نے اختیار کر لیا اس نے ہم سے یہ تو پوچھا ہے کہ فهل انتم منتهون اور حتمی فیصلہ نہیں دیا۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواباً لکھا کہ یہ چیز ہمارے اور ان کے درمیان ہے۔ (یعنی آیت ہی ہمارے اور ان کے درمیان فیصل ہے) اللہ تعالیٰ نے پوچھا فهل انتم منتهون کیا تم باز آنے والے ہو اس کا معنی یہ ہے کہ باز آجاؤ۔"

"اور لوگوں کو جمع کیا تو سب نے فیصلہ دیا کہ وہ اس میں اسی کوڑے لگائیں بشرطیکہ وہ مر نہ جائیں۔ اگر وہ پھر بھی یہی معنی کریں (تو فبھا) ورنہ قتل کر دیئے جائیں اور یہ بھی کہا کہ جو شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کی تفسیر کی تاویل کرے اور اسے سزا اور قتل دونوں کی دھمکی دی جائے۔"

تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابو عبیدہ کو خط لکھا کہ "انہیں بلاؤ۔ اگر وہ کہیں کہ شراب حلال ہے تو انہیں قتل کر دو۔ اگر وہ کہیں کہ یہ حرام ہے تو انہیں اسی کوڑے لگاؤ۔"

---

(۱) روایت نمبر ۲۹ دیکھیں۔ (یہی فصل)

تو حضرت ابو عبیدہ (بن الجراح) رضی اللہ عنہ نے انہیں پیغام بھیجا اور سب لوگوں کی موجودگی میں پوچھا (کہ) (شراب کا کیا حکم ہے۔؟) تو انہوں نے سب نے کہا کہ حرام ہے۔ تو انہیں اسی درے لگا دیئے۔

(جب انہیں درے لگ گئے اور (وہ) اپنی حجت بازی پر نادم ہوئے تو (حضرت ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ) نے فرمایا کہ اے اہل شام تم میں کوئی حادثہ پیش آنے والا ہے۔ تو اس کے بعد عام الرمادہ کا قحط شروع ہو گیا

علامت نون کی ہے۔ یعنی نسائی کی لیکن مجتبیٰ[1] میں یہ حدیث میں نے نہیں دیکھی ممکن ہے کبریٰ[2] میں سے یہ احادیث لی گئی ہوں۔ (الکنز ج ۵ ص ۱۴۴)

(۲۸) ابن ابی شیبہ اور ابن المنذر نے محارب بن دثار کے حوالے سے ذکر کیا ہے کہ بعض لوگوں نے جو کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت سے مشرف تھے انہوں نے شام میں شراب پی لی یزید بن ابی سفیان نے انہیں پوچھا کیا تم نے شراب پی ہے؟ انہوں نے کہا کہ ہاں اس وجہ سے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ لیس علی الذین امنوا وعملوا الصلحت جناح فیما طعموا۔ الآیۃ

مومنوں اور نیک عمل کرنے والوں پر ان کے چکھنے کا کوئی گناہ نہیں حتیٰ کہ آیت مکمل طور پر پڑھ لی۔ تو یزید بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ نے ان کے بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو لکھ بھیجا تو انہوں نے جواب میں لکھا کہ اگر تمہیں میرا یہ خط دن کو آئے تو رات کا انتظار نہ کرنا اور اگر رات کو آئے تو صبح تک انتظار نہ کرنا بلکہ انہیں میری طرف بھیج دینا ایسا نہ ہو کہ اللہ تعالیٰ کے بندوں کو فتنے میں ڈال دیں۔ تو یزید بن ابی سفیان نے انہیں

---

[1] یعنی نسائی شریف جو کہ صحاح ستہ میں شامل ہے۔

[2] امام نسائی کی حدیث پر ایک اور کتاب جو سنائی شریف سے بھی بڑی ہے (ع۔ر)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف بھیج دیا۔ جب وہ حضرت عمر رضی اللہ کے پاس پہنچے تو پوچھا کہ کیا تم نے شراب پی ہے۔ جواب دیا کہ ہاں پی تو آپ نے یہ آیت پڑھی۔

انما الخمر والمیسر الخ الایۃ کہ شراب اور جوا، بت، تیر فالوں کے شیطانی عمل کی نجاست ہیں۔ ان سے بچ جاؤ تاکہ تمہیں کامیابی نصیب ہو۔ انہوں نے کہا کہ اس سے اگلی آیت پڑھو۔ لیس علی الذین امنوا وعملوا الصلحت جناح فیما طعموا۔ الایۃ۔

تو راوی کا بیان ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے مشورہ کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ تمہاری کیا رائے ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ میرا تو خیال ہے کہ انہوں نے اللہ کے دین میں ایسی چیز ایجاد کر لی ہے۔ جس کی اللہ تعالیٰ نے اجازت نہیں دی۔ اگر وہ اسے حلال کہتے ہیں تو انہیں قتل کر دو کیونکہ انہوں نے حرام کو حلال کر رکھا ہے۔ اور اگر وہ اسے حرام کہتے ہیں تو انہیں اسی اسی کوڑے لگا دو کیونکہ انہوں نے (غلط تفسیر کر کے) اللہ تعالیٰ پر الزام لگایا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایک دوسرے پر الزام لگانے والے کی سزا کی خبر دے رکھی ہے۔

راوی کا بیان ہے کہ انہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسی اسی کوڑے لگائے۔ (الدر المنثور ج ۲ ص ۳۲۱۔۳۲۲)

(۲۹) حکم بن عیینۃ اور شبلی کا کہنا ہے کہ جب ابو عبیدہ رض نے ابو جندل اور ضرار بن ازور کے بارے میں لکھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو اکٹھا کیا اور ان سے مشورہ کیا اس کے بعد سارا واقعہ بیان کیا۔ تو سب نے بالاتفاق یہ فیصلہ دیا کہ انہیں شراب پینے اور مشروبات سے مستی حاصل کرنے کی وجہ سے بہتان کی حد لگائی جائے اگر کوئی اس سزا میں مر جائے

تو بیت المال سے اس کی دیت ادا کر دی جائے کیونکہ چیز (ہی ایسی) ہے۔
(ابن عساکر، الکنز ج ۵ ص ۴۷۷)

(۳۰) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک قوم لائی گئی۔ جو شراب پینے میں مصروف تھے۔ ان میں ایک آدمی روزے دار بھی تھا۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں سزا دی کوڑے لگائے اور اسے بھی کوڑے لگا دیئے لوگوں نے کہا کہ یہ تو روزے دار تھا۔ فرمایا یہ ان کے ساتھ بیٹھا ہی کیوں؟
(لاحمد فی الاشربہ، نسائی۔ ہو سکتا ہے کہ سنن کبریٰ مراد ہو) (کنز العمال ج ۵ ص ۴۷۷)

(۳۱) عبد اللہ بن جراد کا کہنا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ شراب کی حد اسی درے ہیں۔ (ابن جریر)

(۳۲) وبرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ شراب کے سلسلے میں چالیس کوڑے سزا دیتے تھے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی چالیس کوڑے لگاتے تھے۔ تو مجھے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف بھیجا۔ میں آیا اور میں نے کہا

اے امیر المومنین! خالد نے مجھے آپ کی طرف بھیجا ہے۔ پوچھا کیوں بھیجا؟

میں نے عرض کی کہ لوگوں نے (شراب کی) سزا کو حقیر سمجھ رکھا ہے، اور شراب میں منہمک ہو چکے ہیں۔ آپ کی کیا رائے ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے گرد بیٹھے ہوئے لوگوں سے پوچھا تمہاری کیا رائے ہے۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا ہماری رائے ہے۔ (کہ) اسی کوڑے (لگائے جائیں)

تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس مشورے کو قبول کر لیا۔ تو حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ پہلے شخص تھے جنہوں نے اسّی کوڑے لگائے اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کئی لوگوں کو کوڑے (اسّی کوڑے) لگائے۔

(ابنِ وہب، ابنِ جریر، بیہقی کتاب الاشربہ ج ۸ ص ۳۲۰، الکنز مع الحاشیہ ج ۵ ص ۴۷۸)

(۳۳) (مقابلہ کریں نمبر ۱۔ سے)
شعبی علیہ الرحمتہ کا بیان ہے کہ جب کوئی شخص شراب پیتا تو یہ مکّے دے مارتا اور یہ بھی مکّے مارنے لگ جاتا۔ جب لوگ زیادہ ہو گئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ لوگ تو زیادہ ہو گئے ہیں۔ اگر سب لوگ اسے مکّے مارنے لگ جائیں تو قتل کر دیں گے تو حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے اشارہ کیا کہ قرآن مجید پر الزام لگایا گیا ہے۔ اسے (شرابی کو) بہتان تراش کی حد لگائی جائے تو انہوں نے اسّی کوڑے شروع کر دیئے۔ (ابن جریر)

(۳۴) نجدہ حنفی کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا کہ شراب کی سزا کیسی تھی تو کہنے لگے کہ ہاتھوں اور جوتوں سے تو ہمیں ڈر پیدا ہو گیا کہ (ممکن ہے) کہ کوئی اس کا دشمن بھیڑ میں آجائے اور اسے قتل کر دے تو ہم نے اسے اعلانیہ طور پر کوڑوں کی سزا رکھ دی۔ (الکنز ج ۵ ص ۴۷۹)

(یہاں سے (دو بالعموم ؟) ورنہ بعض روایات گزر چکی ہیں۔ جن میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں بھی شرابی کو کوڑے لگائے گئے۔

اور یہ بھی کہیں آپؐ سے اسیّ کوڑے لگانے کا بھی ذکر ملتا ہے۔ وہ بھی بالعموم، تاہم یہ تفصیل سابقہ اوراق میں گزر چکی ہے۔)

(۳۵) یعقوب بن عتبہ کا بیان ہے کہ ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے وبرہ بن رومان کلبی علیہ الرحمۃ کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں روانہ کیا کہ شام میں لوگ شراب پینے میں پے در پے مصروف ہو رہے ہیں۔ اور میں نے انہیں چالیس کی سزا دی ہے اور میرے خیال میں یہ سزا انہیں ناکافی ہے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے مشورہ کیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرا خیال ہے کہ اسے بہتان کے جرم کے مطابق سمجھیں کیونکہ آدمی جب شراب پیتا ہے تو بک بک کرنے لگ جاتا ہے۔ اور جب بک بک کرتا ہے تو افتراء باندھتا ہے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ سزا نافذ کر دی اور ابو عبیدہ بن الجراحؓ کو لکھا تو انہوں نے شام میں یہ سزا دی۔ (ابن جریر) (الکنز ج ۵ ص ۴۸۰)

(نوٹ) موازنہ کریں ۳۲ نمبر سے

کہ اسی وبرہ کو حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے بھی بھیجا۔

معلوم ہوتا ہے کہ دونوں بزرگوں نے یہ بات مل کر کہی اس وقت تمام قیادت حضرت خالد کی تھی تو سزا بھی سب سے پہلے انہوں نے دی۔ بعد میں عام قیادت جب حضرت ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے ہاتھ آگئی تو انہوں نے بھی سزا دی لیکن اس وقت تک مدینہ منورہ میں بھی یہ سزا نافذ کر چکے تھے۔

(۳۶) حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے ابو محجن رضی اللہ عنہ کو شراب میں سات مرتبہ سزا دی۔ (ابن جریر۔ الکنز ج ۵ ص ۴۸۰)

(۳۷) قدامہ بن مظعون رضی اللہ عنہ کے واقعہ کے بارے میں جب انہیں کوڑے پڑے زیاد کہتے ہیں کہ علقمہ جو کہ خصی تھے کہنے لگے کہ قدامہ کو انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس پیش کیا تو پوچھا کہ گواہ کون ہے؟ تو علقمہ خصی کہنے لگے کہ میں گواہی دیتا ہوں۔ اگر آپ خصی کی گواہی قبول کریں تو عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے جہاں تک تمہارا معاملہ ہے تو قبول ہے۔ تو علقمہ کہنے لگے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اس نے شراب قے کی۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اس نے قے نہیں کی حتی کہ اسے پیا ہو۔

(ابن جریر۔ الکنز ج ۵ ص ۴۸۰)

(۳۸) محمد بن سیرین نے ایک لمبا واقعہ جارود کے بارے میں نقل کیا ہے بہرحال اس میں بھی علقمہ خصی کی گواہی پڑی۔ جس میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سزا دی۔ اور افسوس کیا کہ میں نے ایسے آدمی سے کیوں محبت کی؟۔

(۳۹) (مقابلہ کریں حدیث نمبر ا سے) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ۔

شرابیوں کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کے عہد میں ہاتھوں جوتوں اور ڈنڈوں سے مارا جاتا حتی کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کا انتقال ہو گیا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں ان کی تعداد رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کی زندگی میں ہونے والی تعداد سے زیادہ تھی۔ تو ابوبکر رضی اللہ عنہ کہنے لگے کاش کہ ہم ان کے لیئے کوئی حد مقرر کر لیتے۔ تو قصد کیا اس تعداد کے اندازے کا جس کی انہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں سزا ملا کرتی تھی تو ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ انہیں چالیس کوڑے مارنے تھے۔ حتی کہ فوت ہو گئے۔ پھر ان کے بعد عمر

رضی اللہ عنہ آئے تو انہوں نے بھی چالیس ہی کوڑے لگائے حتیٰ کہ مہاجرین اولین میں سے ایک آدمی اس گناہ میں پکڑا گیا اس نے شراب پی تو کوڑوں کا حکم دے دیا۔ تو وہ کہنے لگا کہ تم مجھے کیوں کوڑے مارتے ہو میرے اور تمہارے درمیان اللہ کی کتاب فیصلہ کرے گی۔ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ کونسی کتاب میں یہ لفظ پاتے ہو کہ میں تمہیں کوڑے نہ لگاؤں۔ تو جواب میں کہا کہ اللہ تعالیٰ اپنی کتاب میں فرماتے ہیں۔

لیس علی الذین امنوا وعملوا الصلحت جناح۔ الآیۃ (۵/۹۳)

کہنے لگا کہ میں ان لوگوں سے ہوں جو کہ ایمان لائے اور انہوں نے نیک کام کیے پھر انہوں نے تقویٰ اختیار کیا اور ایمان لائے پھر تقویٰ اختیار کیا اور نیکی کی، میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بدر میں شریک ہوا۔ احد میں شامل ہوا خندق میں بھی اور دوسرے مواقع پر بھی موجود تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے کہ کیا تم اس کی تردید نہیں کرتے کہ کیا کہہ رہا ہے۔؟

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہنے لگے کہ یہ آیت ان بزرگوں کے لیے معذرت پیش کر رہی ہے جو کہ گذر گئے اور جو باقی رہ گئے۔ ان پر یہ دلیل ہے۔

سلف کی معذرت ایسے کہ ان کی اللہ تعالیٰ سے اس حالت میں ملاقات ہوئی کہ ابھی ان پر شراب حرام نہیں ہوئی تھی۔ اور باقی لوگوں پر دلیل اس طرح کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یاایھا الذین امنوا انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشیطن فاجتنبوہ الآیۃ۔

(اے ایماندارو! سوائے اس کے نہیں کہ شراب، جوا، بت، تیر عمل شیطان کی نجاست ہیں۔ تو تم اس سے بچ جاؤ) آیت لمبی ہے ۔ پھر ساری آیت پڑھ کر سنادی ۔ اگر یہ شخص ان لوگوں میں سے جو کہ ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کیئے پھر انہوں نے تقویٰ کیا اور ایمان لائے پھر تقویٰ کیا اور نیکی کی (تو اسے معلوم ہونا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ نے شراب پینے سے منع فرما رکھا ہے۔)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تم نے صحیح تفسیر کی اور سچ کہا اب تمہاری کیا رائے ہے ۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کہنے لگے کہ ہمارا خیال ہے کہ جب شرابی پیتا ہے تو مدہوش ہو جاتا ہے۔ اور جب مدہوش ہو جاتا ہے تو ہذیان بکتا ہے ۔ اور جب ہذیان بکتا ہے تو الزام تراشی کرتا ہے ۔ اور بہتان باندھنے والے کی سزا اسی کوڑے ہیں ۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حکم دیا تو اسی کوڑے لگا دیئے گئے ۔ (الکنز ج ۵ ص ۴۸۲ - ۴۸۳) و (الدر المنثور ج ۲ ص ۳۱۶) و (ابو الشیخ ، ابن مردویہ ، حاکم بیہقی نے السنن الکبریٰ میں کتاب الاشربہ ج ۸ ص ۳۲۰)

(۴۰) ابو مروان کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نجاشی کو جو بنو حارث کا شاعر تھا۔ اور اس نے رمضان میں شراب پی لی تو اسے اسی کوڑے لگائے پھر قید کر دیا اور دوسرے دن نکالا اور بیس کوڑے اور لگا دیئے اور کہنے لگے کہ یہ بیس کوڑے اس لیئے لگائے ہیں کہ تم نے اللہ پر جرأت کی اور رمضان میں افطاری کر دی ۔ یعنی شراب پی کر رمضان کا فرض روزہ توڑا ۔ (عبدالرزاق بیہقی ۳۲۱/۷ ، ابن جریر

الکنزج ۵ ص ۴۸۴)

(۴۱) حضرت علی اللہ رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شرابی لایا گیا تو (جلاد کو) کہا کہ اسے مارو! اور اسے چھوڑ دو کہ اپنے دونوں ہاتھوں سے اپنا دفاع کرتا جائے۔ (عبدالرزاق۔ الکنزج ۵ ص ۴۸۴)

(۴۲) ایک بوڑھے کا بیان ہے کہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک شرابی لایا گیا تو ایک کوڑا منگوایا گیا جو کہ دو کوڑوں کے مابین تھا اس میں ابھی پھل بھی لگا تھا۔ تو پھل کاٹ دیا گیا۔ پھر اسے دو پتھروں کے درمیان مارا گیا (کہ وہ نرم پڑ جائے اور اس کی گھنگیاں ختم ہو جائیں) پھر ایک آدمی کو دیا گیا کہ اسے مارو اور ہر عضو کا حق ادا کرو[1] (ابن جریر۔ کنزالاعمال ج ۵ ص ۴۸۴)

(۴۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہی واقعہ ہے کہ کسی حد میں ایک آدمی لایا گیا تو جلاد کو کہا کہ اسے مارو اور ہر عضو کو اس کا حق ادا کرو والبتہ چہرے اور شرم گاہ (ذکر اور خصیتین) سے بچ کر رہنا۔ (عبدالرزاق، سعید بن منصور، ابن جریر اور بیہقی کنزالعمال ج ۵ ص ۴۰۱)

(۴۴) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک آدمی کسی حد میں لایا گیا۔ تو جو کوڑا لایا گیا اس میں سختی تھی تو کہنے لگے کہ میں اس سے نرم چاہتا ہوں پھر ایسا لایا گیا جس میں کچھ نرمی تھی تو کہا کہ اس سے سخت چاہتا ہوں تو پھر تیسرا کوڑا لایا گیا جو کہ (ان دونوں کے درمیان) متعدل تھا تو کہا مار، لیکن تیری بغل دکھائی نہ دے[2] اور ہر عضو کو اس کا حق ادا کر دو۔ (عبدالرزاق، ابن ابی شیبہ بیہقی، کنزالعمال ج ۵ ص ۴۰۳)

(۴۵) عبداللہ بن عبیداللہ کا کہنا ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ

---

[1] یعنی ہر عضو کو مارو۔ [2] یعنی ہاتھ بہت زیادہ پیچھے سے لا کر نہ مارے۔

حدود کے لیئے ایک آدمی (بطور جلاد) مقرر کرتے تھے۔ اور یہ کہا کہ جب توکوڑے لگائے تو اتنی دیر تک نہ مار جب تک کہ تو کوڑے کا پھل دو پتھروں کے درمیان کوٹ نہ دے حتی کہ نرم پڑجائے۔ (عبدالرزاق، الکنزج ۵ ص ۴۰۳)

(۴۶) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا واقعہ ہے، حدیث لمبی ہے لیکن بالاختصار واقعہ یہ ہے۔ کہ کسی آدمی کو نشہ میں دیکھا گیا توحکم دیا کہ اس کو سونگھو اور تحقیق کرلو۔ تو لوگوں نے شراب کی بو پائی تو اسے قید کرنے کا حکم دیا۔ دوسرے روز اسے نکالا اور ایک کوڑا لایا گیا۔ جس کا پھل (کھنگیاں) کوٹا گیا۔ حتی کہ وہ درہ بن گیا پھر جلاد کو کہا کہ مارو اور اپنا ہاتھ لوٹاؤ اور ہر عضو کا حق ادا کردو۔ تو عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اسے سزا دی جو کہ سخت نہ تھی اور نہ ہی ہاتھ لوٹانے والی تھی۔ پوچھا گیا کہ اے ابو ماجد! (راوی کی کنیت ہے) کہ سخت سے کیا مراد ہے؟ کہنے لگے کہ جس طرح امرا سزا دیتے ہیں۔ پوچھا گیا کہ ہاتھ لوٹانے کا کیا معنی ہے؟ کہنے لگے اس کا معنی یہ ہے کہ پھیل کر نہ آئے اور اس کی بغل نہ دکھائی دے اور اس کے جسم پر جو قبا تھی وہ بھی رہی اور شلوار بھی اسی طرح رہی ........ الحدیث (عبدالرزاق وابن ابی الدنیا فی ذم الغضب وابن ابی حاتم والخرائطی فی مکارم الاخلاق وطبرانی فی الکبیر وابن مردویہ، والحاکم فی المستدرک والبیہقی۔ الکنزج ۵ ص ۴۰۱۔۴۰۲)

(۴۷) (ایک زانی لایا گیا جو کہ کنوارا تھا) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم نے اس کے لیئے کوڑا منگوایا تو ایسی نئی چھڑی لائی گئی جس کا پھل ابھی کٹا ہوا نہیں تھا (یعنی اس کے کنارے ابھی تک پھیلے نہیں گئے تھے۔

اور پوری طاقت میں تھا) تو فرمایا کہ اس سے کم طاقت کا لاؤ تو ایک ٹوٹی ہوئی چھڑی لائی گئی تو فرمایا اس سے بڑی طاقت والی چیز لاؤ تو ایسا کوڑا لایا گیا۔ جسے سواری میں بھی استعمال کیا گیا تھا اور وہ خود بھی نرم پڑ گیا تھا۔ (گویا کہ دونوں کوڑوں کے درمیان تھا) نہ تو بالکل ہی تازہ کہ پوری طاقت اور قوت میں ہو اور نہ ہی بالکل نرم کہ جان ہی نہ رہی ہو۔ بلکہ درمیانے درجے کا کوڑا تھا۔ جو کہ استعمال سے نرم پڑ چکا تھا۔ (موطا الامام مالک ص ۲۸۶ مطبع میر محمد کتب خانہ)

(۴۸) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا کہنا ہے۔ کہ اس امت میں نہ تو

(۱) مجرم کے کپڑے اتارنا جائز ہیں۔

(۲) اور نہ ہی کھینچ کھینچ کر مارنا جائز ہے۔

(۳) اور نہ ہی گلے میں طوق اور نہ ہی پاؤں میں بیڑیاں باندھ کر مارنا جائز ہے۔ (عبدالرزاق، الکنز ج ۵ ص ۴۰۴)

(۴۹) حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کا کہنا ہے کہ

فاسقوں پر سختی کرو۔ اور ان کے ہاتھ ہاتھ اور پاؤں پاؤں کا حساب چکاؤ۔ (عبد بن حمید وابو الشیخ۔ الکنز ج ۵ ص ۴۰۷)

(۵۰) حضرت حسن[1] کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کوئی آدمی ایسا نہیں جو کہ کسی حد میں مرجاتا ہے۔ کہ میں اپنے نفس میں اس کے متعلق پریشانی پاؤں مگر وہ شخص جو کہ حد خمر (شراب کی حد) لگنے سے مرجائے۔ کیونکہ؟ یہ ایک ایسی چیز ہے۔ جسے ہم نے نبی اکرم صلی اللہ

---

[1] غالباً مراد حسن بصری ہیں۔

علیہ و آلہ وصحبہ وسلم کے بعد رواج دیا۔ تو جو شخص اس سزا سے مر جائے میں اس کا فدیہ دوں گا یا کہ بیت المال سے اور یا کہ امام وقت (حاکم وقت) کے نسبتی رشتہ داروں سے امام شافعی علیہ الرحمتہ کا کہنا ہے کہ یہ شک مجھے ہوا ہے۔ (مسند الشافعی وبیہقی، کنز العمال ج ۵ ص ۴۸۵)

(نوٹ:۔ یہ حدیث نمبر ۱۴ میں پہلے بھی بیان ہو چکی ہے۔ اس کا حوالہ مصنف عبدالرزاق ج ۷ ص ۳۷۸ حاشیہ سمیت بحوالہ البخاری ومسلم)

(۵۱) عرفجہ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے شراب کے سلسلے میں ایک آدمی کو چالیس کوڑوں کی سزا ایک ایسے کوڑے سے دی جو کہ دو طرفہ تھا۔ گویا کہ حقیقت میں اسّی کوڑے ہی تھے۔

(۵۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا گیا کہ شراب کا پینا زنا اور چوری سے بڑھ کر ہے۔ تو کہنے لگے کہ ہاں کیونکہ شرابی زنا بھی کر لیتا ہے۔ قتل بھی کر دیتا ہے۔ اور نماز بھی چھوڑ دیتا ہے۔ (ابن السنی فی کتاب الاخوۃ والاخوات)

(۵۳) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما قال ما ضرب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الخمر الا اخیرا لقد غزا غزوۃ تبوک فغشی حجرتہ من اللیل سکران فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: لیقم الیہ رجل فلیأخذ بیدہ حتی یردہ الی رحلہ۔ (ابن جریر، الکنز ج ۵ ص ۴۹۰)۔

---

ل‍ہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی طرف منسوب ایسا ڈھیلا ڈھالا بیان حدیث نمبر ۱۲ میں بھی گذر چکا ہے۔ حالانکہ اگر غزوہ تبوک میں ایسا واقعہ ہوا ہے۔ تو کیا ہوا؟ عین ممکن ہے دوسرے دن سزا دے دی گئی ہو۔ اور انہیں اس کا علم نہ ہوا ہو۔ اور بالخصوص حدیث نمبر ۶ کے حوالے

(۵۴) علقمہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ شام میں تھے عبداللہ بن مسعود کہنے لگے کہ ہمیں قرآن مجید سناؤ تو میں نے سورۃ یوسف پڑھی تو ایک آدمی بولا یہ سورت ایسے تو نہیں اتری تو عبداللہ کہنے لگے تجھے خرابی ہو کہ میں نے یہ سورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم پر پڑھی تھی تو آپؐ نے فرمایا تھا۔ کہ تو نے اچھا کیا۔ پھر اس سے شراب کی بو پائی گئی۔ تو عبداللہ کہنے لگے کہ نجاست پیتے ہو اور قرآن مجید کو جھٹلاتے ہو۔ میں ابھی دیر تک اٹھوں گا نہیں جب تک کہ تجھے کوڑے نہ پڑ جائیں۔ تو آپؓ نے کوڑوں کی سزا دی۔ (عبدالرزاق۔ الکنز ج ۵ ص ۴۹۲)

(۵۵) عبدالرحمٰن بن ازہر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے گویا کہ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کو دیکھ رہا ہوں اور وہ لوگوں میں مل کر حنین ا کے رو نہ

---

(بقیہ صفحہ سابقہ)

کے بعد اس بات کی کیا حیثیت رہ جاتی ہے کیونکہ وہ واقعہ خیبر کا ہے۔ اور آگے انشاء اللہ تعالیٰ فتح مکہ اور حنین کے موقعوں کے واقعات آرہے ہیں

دوسرا یہ ہے کہ حدیث نمبر ۵۳ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیثیت ایک مدعی کی تھی۔ کہ آپؐ نے اسے پاگلوں کی طرح بھٹکتے دیکھا اور حکم دے دیا کہ اسے اس کے ٹھکانے پر پہنچا دو۔ آپ نے اسے شراب پیتے تو دیکھا نہ تھا صرف آثار و نشانات سے معلوم ہو رہا تھا۔ آپؐ حتی المقدور کوشش فرماتے کہ کیس کم سے کم تیار ہوں تو آپ کیوں خواہ مخواہ اسے ایک کیس میں ملوث کرتے۔ جس میں آپؐ کی حیثیت ایک مدعی کی تھی۔ اور جہاں تک حدیث نمبر ۱۲ کا تعلق ہے۔ اس پر بحث پہلے گذر چکی ہے۔ یہاں دہرانے کی ضرورت نہیں۔

خالد بن ولید کا ٹھکانہ تلاش کر رہے ہیں۔ وہ اسی حالت میں تھے کہ ایک آدمی لایا گیا۔ جس نے شراب پی رکھی تھی۔ تو لوگوں کو حکم دیا کہ اسے مارو کسی نے جوتا چلایا۔ کسی نے ڈنڈا مار دیا۔ کسی نے چھڑی ماری یعنی ہری شاخ پھر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم نے زمین سے مٹی اٹھا کر اس کے منہ پر دے ماری۔ (ابن جریر) (الکنز ج ۵ ص ۴۹۳-۴۹۴)

(۵۶) عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نعیمان یا ابن نعیمان کو شرابی کے طور پر لایا گیا تو گھر میں جتنے افراد تھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا کہ اسے مارو تو میں بھی ان میں تھا جنہوں نے اسے مارا۔ ہم نے اسے جوتوں اور چھڑی سے مارا۔ (ابن جریر) (الکنز ج ۵ ص ۴۹۴)

(۵۷) ابو امامہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب میں چالیس مارے۔ (ابن جریر ۴۹۶ - ج ۵ کنز الاعمال)

(۵۸) (مزید مقابلہ کریں حدیث نمبر ۱۰ اور حدیث نمبر ۳۳)

عبید بن عمیر کا کہنا ہے کہ جو شخص شراب پیتا تھا اسے ہاتھوں، جوتوں اور گھونسوں سے مارا جاتا۔ یہی حال رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم، ابو بکر صدیق اور کسی حد تک خلافت فاروقی میں رہا رضی اللہ عنہما وعنہم اجمعین۔ پھر خطرہ ہوا کہ کہیں لوگوں کو قتل نہ کر دیا جائے تو انہیں چالیس کوڑوں میں تبدیل کر دیا۔ جب دیکھا کہ وہ باز نہیں آرہے تو ساٹھ کر دیئے۔ جب دیکھا کہ وہ پھر بھی باز نہیں آرہے تو انہیں اسی کر دیا پھر کہنے لگے کہ یہ چھوٹی سے چھوٹی حد ہے۔ (عبد الرزاق۔ الکنز ج ۵ ص ۴۹۷)

(۵۹) (نیز ملاحظہ ہو حدیث نمبر ۸)

ابن جریج کہتے ہیں کہ ابن شہاب سے پوچھا گیا کہ رسول اکرم صلی اللہ

علیہ وآلہ وصحبہ وسلم نے شراب میں کتنی سزا دی؟ تو کہنے لگے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں کوئی حد مقرر نہیں کی تھی۔ جو حاضر ہوتا اسے حکم دیتے تو وہ ہاتھوں اور جوتوں سے مارتے حتیٰ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم فرماتے کہ بس کرو۔ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اسّی کوڑے مقرر کیے۔ (اندازہ لگا کر جیسا کہ پہلے گذر چکا ہے) دیکھیں حدیث نمبر ۱۱ و حدیث نمبر ۳۹) اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اسّی کوڑے مقرر کر دیئے۔ (عبدالرزاق۔ الکنز ج ۵ ص ۴۹۸)

(۶۰) (نوٹ) بعض کثیر روایات میں شرابی کو چوتھی بار لائے جانے پر قتل کا بھی حکم موجود ہے۔ اس پر عمل بھی تفسیر الدر المنثور کی ایک نقل کردہ روایت کے مطابق کسی پر ہوا ہے۔ (بحوالہ الطبرانی عن ابی الرمد البلوی ملاحظہ ہو الدر المنثور ج ۲ ص ۳۲۵)

باقی اکثر بلکہ تمام روایات میں چوتھی بار قتل کا ذکر نہیں ملتا۔ بلکہ بعض لوگوں کو سات دفعہ یا آٹھ دفعہ بھی کوڑے ہی لگائے گئے۔ کسی ایک کے قتل کا ذکر نہیں ملتا۔ تاہم یہ روایات زجر و توبیخ کے لیئے نقل کی جا رہی ہے۔

من شرب الخمر فاجلدوہ فان عاد الثانیۃ فاجلدوہ فان عاد الثالثۃ فاجلدوہ فان عاد فی الرابعۃ فاقتلوہ۔

جو شخص شراب پیئے گا اسے کوڑے لگاؤ اگر دوبارہ پیئے تو پھر کوڑے لگاؤ اگر تیسری بار پیئے تو کوڑے لگاؤ اگر چوتھی بار پیئے تو اسے قتل کر دو۔ (ملاحظہ ہو کنز العمال ج ۵ ص ۳۵۵ بحوالہ احمد، ابوداؤد، نسائی، حاکم، عن ابن عمر رضی اللہ عنہما، ابوداؤد، ترمذی، حاکم عن معاوؔ

رضی اللہ عنہ، ابو داؤد، بیہقی عن ذویب، احمد، ابو داؤد، نسائی، حاکم عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ، طبرانی، حاکم، ضیاء المقدسی عن شرجیل بن اوس، طبرانی فی الکبیر، دارقطنی، حاکم، ضیاء مقدسی عن جریر واحمد والحاکم عن ابن عمر و ابن خزیمہ والحاکم عن جابر والطبرانی عن غضیف والنسائی والحاکم والضیاء عن الشرید بن سوید والحاکم عن نفر من الصحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین)

← (نوٹ نمبر ا) عادی شرابی اور نشہ باز کے قتل کے بارے میں روایات کا تواتر

ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ، دارمی میں تو یہ احادیث موجود ہی ہیں البتہ مفتاح کنوز السنۃ کے مطابق مسند احمد میں جا بجا یہ حدیث وارد ہے۔

ملاحظہ ہو ج ۲ ص ۱۳۶۔ ۱۶۶۔ ۱۹۱۔ ۲۱۱۔ ۲۱۴۔ ۲۸۰۔ ۲۹۱۔ ۵۰۴۔ ۵۱۹

ج ۴ ص ۹۳۔ ۹۵۔ ۹۶۔ ۹۷۔ ۱۰۰۔ ۲۳۱۔ ۲۳۲ دو دفعہ ص ۲۳۴۔ ص ۳۸۸

ج ۵ ص ۳۶۹ مقابلہ کریں ج ۶ ص ۲۷۴

مسند ابوداؤد طیالسی حدیث نمبر ۲۳۳۷ = (مفتاح کنوز السنۃ ص ۱۵۲

گویا نسائی حاکم بیہقی، ضیاء المقدسی، طبرانی معجم کبیر، دارقطنی، ابن خزیمہ سمیت چودہ کتب احادیث میں عبداللہ بن عمر، معاویہ، ابو ہریرہ، شرجیل بن اوس، شرید بن سوید، غضیف رضی اللہ عنہم اجمعین کے علاوہ اور بھی بعض صحابہ سے کم از کم ۴۵ بار یہ حدیث نقل ہوئی ہے۔

"کہ جو شخص چوتھی بار شراب پیئے اسے قتل کر دو"

لیکن معلوم ہوتا ہے کہ بعد میں یہ حکم منسوخ ہو گیا اور غالباً اس میں ارحم الراحمین اور رحمۃ العالمین دونوں نے اپنی رحمت کا اظہار ہی فرمایا ہے۔ ورنہ عادی شرابی اور نشہ باز شخص معاشرے کے لیئے ایک ایسا ناسور ہے۔ جو کہ ابدی نیند سو جائے تو اس کے لیئے بھی اور باقی ماندہ معاشرہ کے لیئے بھی بہتر ہے۔

اور مسند احمد ج اوّل ص ۱۲۵ - ۱۳۰ اور ابو داؤد طیالسی حدیث نمبر ۱۸۳ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی رائے کا جو ذکر ملتا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم نے شرابی کے قتل کی سنت مقرر نہیں کی اس کا معنی یہ ہے کہ اسے عام طریقہ نہیں بنایا اور نہ ہی اس پر ایسا عمل ہوا کہ سب اس کو نقل کرتے۔ اگر قتل شارب کا واقعہ تمام کتب میں ملتا تو معلوم ہوتا کہ اسے مقرر تو کیا ہی گیا تھا۔ بعد میں اس کے نسخ کا فرمان بھی نقل ہو جاتا لیکن یہاں صورت حال یہ ہے کہ ابو رمدبلوی کی روایت کے مطابق جو طبرانی نے نقل کی ہے صرف ایک ہی واقعہ ایسا ملتا ہے۔ (ملاحظہ ہو تفسیر الدر المنثور ج ۲ ص ۳۲۵) تو عین ممکن ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم نے صرف ایک کو ہی یہ سزا دی ہو جو بعد میں منسوخ ہو گئی ہو۔ یا اسے بھی کسی دوسرے جرم کی پاداش میں قتل کر دیا گیا ہو اور یہ جرم بھی ساتھ ہی واقع ہو گیا ہو۔ نسخ کی صراحت دو طرح کی ہے۔ ایک قولی اور دوسری عملی۔

قولی صراحت کے مطابق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم نے فرمایا۔ ان اللہ وضع عنهم القتل لیکن یہ قول بھی زہری رحمۃ اللہ علیہ کی مرسلات سے منقول ہے۔ جیسے سیوطی علیہ الرحمۃ نے مذکورہ بالا مقام تفسیر درمنثور میں نوٹ

کیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ شراب کی سزا
فوری نہیں۔ لیکن ترقی یافتہ دور کے یہ قتل کی سزا اس لئے نہیں دی گئی کہ اس کا نقصان
جدید نشوں میں قتل کی یہ سزا تعزیری طور پر نافذ کر دیا جائے تو امید ہے کہ
اللہ تعالیٰ مواخذہ نہیں فرمائیں گے کیونکہ باقی تمام معاشرے کی صفائی
ایسی عبرتناک سزا سے ہی ہو سکتی ہے۔ اور ان چیزوں کا عادی قتل ہو
جائے تو اس کے لیئے بھی بہتر ہے بہ نسبت اس بات کے کہ وہ ایڑیاں
رگڑ رگڑ کر سسک سسک کر زندگی ختم ہونے کا انتظار کرے۔ شاید ان
ہی وجوہ کی بنا پر ایران اور سعودی عرب دونوں جگہ منشیات کا تاجر اور نشہ
باز گولی سے اڑایا گیا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب

← (نوٹ نمبر ۲) تعزیری روایات بخاری شریف میں آٹھ مقامات
پر مسلم شریف میں چار مقامات پر ابو داؤد دو مقامات ترمذی دو مقامات
نسائی دو مقامات ابن ماجہ دو مقامات دارمی تین مقامات موطا ۳ مقامات
ابن سعد ایک مقام مسند احمد اٹھتیس مقامات ابو داؤد طیالسی دو مقامات
واقدی ایک مقام میں ملتی ہیں۔ مفتاح کنوز السنۃ ص ۱۵۲۔

(د) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملنے والی روایات کے مطابق
شراب کا مسئلہ کسی خبر واحد اور ظنی اور غیر قطعی شیئے کا شکار نہیں رہا۔ کیونکہ
سابقہ اوراق کے باب اوّل میں حرمتِ خمر کی روایات بھی تقریباً
پچاس سے اوپر تھیں جن کا حوالہ پیش کر دیا گیا ہے۔ اور مذمت خمر کے
متعلق بھی اسی صحابی ہیں۔ جنہوں نے شراب کے متعلق مذمتی کلمات
محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیئے ہیں۔ اور اس کے متعلق

تعزیری واقعات بھی ساٹھ کے قریب ہیں، جنہیں نقل کر دیا گیا ہے تاکہ قارئین کے سامنے کوئی شبہ باقی نہ رہے کہ شراب حلال ہے کہ حرام؟

اعاذنا اللہ جمیعًا من ذلک۔ (شرابی کی علامات)

(ھ) شراب پینے کے واقعات کی اتنی بھرمار نہیں ہے جتنی کہ بھرمار اس کی علامات نشے کے ظاہر ہونے کے واقعات کی ہے:

(۱) کوئی واہی تباہی بکنے لگا تو پتہ چل گیا۔

(۲) کسی نے قرآن مجید کی مشہور آیات میں غلط قرأت شروع کر دی تو پتہ چل گیا کہ شراب پی ہوئی ہے۔

(۳) کسی نے کسی کی کاٹھی پر کاٹھی رکھنا شروع کر دی تو پتہ چل گیا کہ شراب پی ہوئی ہے۔ ہمارے دو کا واقعہ حدیث نمبر ۳۸ کا اصل یہی ہے

(۴) کسی کے منہ سے شراب کی بدبو آنے لگی تو پتہ چل گیا کہ اس نے شراب پی رکھی تھی۔

(۵) کسی نے شراب قے کر دی تو پتہ چل گیا کہ اس نے شراب پی رکھی تھی۔

(۶) کسی نے قرآن مجید کی صحیح آیات سن کر یہ کہہ دیا کہ ایسا نہیں تو پتہ چل گیا کہ شراب پی ہوئی ہے۔

(۷) کسی نے اعتراف کر لیا تو پتہ چل گیا کہ شراب پی ہوئی ہے۔

(۸) کسی نے گلی میں لڑکھڑانا شروع کر دیا تو پتہ چل گیا کہ شراب پی ہوئی ہے۔

(۹) کوئی بے خبر اور مدہوش ملا تو پتہ چل گیا کہ شراب پی رکھی ہے۔

وغیرہ وغیرہ

ایسی باتوں میں مقدمہ چلے تو سزا ہو گی اگر مقدمہ نہ چلے تو بس، حاکم وقت تک کسی خبر کو پہنچنے سے روکا تو جا سکتا ہے۔ لیکن کسی خبر کے پہنچ جانے کے بعد سزا میں رکاوٹ ڈالنا لعنت کا مستوجب ہے۔ حاکم وقت کسی شبے کا فائدہ دے سکتا ہے۔ جرم ثابت ہوتے سے پہلے پہلے بات کو ٹال سکتا ہے۔ لیکن جرم ثابت ہو جانے کے بعد کسی حد کو معطل کرنا شریعت کے ساتھ دھوکہ ہے۔

## (آداب تعزیر)

(۱) سزا کے وقت جلاد ایک ہی ہو۔

(۲) جلاد ہاتھ لمبے نہ کھینچے کہ اس کی بغلیں دکھائی دیں۔

(۳) شرابی یا مجرم کے کپڑے نہ اتارے۔ بلکہ جو کپڑے اس کے اوپر زائد ہوں انہیں بھی رہنے دے۔

(۴) اس کو باندھے نہیں۔ جیسا کہ آج کل ٹکٹکی میں باندھ کر مجرم کو پیٹا جاتا ہے۔

(۵) اس کے گلے میں طوق اور پاؤں میں بیڑیاں نہ پہنائے۔

(۶) اس کے جسم کے ایک حصہ کو نہ مارتا جائے۔ بلکہ بانٹ بانٹ کر سزا دے۔

(۷) اگر وہ اپنے ہاتھوں سے دفاع کرنا چاہے تو رکاوٹ نہ ڈالی جائے۔

(۸) چہرے پر نہ مارا جائے۔

(۹) شرم گاہوں سے اجتناب کیا جائے۔

(۱۰) البتہ عادی مجرم اور گھناؤنے جرم کے مرتکب لوگ جو کہ عادی

فاسق وفاجر ہوں۔ ان پر قدرے سختی کی جا سکتی ہے۔

(۱۱) کوڑا بھی ایسا ہی ہو جیسا کہ شرع نے بتایا ہے۔ نہ شدید نہ نرم، درمیانہ

(۱۲) تازہ بھی نہ ہو اور پرانا بھی نہ ہو کہ زور ہی نہ رہے۔

وغیرہ وغیرہ اور بھی احکامات ہیں جو کہ معتمد کتابوں سے مل سکتے ہیں۔

(تیسری فصل)

# واقعات مذکورہ بالا سے اخذ کردہ نتائج

(ا) شراب :- اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بھی حرام کر رکھی ہے۔[1] جو لوگ قرآن مجید کے حوالے سے اسے حلال کہنے کی کوشش کر رہے تھے انہیں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کی بیان کردہ تفسیر بتا دی گئی جس کی وجہ سے وہ توبہ کر گئے۔ ندامت بھی ہوئی، اور

(ب) علمائے صحابہ کرام کا متفقہ فیصلہ کہ جو شخص شراب کو حلال سمجھے خواہ وہ قرآن مجید کی ہی آیات کا سہارا لینے کی کیوں نہ کوشش کرے اسے قتل کر دیا جائے گا۔

(ج) جو شخص قرآن مجید میں تفسیر محمدی سے متضاد تفسیر پیش کرے گا اسے مسئلہ سمجھایا جائے گا اگر سمجھ جائے تو فبہا اور اگر نہ سمجھے تو اسے قتل کر دیا جائے۔

---

[1] ذیل میں ان آیات الٰہی کا بغور مطالعہ کیا جاتا ہے۔ جن میں شراب کا تذکرہ قدرے وضاحت اور فیصلہ کن انداز میں موجود ہے۔ بالخصوص جس آیت کے نازل ہونے پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم نے حرمتِ خمر کا اعلان کر دیا۔ اس میں ان نکات کو واضح کرنا فائدے سے خالی نہ ہو گا۔ جن کی روشنی میں ہمیں بھی اس کی حرمت کے اشارے ملتے ہیں تاہم

جہاں تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کا معاملہ ہے وہ تو قطعی طور پہ ان نکات سے غافل سمجھتے ہی نہیں پھر بھی عین ممکن ہے کچھ مزید نکات بھی ان کے سامنے ہوں جن سے آپ نے تحریم کا فیصلہ سنا دیا۔ اور ممکن ہے کہ اس کے علاوہ بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے فیصلۂ تحریم بھی حضرت جبرئیل علیہ السلام نے آکر سنایا ہو اس لیئے ہماری قوتِ فکر اگر کسی لحاظ سے قاری کو مطمئن نہ بھی کر سکے تو یہ نہ سمجھا جائے کہ اس کے حکم میں بھی کمزوری موجود ہے۔ کیونکہ اُدھر تو یہ حال ہے کہ وما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی کہ آپ اپنی خواہش سے تو بات کرتے ہی نہیں بلکہ ایک وحی ہے جو کہ کی جا رہی ہے۔ اور بقول حسان بن عطیہ، جبرئیل امین نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر اسی طرح سنت بھی لے کر نازل ہوتے ہیں۔ جیسے کہ ان پر قرآن مجید لے کر نازل ہوتے تھے۔

## (تحریم خمر کے نکات)

ذیل میں ان نکات کو ملاحظہ فرمائیں جن سے تحریم کا ثبوت ملتا ہے۔

(۱) قل فیھما اثم کبیر کہ شراب اور جوا دونوں میں بہت بڑا گناہ ہے۔ (سورۃ البقرہ ۲: ۲۱۹)

(۲) شراب اور جوا دونوں کا بار بار اکٹھا ذکر کرنا (دیکھیے سورۃ بقرہ ۲: ۲۱۹) اور (سورۃ المائدہ ۵: ۹۱-۹۰)

(۳) ومن ثمرات النخیل والاعناب تتخذون منہ سکرا ورزقا حسنا۔ (سورۃ النحل ۱۶: ۶۷)

رزق حسن پر سکر کا عطف ہے جو کہ مغایرت اور تضاد کا بھی فائدہ دے جاتا ہے۔ اگر عام کھانا رزق حسن ہے تو شراب بنا کر کھانا رزق قبیح ہے۔ اللہ تعالیٰ نے طیب مال کھانے کا حکم دیا ہے۔ اس کے مقابلہ

میں خبیث کا لفظ استعمال کیا ہے۔ ملاحظہ ہو سورۃ بقرہ: ۲-آیت نمبر ۲۶۷
یاایھا الذین امنوا انفقوا من طیبٰت ما کسبتم ومما اخرجنا لکم
من الارض ولاتیمموا الخبیث منہ تنفقون ولستم باخذیہ
الا ان تغمضوا فیہ (۲/۲۶۷)

(۴) انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام میں شراب کو جوا۔ بت پرستی اور بدفالی کے تیروں کے ساتھ ذکر کرنا اس کی حرمت کی دلیل ہے۔

(۵) رجس من عمل الشیطٰن کہ شیطانی عمل کی نجاست ہے۔ یعنی اسے نجاست کہنا یہ بھی حرمت کی دلیل ہے۔

(۶) من عمل الشیطٰن بھی اس کی حرمت کی دلیل ہے۔

(۷) فاجتنبوہ لعلکم تفلحون میں جس چیز سے اجتناب کا حکم ہو جائے وہ چیز کیوں نہ حرام ہو جائے گی۔؟

(۸) لعلکم تفلحون میں یہ اشارہ ہے کہ اگر اجتناب نہیں کرو گے۔ تو کامیابی حاصل نہیں کر سکو گے جس کام پر فلاح اور عدم فلاح کا مسئلہ منحصر ہو جائے اس کی اہمیت مثبت انداز میں ہو تو واجب اور فرض ہو جائے گا اور جب منفی انداز میں ہو تو وہ حرام اور ناجائز ہو جائے گا۔ یہاں چونکہ اس کے نہ کرنے پر فلاح کا دارومدار رکھا گیا ہے۔ اس لئے اس کے حرام ہونے میں کوئی شبہ باقی نہیں رہتا۔

(۹) انما یرید الشیطٰن ان یوقع بینکم العداوۃ والبغضاء فی الخمر والمیسر۔

کہ شیطان یہ چاہتا ہے۔ کہ شراب اور جوئے کی وجہ سے تمہارے

اندر دشمنی ڈالے۔

توجس کام سے مسلمان معاشرہ کے مابین عداوت پیدا ہو جائے اس کے حرام ہونے میں کون سی کسر باقی رہ جائے گی

(۱۰) اور جس کام میں مسلمان جت جائیں گے تو حسد، بغض اور کینہ۔ پیدا ہو جائیں اس سے کیوں نہ مسلمانوں کو حتمی طور پر روک دیا جائے اور وہ لفظ حرام ہی مناسب ہے۔

(۱۱) ویصدکم عن ذکراللہ۔ کی تفسیر

اللہ تعالیٰ کے ذکر کی کئی صورتیں ہیں۔

(ا) اللہ اللہ کرنا، تسبیحات، استغفار، دعاء رحمت۔ درود سب ذکرِ الٰہی میں شامل ہیں۔

(ب) نماز پڑھنا۔

(ج) قرآن مجید پڑھنا۔

(د) کتاب وسنت کے مشن کو بڑھانے کی خاطر قولی، فعلی، عملی، جہاد باللسان، والقلم والنفس والمال یہ سب اللہ کا ذکر ہیں۔

اور شراب ان چاروں کاموں پر اثر انداز ہو جاتی ہے۔ اس لیے اسے حرام ہونا چاہیئے تھا۔

(۱۲) بالخصوص نماز کا تذکرہ وعن الصلوٰۃ

کیونکہ اسی نماز کے ذریعے تو مسلمان اپنے رب سے ہر وقت مناجات کی لذت حاصل کرتے اور لذت آشنائی سے ہم کنار ہوتے ہیں۔

(۱۳) فھل انتم منتھون کیا تم باز آنے والے ہو (کہ نہیں؟) یہ توبیخی

صیغہ ہے۔ اسے حرمت پر بھی محمول کیا جا سکتا ہے۔
دیکھئے (المائدۃ / ۹۰، ۹۱)

۱۲۔ ھذا ما وصلت الیہ ابو محمد عبد السلام الکیلانی
واللہ اعلم بالصواب

## (چوتھی فصل)

# دنیاوی تعزیر یا آخرت کے عذاب کا مقابلہ

اللہ تعالیٰ نے مؤمن کے لیئے دنیاوی قوانین بھی مرتب کیئے ہیں جب کہ مؤمنوں سمیت باقی تمام مخلوقات کے لیئے آخرت میں بھی قوانین جزاء و سزا جاری کیئے ہیں۔ البتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وصحبہ وسلم کا فرمان ہے:۔

### دس فرامینِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

(۱) من اذنب ذنبا فاقیم علیہ حد ذلك الذنب فھو کفارتہ۔

(ابن النجار عن ابن خزیمۃ بن ثابت عن أبیہ)

جو شخص کوئی گناہ کر بیٹھے جس پر اسے حد لگا دی گئی ہو وہ حد اس کے لیئے کفارہ ہو گی۔ (کنز العمال ج ۵ ص ۳۰۷)

(۲) من اذنب ذنبا فی الدنیا فعوقب بہ فاللہ اعدل ان یثنی عقوبتہ علی عبدہ ومن اذنب ذنبا فی الدنیا فستر اللہ علیہ وعفا عنہ فاللہ اکرم من ان یعود فی شیئ قد عفا عنہ (لاحمد وابن جریر وصححہ عن علی والحاکم فی المستدرك کتاب الحدود ج ۴ ص ۳۸۸ مع التصحیح (الکنز ج ۵ ص ۳۰۷)

جو شخص دنیا میں کوئی گناہ کرے۔ اور اسے سزا مل گئی اللہ تعالیٰ زیادہ عدل کرنے والے ہیں اس بات سے کہ اپنے بندے پر سزا دہری کریں۔ اور جس نے کوئی گناہ کیا ہو اور اللہ تعالیٰ نے دنیا میں پردہ ڈال دیا اور معاف کر دیا ہو تو اللہ تعالیٰ زیادہ عزت والے ہیں۔ اس بات سے

کہ اس کیس کو دوبارہ شروع کر دے جسے وہ معاف کر چکے ہوں۔

(۳) من اصاب منکم ذنبا مما نهى الله عنه فاقیم علیه حده فهو کفارة ذنبه۔

(ابن سفیان وابو نعیم عن خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ الکنز ج ۵ ص ۳۰۷)

جو شخص تم سے کسی گناہ تک جا پہنچے جسے اللہ تعالیٰ نے منع کر رکھا ہو۔ اور اس کی حد اس پر قائم ہو گئی تو وہ اس کے گناہ کا کفارہ ہو گا۔

(۴) ایما عبد اصاب شیئا مما نهى الله عنه ثم اقیم علیه حده کفر عنه ذلك الذنب

(الحاکم عن خزیمہ بن ثابت ج ۵ ص ۳۰۷/۳۰۸ من الکنز۔ فی المستدرک ج ۴ ص ۳۸۸۔)

جو شخص ممنوع گناہ تک جا پہنچے پھر اسے حد لگا دی گئی اس نے وہ گناہ اس سے دور کر دیا۔

(۵) من اصاب ذنبا فاقیم حد ذلك الذنب فهو كفارته (لاحمد وایضا، عن خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ۔)

جو شخص کوئی گناہ کرے اور اس گناہ کی حد قائم ہو جائے تو وہ اس کا کفارہ ہو گی۔

(۶) من اصاب حدا فعجل عقوبته فی الدنیا فان الله اعدل من ان یثنی علی عبده العقوبة فی الاخرة ومن اصاب حدا فستره الله علیه فالله اکرم من ان یعود فی شیئ قد عفا عنه (الترمذی وابن ماجه والحاکم عن علی رضی اللہ عنہ: الکنز ج ۵ ص ۳۰۹) (رواہ الترمذی کتاب الایمان باب ماجاء لا یزنی الزانی وهو مؤمن برقم ۲۶۲۶ وقال هذا حدیث حسن غریب صحیح۔ وابن ماجه کتاب الحدود باب الحد کفارة رقم ۲۶۰۴) الکنز ج ۵ ص ۳۰۹)

(۷) ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم کا کہنا ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وآلہ وصحبہ وسلم کے پاس ایک مریض لایا گیا جس پر حد واجب ہو چکی تھی۔ کیونکہ مجھے خطرہ ہے؟ کہ کہیں یہ مر نہ جائے (ابن جریر۔ کنز العمال ج ۵ ص ۸۵)

کیونکہ گناہ ثابت ہونے پر مخلوقِ خدا اس کے گناہ کی گواہ بن جاتی ہے جس کی وجہ سے عین ممکن ہے کہ یہ گناہ آخرت کو دوبارہ سماعت کے لئے پیش ہو جائے۔ لیکن اگر دنیاوی گواہی کے ساتھ اس کے گناہ کی سزا بھی شامل ہو گئی تو رحمتِ ربی کا تقاضا یہ ہے کہ یہ کیس دوبارہ پیش ہی نہ ہونے دیا جائے اور معافی ہو جائے جیسا کہ حدودِ الٰہی کا مقصد ہے۔ اور اس کے دلائل بھی ذکر ہو رہے ہیں۔ (عبدالسلام کیلانی عفی عنہ)

(۸) ایک عورت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دور میں رجم کر دی گئی تو فرمایا کہ یہ رجم اس کے گناہوں کا کفارہ ہو گیا اور اس کا حشر اس کے ماسوا دوسرے اعمال پر ہو گا۔ (ابو نعیم الکنز ج ۵ ص ۱۷۵)

(۹) رجم تمہارے گناہ کا کفارہ ہے۔ (نسائی۔ طبرانی فی الکبیر و ابن سمویہ وسعید بن منصور عن الشرید بن سوید۔ الکنز ج ۵ ص ۳۰۸)

(۱۰) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم نے ایک عورت کو رجم کیا تو کسی مسلمان نے کہا کہ اس عورت کا عمل برباد ہو گیا تو آپ نے فرمایا کہ یہ رجم اس کے عمل کا کفارہ ہے۔ البتہ تو اپنے عمل پر حساب لیا جائے گا۔ (عبدالرزاق الکنز ج ۵ ص ۳۴۴)

یہ دس روایات اس بات کا خلاصہ ہیں کہ انسان کو حتی المقدور گناہ سے بچنا چاہیے۔ اگر سرزد ہو گیا تو چھپانا چاہیے۔ (تاکہ لوگوں میں ایک دوسرے کا شرم و حیاء قائم رہے اور گناہ کی جرأت نہ پڑے اور اگر نہ چھپ سکے یعنی لوگوں میں گواہی قائم ہو جائے تو لوگوں کو حتی الوسع اسے عدالت

اے اللہ! اسے معاف کر۔ اے اللہ! اسے ہدایت دے۔

ایک روایت کے لفظ ہیں۔ ایسی بات نہ کہو۔ تم شیطان کی مدد نہ کرو بلکہ کہو کہ اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے۔ (ابن جریر۔ کنز العمال ج ۵ ص ۴۹۶)

اس واقعہ کو امام بخاری علیہ الرحمتہ نے بھی اپنے ذرائع ابلاغ سے نقل کیا ہے۔ جب کہ ابو داؤد علیہ الرحمنہ نے اپنے ذرائع سے تاہم ابو داؤد کے الفاظ کو محمد بن محمد بن سلیمان نے جمع الفوائد ج ۱ ص ۴۸۷ میں جگہ دی ہے یا بیں الفاظ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کے پاس ایک شرابی لایا گیا فرمایا کہ اسے مارو تو کوئی ہاتھ سے مارتا کوئی جوتا مارتا کوئی کپڑا مارتا پھر فرمایا کہ اسے شرم دلاؤ تو ہم اسے کہنے لگے کیا تم میں اللہ کا تقوی نہیں۔ کیا تجھے اللہ کا ڈر نہیں ؟ کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ ازواجہ وصحبہ وسلم سے شرم نہیں کھاتا۔ جب وہ چلا گیا تو کسی نے کہا کہ اللہ تعالیٰ تجھے رسوار کرے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم نے فرمایا کہ ایسی بات مت کہو۔ اس کے خلاف شیطان کی مدد نہ کرو بلکہ یہ کہو کہ

اے اللہ! اس پر رحم فرما۔ اے اللہ! اس کی توبہ قبول فرما۔

(بخاری و ابو داؤد بلفظہ جمع الفوائد ج ۱ ص ۴۸۷)

(۳) ایک واقعہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بھی ملاحظہ ہو۔

کہ دورِ نبوت میں ایک آدمی جس کا نام عبداللہ تھا اور لقب اُس کا حمار تھا (یعنی گدھا[1]) رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کو ہنسانا اُس کا

---

[1] عرب کسی کو گدھا کہہ کر اس کے صبر کی تعریف کیا کرتے تھے چنانچہ

کام تھا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم نے اسے شراب کی سزا بھی دے رکھی تھی۔ تو ایک دن اسے لایا گیا تو حکم دیا کہ کوڑے لگا دو۔ تو کوڑے لگا دیئے گئے۔ ایک آدمی کہنے لگا کہ اللہ! اس پر لعنت بھیج کتنی بار ہو چکی ہے کہ اسے لایا جا رہا ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم نے فرمایا اسے لعنت نہ کرو۔ بس اللہ کی قسم جہاں تک مجھے علم ہے تحقیق وہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے۔ (للبخاری و ابن جریر، والبیہقی فی شعب الایمان رواہ البخاری فی صحیحہ کتاب الحدود باب مایکرہ من لعن شارب الخمر ج ۸ ص ۱۹۷) (الکنز مع الحاشیہ ج ۵ ص ۵۰۶)

(نوٹ) ابن عاصم، ابویعلی اور سعید بن منصور کے حوالے سے بھی کنز العمال ج ۵ ص ۵۰۷ میں یہی واقعہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ہی منقول ہے۔ البتہ اس میں اتنا اضافہ ہے کہ وہ ایک کپّا گھی کا دوسرا شہد کا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کو ہدیہ میں دیا کرتا تھا۔ لیکن جس سے مال لیتا جب وہ پیسے کا تقاضہ کرنے آتا تو اسے ساتھ لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچ جاتا اور کہتا کہ یا رسول اللہ! اس کے سامان کی قیمت دے دیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صرف تبسم فرمانے پر اکتفا فرما دیتے اور حکم دے دیتے اور قیمت ادا ہو جاتی۔ پھر اس کے بعد تقریباً وہی واقعہ ہے۔ جس کے آخر میں گواہی نبوی ہے کہ اس پر لعنت نہ ڈالو۔ کیونکہ یہ شخص اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے۔

---

بقیہ صفحہ سابقہ: ایک مروان نامی خلیفہ کو بھی اسی وجہ سے حمار کہتے تھے۔ ۱۲ عبدالسلام کیلانی عفی اللہ عنہ۔

اے اللہ! اسے معاف کر۔ اے اللہ! اسے ہدایت دے۔

ایک روایت کے لفظ ہیں۔ ایسی بات نہ کہو۔ تم شیطان کی مدد نہ کرو بلکہ کہو کہ اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے۔ (ابن جریر۔ کنز العمال ج ۵ ص ۴۹۶)

اس واقعہ کو امام بخاری علیہ الرحمتہ نے بھی اپنے ذرائع ابلاغ سے نقل کیا ہے۔ جب کہ ابو داؤد علیہ الرحمتہ نے اپنے ذرائع سے تاہم ابو داؤد کے الفاظ کو محمد بن محمد بن سلیمان نے جمع الفوائد ج ۱ ص ۴۷ میں جگہ دی ہے بایں الفاظ

کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کے پاس ایک شرابی لایا گیا فرمایا کہ اسے مارو تو کوئی ہاتھ سے مارتا کوئی جوتا مارتا کوئی کپڑا مارتا پھر فرمایا کہ اسے شرم دلاؤ تو ہم اسے کہنے لگے کیا تم میں اللہ کا تقویٰ نہیں۔ ؟ کیا تجھے اللہ کا ڈر نہیں ؟ کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ ازواجہ وصحبہ وسلم سے شرم نہیں کھاتا۔ جب وہ چلا گیا تو کسی نے کہا کہ اللہ تعالیٰ تجھے رسوا کرے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم نے فرمایا کہ ایسی بات مت کہو۔ اس کے خلاف شیطان کی مدد نہ کرو بلکہ یہ کہو کہ

اے اللہ! اس پر رحم فرما۔ اے اللہ! اس کی توبہ قبول فرما۔
(بخاری و ابو داؤد بلفظہ جمع الفوائد ج ۱ ص ۴۷۶)

(۳) ایک واقعہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بھی ملاحظہ ہو۔

کہ دورِ نبوت میں ایک آدمی جس کا نام عبداللہ تھا اور لقب اُس کا حمار تھا (یعنی گدھا[1]) رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کو ہنساتا اُس کا

---

[1] عرب کسی کو گدھا کہہ کر اس کے صبر کی تعریف کیا کرتے تھے چنانچہ

کام تھا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم نے اسے شراب کی سزا بھی دے رکھی تھی۔ تو ایک دن اسے لایا گیا تو حکم دیا کہ کوڑے لگا دو۔ تو کوڑے لگا دیئے گئے۔ ایک آدمی کہنے لگا کہ اللہ! اس پر لعنت بھیج کتنی بار ہو چکی ہے کہ اسے لایا جا رہا ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم نے فرمایا اسے لعنت نہ کرو۔ پس اللہ کی قسم جہاں تک مجھے علم ہے تحقیق وہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے۔ (للبخاری وابن جریر، والبیہقی فی شعب الایمان رواہ البخاری فی صحیحہ کتاب الحدود باب مایکرہ من لعن شارب الخمر ج ۸ ص ۱۹۷) (الکنز مع الحاشیہ ج ۵ ص ۵۰۶)

(نوٹ) ابنِ عاصم، ابو یعلی اور سعید بن منصور کے حوالے سے بھی کنز العمال ج ۵ ص ۵۰۷ میں یہی واقعہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ہی منقول ہے۔ البتہ اس میں اتنا اضافہ ہے کہ وہ ایک کپّا گھی کا دوسرا شہد کا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کو ہدیہ میں دیا کرتا تھا۔ لیکن جس سے مال لیتا جب وہ پیسے کا تقاضہ کرنے آتا تو اسے ساتھ لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچ جاتا اور کہتا کہ یا رسول اللہ! اس کے سامان کی قیمت دے دیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صرف تبسم فرمانے پر اکتفا فرما دیتے اور حکم دے دیتے اور قیمت ادا ہو جاتی۔ پھر اس کے بعد تقریباً وہی واقعہ ہے۔ جس کے آخر میں گواہی نبوی ہے کہ اس پر لعنت نہ ڈالو کیونکہ یہ شخص اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے۔

---

بقیہ صفحہ سابقہ: ایک مروان نامی خلیفہ کو بھی اسی وجہ سے حمار کہتے تھے۔ ۱۲ عبد السلام کیلانی عفی اللہ عنہ۔

(۴) زید بن اسلمؒ کا بیان ہے کہ ابن نعمان کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وذریاتہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا آپ نے اسے کوڑے لگانے کا حکم دیا۔ پھر دوبارہ، سہ بارہ چار پانچ دفعہ لایا گیا تو ایک آدمی نے کہا کہ اے اللہ اس پر لعنت بھیج کتنی بار ہو چکی ہے کہ یہ پیتا ہے۔ اور کتنی بار ہو چکی ہے کہ اسے کوڑے لگتے ہیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس پر لعنت نہ ڈالو کیونکہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے۔ (عبدالرزاق۔ الکنز ج ۵ ص ۵۰۷)

(۵) عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ رحمۃ اللہ علیہ کا کہنا ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجھہ ورضی اللہ عنہ نے کسی آدمی پر حد قائم کی تو لوگ اسے گالی دینے لگے اور لعنت ڈالنے لگے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ وہ البتہ اپنے اس گناہ کو نہیں پوچھا جائے گا۔ (بیہقی۔ کنز العمال ج ۵ ص ۵۷۱)

---

## (امت کے لیئے لمحہ فکریہ)

اکثر مجرموں کو جو سزا ملتی ہے تو اسے ٹکٹکی سے باندھ کر بری طرح بے تحاشا مارتے ہیں۔ اور لوگ تماش بین ہوتے ہیں۔ وہ چیختا چلاتا ہے۔ تو ساتھ ساتھ لعنتوں اور پھٹکاروں اور بد دعاؤں کے ساتھ بآواز بلند اس کے شیطان کی حمایت ہوتی ہے۔ اس کے نتیجے میں اسلامی تعزیرات سے لوگوں میں نفرت پیدا ہوتی ہے۔ اگر لوگ اسے عبادت اور ثواب سمجھیں اور مارنے والا اور دیکھنے والے سب حدود شریعت میں رہ کر ماریں اور اس کے لیئے مغفرت کی دعائیں مانگیں تو لوگ شریعت کو بھی رحمت سمجھیں اور ایسے گناہوں سے بھی باز آجائیں۔ ڈی سی وغیرہ کو چاہیے

## مقررہ حد سے زیادہ لگانے پر جلاد سے قصاص

عن عبد اللہ بن معقل ان علیا ضرب رجلا قذا دہ الجلاد سوطین فاقادہ عنہ علی۔

عبد اللہ بن معقل کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو سزا دی۔ تو جلاد نے دو کوڑے زیادہ مار دیئے۔ اس پر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جلاد سے اس کا قصاص لیا۔ یعنی مجرم کے ہاتھ میں کوڑا دیا اور دو کوڑوں سے جلاد کو سزا دلائی۔ (بیہقی۔ کنز العمال ج ۵ ص ۱۷۵)

---

بقیہ صفحہ سابقہ ؛ کہ سزا سے پہلے سزا کے متعلق اسلامی ہدایات لاؤڈ سپیکر کے ذریعے تمام لوگوں کو سنانے کا حکم کر دے۔ پھر سزا شروع کرے ھذا ما انتھیت الیہ۔ واللہ اعلم بالصواب۔

۱۲ عبدالسلام کیلانی عفی اللہ عنہ۔

# تیسرا باب

## شبہات کا دفعیہ

پچھلے ابواب میں بعض شبہات ضمناً ذکر ہو چکے ہیں یہاں ان کے متعلق اشارہ ہی کافی ہے اور ان کے لیئے پچھلا حوالہ،

شبہ (پہلا) شراب کی حرمت قرآن مجید سے ثابت نہیں۔

(i) اس کا حل دوسرے باب کی دوسری فصل میں حدیث نمبر ۲، ۲۸، ۳۹ اور دوسرے باب کی تیسری فصل کا حاشیہ ملاحظہ ہو۔

(ii) کثرت روایات حرمت، مذمت اور تعزیر جس نے خبر واحد سے بہت آگے خبر قطعی کا فائدہ دیا ہے۔ اگر تحریم خمر قرآن مجید سے نہ بھی ثابت ہو تو بھی یہ روایات اجماعی فیصلے کی نشاندہی کرتی ہیں۔

(iii) امت کا اجماعی فیصلہ جو کہ یقینی تواتر اور مستفیض ہونے کی وجہ سے قطعیت کا فائدہ دیتا ہے۔ اور جو اس کی حلت کا قائل ہو گا اسے امت مسلمہ کا باغی، رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کا باغی اور اللہ کا باغی قرار دیا جائے گا اور اس کی سزا قتل ہے۔ جو کہ صحابہ کرام نے بالاتفاق پاس کی تھی۔ رضوان اللہ علیہم اجمعین۔

(iv) فی زمانہ معجزات نبویہ کا فیضان ہے۔ اس بارے میں بھی جب نشہ کی انتہا ہیروئن کی شکل میں دیکھی گئی اور سسکتی اور تڑپتی انسانیت گلی کوچوں، بازاروں، فٹ پاتھوں اور نالیوں، گندگی کے ڈھیروں،

باغوں، اور پارکوں کے علاوہ گھروں اور محلوں میں دیکھی گئی تو سب پکار اٹھے کہ الامان والحفیظ۔ اور عقل کے پجاریوں کو ہوش آئی کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کا فیصلہ برحق بھی تھا اور بروقت بھی تھا۔

← (ب) کام سے تھک جاتا ہوں تو تھوڑی سی پی لیتا ہوں۔

حالانکہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کا فرمانِ برحق ثابت یہ ہے کہ

(۱) ما اسکر کثیرہ فقلیلہ حرام

(۲) ما اسکر منہ الفرق فملأ الکف منہ حرام

(۳) ما اسکر کثیرہ حرام قلیلہ

(۴) وکل مسکر خمر اولہ واخرہ

(۵) کل مسکر حرام ولا یکون شراب احد طرفیہ حرام والاٰخر حلال

(۶) قلیل ما اسکر کثیرہ حرام

(۷) ما اسکر الفرق منہ فالجرعۃ عنہ خمر

(۸) حرام قلیلہ ما اسکر کثیرہ

(۹) انہا کم عن قلیل ما أسکر کثیرہ

تراجم | جس کی کثرت سکر پیدا کرے اس کا قلیل حصہ بھی حرام ہے۔ اگر ٹوپہ بھر سے سکر پیدا ہو جائے تو تھیلی بھر پینا بھی حرام ہے۔ اگر کثیر مقدار مسکر ہے تو اس کی قلیل مقدار بھی حرام ہے۔ ہر نشہ آور چیز شراب ہے اس کا اوّل بھی اور اس کا آخر بھی۔ ہر نشہ آور حرام ہے۔ ایسا کوئی مشروب موجود نہیں کہ اس کا ایک سرا تو حرام ہو اور دوسرا حلال ہو۔ اس کا قلیل حصہ بھی حرام ہے جس کے کثیر سے سکر پیدا ہو۔ اگر ایک

ٹوپے سے سکر پیدا ہو تو ایک گھونٹ بھی حرام ہے۔ جس کی کثرت سکر پیدا کرے اس کا قلیل جزء بھی حرام ہے۔ جس کی کثرت نشہ پیدا کرے اس کی قلیل مقدار سے بھی تم کو منع کرتا ہوں۔

**معجزۂ نبوی** | آج اطباء بھی یہ تسلیم کرتے ہیں کہ شراب کا پہلا قطرہ جب زبان پر رکھا جاتا ہے۔ تو اسی وقت سے نقصان اور خرابی پیدا ہونے لگتی ہے۔

**حوالہ جات** | مندرجہ بالا احادیث کے مختلف متون ہیں۔ معنی سب کا ایک ہے۔ بہرحال ان کے علی الترتیب حوالہ جات ملاحظہ ہوں۔

(۱) (احمد، ابو داؤد، ترمذی، ابنِ حبان، عن جابر) (احمد، نسائی، ابنِ ماجہ عن ابنِ عمرو) (الشیرازی والخطیب عن علی) (لاحمد وابنِ ماجہ والبیہقی عن ابنِ عمر رضی اللہ عنہ) (کنز العمال ج ۵ ص ۳۴۴ - ۳۶۹)

(۲) (لاحمد عن عائشہؓ والبخاری وابو داؤد والترمذی عن عائشہؓ) (کنز العمال ج ۵ ص ۳۴۴)

(۳) (ابو نعیم عن انس بن حذیفہ رضی اللہ عنہ)

(۴) (الشیرازی فی الالقاب عن عائشہ رضی اللہ عنہا ج ۵ ص ۳۶۸ - ۳۶۹)

(۵) (الحاکم فی الکنی عن ابنِ عباس) (کنز العمال ج ۵ ص ۳۶۹)

(۶) (ابنِ حبان عن جابر وعبد الرزاق عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ) (کنز العمال ج ۵ ص ۳۶۹)

(۷) (الخطیب فی المتفق والمفترق عن عائشہ رضی اللہ عنہا)

(۸) (البغوی عن واقد (الکنز ج ۵ ص ۳۴۲)

(۹) نسائی عن سعد رضی اللہ عنہ (کنز العمال ج ۵ ص ۳۴۳، ۳۴۲، ۳۶۸، ۳۶۹)

## (ج) بیماری سے بچاؤ کی خاطر شراب کا استعمال | اس اشتباہ کا جواب دو

تیسرا شبہ

طرح سے دیا جا رہا ہے۔

ایک تو کتاب وسنت کے حوالے سے اور دوسرا واقعاتی دنیا میں اس بہانے کی قلعی کھل چکی ہے۔

کیونکہ شراب اگر کسی کے ہاں کسی بیماری کا علاج ہے۔ تو یہ اس کی نالائقی، کم عقلی اور کج فہمی ہے۔ کیونکہ اگر عام ایلوپیتھک دواؤں کی طرح کسی بیماری کو دبا بھی دیتی ہو تو بھی اصل بیماری کا علاج تو نہیں کر پاتی۔ بلکہ اس کی وجہ سے کئی دوسری بیماریاں سر اٹھانے لگیں گی۔ (شہد کی افادیت)

(نوٹ) یہاں پر پوری امت مسلمہ کے لیئے ایک لمحہ فکریہ یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمام بیماریوں کا ایک علاج شہد قرار دیا تھا اس طرح کہ بعض اطباء کا قول ہے۔ کہ اگر میرا تمام مطب جل جائے صرف شہد کا ایک کنستر رہ جائے تو دوسرے روز بھی تمام بیماروں کو ڈیل کر لوں گا۔ اس میں ایک خصوصیت یہ بھی تھی کہ جہاں یہ دوائی تھی وہاں دوائی کی حفاظت بھی کرتی تھی۔ اسی وجہ سے تمام مسلمان طبیب پرانی دوائیوں کے لیئے شہد کا ساتھ ملانا ضروری سمجھتے تھے تاکہ دوائی کی تاثیر بھی بڑھ جائے اور محفوظ بھی رہ جائے اور دس بیس برس تک دوائی خراب نہیں ہوتی تھی۔ لیکن جب سے ہماری طب کی جڑوں میں ایلوپیتھک طریقِ علاج بیٹھ گیا ہے۔

ایک تو انہوں نے زیادہ تر مفرد دوائیوں کا استعمال کیا ہے۔ اگر مرکب ہیں تو بھی گیسوں اور وٹامنوں کی شکل میں حالانکہ ہر دوا کسی وجہ

سے فائدہ مند ہے۔ تو دوسری وجہ سے نقصان دہ بھی ہے۔ وہ مصنوعی مرکبات ملا کر دوائی کی تاثیر تو بڑھا لیتے ہیں۔ جو کہ فوری عمل پیدا کرتی ہے لیکن ساتھ ہی یہ دوا سائڈ ایفیکٹ بھی پیدا کرتی ہے۔

دوسرا انہوں نے دوائی کے ذریعے کسی بیماری کو عارضی طور پر دبانے کا عمل شروع کرنا ہوتا ہے اور قوت کی دوائیوں کے ذریعے قوت مدبرہ میں بیماری کا علاج پیدا کرنے کی کوشش کرنا ہوتی ہے۔ جس کی وجہ سے بھی ان کی دوائیوں میں کامیابی کم ہو کر رہ گئی ہے۔

تیسرا انہوں نے فوری تاثیر اور ایک دو سال کی مدت تک محفوظ کرنے کے لیے خالص شراب کا استعمال شروع کر رکھا ہے۔ جو کہ الکحل کہلاتی ہے۔ بالخصوص ہومیوپیتھک علاج میں تو الکحل ہی زیادہ ہوتی ہے۔

بعض ہمارے کرم فرما کہتے تھے کہ الکحل شراب نہیں اور اس کے لیے وہ بعض ڈاکٹروں کا بھی حوالہ دیتے تھے۔ لیکن یہ بات بالآخر تسلیم ہو ہی گئی کہ الکحل شراب ہی ہے۔ بلکہ اس کی اعلیٰ بلکہ ارذل قسم ہے البتہ ہمارے بعض اساتذہ یہ کہتے تھے۔ کہ جب الکحل خالی کارک پڑی رہے تو از خود اڑ جاتی ہے۔ اور باقی ماندہ دوائی پاک ہو جاتی ہے۔ اگر شراب کی ماہیت بدل جائے تو بھی باقی ماندہ مواد پاک ہو جائے گا۔ اگر گرم کر لیا جائے تو بھی یہ بخارات بن کر اڑ جائے گی اور اس طرح پاک ہو جائے گی کیا ہی اچھا ہو کہ مسلمان لیڈر طبیب اور ڈاکٹر اس طرف توجہ دیں کہ وہ خود اپنی لیبارٹریوں کو اسلامی اصولوں کی روشنی میں جدید تقاضوں کے مطابق ترقی دیں۔ اور ہر چیز میں ہر ایک پر انحصار رکھنا چھوڑ دیں۔

چوتھا جدید طب کی روشنی میں بھی یہ چیز طے پا چکی ہے کہ جب

شراب کا پہلا قطرہ ہی زبان پر جاتا ہے تو اسی وقت سے اس کا نقصان شروع ہو جاتا ہے۔ تو جس دوائی میں شراب ہو اس میں شراب کے قطرے تو ہوں گے اور جو دوائی خود ہی شراب ہو وہ کیسے فائدہ مند ہو سکتی ہے۔

## اب کتاب وسنت کی روشنی میں ملاحظہ ہو

اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعا ان الفاظ میں نوٹ کی ہے۔ واذا مرضت فھو یشفین کہ جب بھی میں بیمار ہوتا ہوں وہ مجھے شفا دے دیتا ہے۔ (سورۃ الشعراء ۲۶ : ۸۰)

نیز ارشاد ربانی ہے۔ اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَیَکْشِفُ السُّوْٓءَ

وَیَجْعَلُکُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ ءَ اِلٰہٌ مَّعَ اللّٰہِ قَلِیْلًا مَّا تَذَکَّرُوْنَ ۝

بھلا کون ہے جو کہ لاچار کی دعا قبول کرتا ہے۔ جب بھی وہ بلائے اور تکلیف رفع کرتا ہے۔ اور تمہیں زمین کے خلیفے بنا دیتا ہے۔ کیا اللہ تعالیٰ کے ساتھ کوئی اور بھی حاجت روا اور مشکل کشا ہے۔ بہت تھوڑا ہے جو کہ نصیحت پکڑتے ہو۔ (سورۃ النمل ۲۷ : ۶۲)

ایضاً ارشاد ہوتا ہے: اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ ۙ میں پکارنے والے کی پکار کو سنتا ہوں جب بھی وہ مجھے پکارے (سورۃ البقرۃ ۲ : ۱۸۶) یہ آیات تو یہ اشارہ دیتی ہیں کہ ہر بیماری کے لیئے اور ہر ضرورت کے لیئے اللہ تعالیٰ سے التجا کرنے سے فائدہ ہو جاتا ہے۔ اور شہد کی مکھی کے متعلق ارشاد ہوتا ہے۔

یخرج من بطونہا شراب مختلف الوانہ فیہ شفاء للناس

ان کے پیٹوں سے مشروب نکلتا ہے۔ جس کے متعدد رنگ ہیں۔ اس میں لوگوں کے لیئے شفا ہے۔ گویا قرآن مجید نے تو یہاں تک تصور دیا ہے نہ صرف یہ کہ ہر بیماری کا علاج موجود ہے بلکہ فرمایا کہ ہر بیماری کا علاج شہد میں موجود ہے۔ (سورۃ النحل ۱۶: ۶۹)

## حرام چیزوں سے علاج

پھر وہ ڈاکٹر ہی کیا ہے۔ جسے حرام چیزوں میں ہی شفا دکھائی دیتی ہے اسے حلال چیزوں میں کیوں نہیں دکھائی دیتی؟ حالانکہ حلال چیزوں میں بھی شفا موجود ہے۔ جب کہ حرام چیزوں سے شفا کی توقع قطعی بے سود ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنے نبی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وصحبہ وسلم کے ذریعے پہلے سے ہدایت دے رکھی ہے کہ حرام چیزوں میں تمہارے لیئے شفاء نہیں۔ چنانچہ ارشاد نبوی ہے۔

(۱) ان اللہ لم یجعل شفاءکم فیما حرم علیکم (الطبرانی فی الکبیر عن أم سلمہ رضی اللہ عنہا بسند صححہ السیوطی فی الجامع الصغیر ج ا ص ۷۲۔

تحقیق اللہ تعالیٰ نے تمہاری شفا اس چیز میں نہیں رکھی جو تم پر حرام کر رکھی ہے۔ یہ حضرت ام سلمۃ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے بات ہم تک پہنچی ہے۔

(۲) ان اللہ تعالیٰ خلق الداء والدواء فتداووا ولا تتداووا بحرام (الطبرانی فی الکبیر عن ام الدرداء رضی اللہ عنہ)

اللہ تعالیٰ نے بیماری بھی پیدا کی اور دوا بھی۔ تو تم علاج کیا کرو۔ اور حرام کے ذریعے دوائی نہ کرو۔ (کنز العمال ج ا ص ۵)

یہ تو ہر حرام چیز کے متعلق رہنمائی تھی۔

## شراب کے متعلق خصوصی رہنمائی

اب ذیل میں عبدالرزاق کے حوالے سے شراب کے متعلق خصوصی رہنمائی ملاحظہ ہو۔

(۱) عن وائل ان رجلا یقال لہ سوید بن طارق سأل النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم عن الخمر فنہاہ فقال: انما اصنعہا لدواء فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہا داء ولیست بدواء

ایک آدمی جس کا نام سوید بن طارق تھا اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم سے شراب کے متعلق سوال کیا تو آپؐ نے اسے منع فرما دیا۔ اس نے عرض کی کہ میں تو اسے بطور علاج استعمال کرتا ہوں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم نے فرمایا کہ یہ تو خود بیماری ہے۔ دواء نہیں ہے۔ (کنز العمال ج ۵ ص ۵۱۰)

(۲) عمار بن بشر ایک بصری بوڑھے جس کی کیفیت ابوالبشر کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ میں معاذہ عدویہ کے پاس آیا کرتا تھا اور اس کی باتوں سے تسکین حاصل کرتا تھا۔ ایک دن میں آیا تو کہنے لگی کہ

اے ابوالبشر! میں تمہیں حیران نہ کر دوں؟ میں نے دستوں کی دوا لی تو میرا پیٹ سخت ہو گیا تو میرے لیئے مرتبان کا نبیذ تیار کر کے اس سے ایک پیالہ میرے لیئے بھی لاؤ۔ چنانچہ میں (مرتبان کا نبیذ بنا کر) ایک پیالہ لے آیا۔ انہوں نے اپنا دسترخوان بچھوایا۔ اور اس دسترخوان پر وہ پیالہ جس میں نبیذ بھرا ہوا تھا رکھ دیا۔

پھر لگی دعا کرنے، اے اللہ! اگر تو جانتا ہے کہ میں نے حضرت

عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم سے سنا ہے کہ وہ مرتبان کے نبیذ سے منع کرتے تھے تو اس نبیذ سے مجھے جس طرح تو پسند کرے نجات دے دے "۔

ابو بشر کہتے ہیں۔ میں موجود تھا میں نے دیکھا کہ پیالہ الٹ گیا اور جو بھی اس میں تھا وہ گر گیا اور اس کے پیٹ میں جو تکلیف تھی وہ بھی ختم ہو گئی۔ (ابن عساکر۔ کنز العمال ج ۱۰ ص ۹۱)

## جانوروں کے لیئے بھی شراب کی ممانعت

(۱) حضرت عمر رضی اللہ عنہ ناپسند فرماتے کہ میں ان کے جانوروں کی دبر کا علاج شراب سے کروں۔

(الکنز ج ۱۰ ص ۹۱)

(۲) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے غلام نے ان کے ایک اونٹ کو شراب پلا دی تو اس پر انہوں نے اسے مارنے کی دھمکی دی۔ (عبدالرزاق۔ الکنز ج ۵ ص ۵۱۰)

## بچوں کے لیئے بھی شراب کی ممانعت

(۱) عکرمہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم اپنے گھر میں داخل ہوئے تو دیکھا کہ انہوں نے اپنے ہی ایک بچے کے لیئے کسی کوزے میں نبیذ بنا رکھا ہے۔ تو مشروب گرا دیا اور کوزے کو توڑ ڈالا گیا۔ (عبدالرزاق۔ الکنز ج ۵ ص ۵۳۵)

(۲) ومن سقاه صغيرا لا يعرف حلاله من حرامه كان حقا على الله ان يسقيه من طينة الخبال (ابو داؤد كتاب الاشربة باب ما جاء في السكر رقم ۳۶۸۳) (بحواله كنز ج ۵ ص ۳۴۳)

جو کسی بچے کو نشہ آور چیز پلائے جسے حلال حرام کی تمیز نہ ہو تو اللہ پر حق ہے کہ اسے دوزخیوں کے نچوڑ سے پلائے۔

## ہر مؤمن کے لیئے ہر نشہ حرام ہے

خواہ صحت مند یا بیمار ہو، جوان ہو یا بوڑھا، بچہ ہو کہ فانی عمر رسیدہ، نیک ہو یا فاسق فاجر ہو۔

ہر نشہ آور چیز ہر مؤمن پر حرام ہے۔ (لابن ماجہ عن معاویہ رضی اللہ عنہ بحوالہ الکنز ج ۵ ص ۳۴۲)

تو جس آدمی کو کسی بیماری کے لیئے شراب میں شفاء نظر آتی ہو اس اس پر فرض ہے کہ مزید تحقیق کرے حتیٰ کہ اسے حلال چیز میں شفاء مل جائے۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کا اعلان ہے کہ

## ہر بیماری کا علاج موجود ہے

۲۴ احادیث سے استدلال

اس بارے میں بہت سی روایات تقریباً تواتر کے ساتھ منقول ہیں

ذیل میں ان روایات کا حوالہ پیش کیا جا رہا ہے۔ اور الفاظ بھی جہاں ضرورت معلوم ہوئی ان کا بھی ذکر ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ ملاحظہ ہو۔

(۱) ان اللہ لم یضع داء الا وضع لہ شفاء (احمد بسند صححہ السیوطی عن طارق بن شہاب

ترجمہ۔ اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری نہیں اتاری مگر اس کے لیئے شفاء اتاری ہے۔ (الجامع الصغیر ج ۱ ص ۷۲)

(۲) ما انزل اللہ داء الا انزل لہ شفاء (ابن ماجہ عن ابی ھریرۃ بسند حسنہ السیوطی ج ۲ ص ۱۴۳

ترجمہ۔ اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری نازل نہیں کی مگر اس کے لیئے شفاء

بھی نازل فرمائی ہے۔

(۳) ان اللہ تعالیٰ لم ینزل داء الا أنزل لہ دواء علمہ من علمہ جھلہ من جھلہ الا السام وھو الموت (الحاکم فی المستدرک عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ بسند صححہ السیوطی ج ا ص۲)

ترجمہ۔ تحقیق اللہ تعالیٰ نے نہیں کوئی بیماری نازل کی مگر اس کے لیئے دوار بھی نازل کی ہے۔ جسے علم ہوگیا وہ علم رکھتا ہے۔ اور جسے جہالت رہی جہالت رہ گئی۔ ہاں مگر (سام) کا کوئی علاج نہیں اور وہ موت ہے۔

(۴) ان اللہ تعالیٰ حیث خلق الداء خلق الدواء فتداووا (احمد۔ عن انس۔ کنز العمال ج ۱۰ ص۳)

ترجمہ۔ اللہ تعالیٰ نے جہاں بیماری پیدا کی ہے۔ وہیں دوار بھی پیدا کی ہے۔ تو تم دوار کیا کرو۔

(۵) تداووا عباد اللہ فان اللہ تعالیٰ لا یضع داء الا وضع لہ دواء غیر داء واحد الھرم)

ترجمہ۔ اے اللہ کے بندو! تم دوار کیا کرو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کوئی بھی بیماری نہیں اتارتا مگر اس کی دوار بھی اتار دیتا ہے۔ سوائے ایک بیماری کے وہ ہے بڑھاپے (کا آخری سٹیج) (احمد ولائمۃ فی زوائد ابن حبان والحاکم والاربعۃ (ابوداؤد والنسائی وابن ماجۃ والترمذی) ابن ماجہ باب ما انزل اللہ رقم ۳۴۵۶۔ وقال فی الزوائد اسنادہٗ صحیح و رجالہٗ ثقات عن اسامۃ بن شریک)

(۶) یا عباد اللہ تداووا فان اللہ تعالیٰ لم یضع داء الا وضع لہ دواء

غیر داء واحد الهرم (احمد والاربعۃ ابوداؤد والنسائی وابن ماجہ والترمذی (کتاب الطب باب ماجاء فی الدواء والحث علیہ برقم ۲۰۳۸ وقال حسن صحیح) عن اسامۃ بن شریک۔ (الکنز ج ۱۰ ص۲)

(۷) ان الذی انزل الداء انزل الدواء

ترجمہ۔ تحقیق جس ذات نے بیماری اتاری اسی نے دوا بھی اتاری ہے۔

(الحاکم فی المستدرک ج ۴ ص ۱۹۹ وقال صحیح واقرہ الذہبی) عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ۔

(۸) ان اللہ تعالیٰ خلق الداء والدواء فتداووا ولا تتداووا بحرام

(طبرانی فی الکبیر عن ام الدرداء الکنز ج ۱۰ ص ۵)

(۹) ان الذی جعل الداء انزل الدواء فجعل شفاء ماشاء فیما شاء

(ابو نعیم فی الطب عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ ج ۱۰ ص ۵)

(۱۰) ما انزل اللہ داء الا انزل لہ دواء (لابن ماجۃ عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ)

(۱۱) لکل داء دواء فاذا اُصیب دواء الداء برأ باذن اللہ (لاحمد ومسلم کتاب السلام باب لکل داء دواء واستحباب التداوی رقم ۲۲۰)

(الکنز ۱۰/۶)

ترجمہ۔ ہر بیماری کی دوا ہے۔ جب بیماری کی دوا مل جاتی ہے۔ تو اللہ کے اذن سے آرام بھی آجاتا ہے۔

(۱۲) ما انزل اللہ تعالیٰ داء الا انزل لہ شفاء (لابن ماجہ عن ابی ھریرۃ کتاب الطب باب ما انزل اللہ داء الا انزل لہ شفاء)

رقم ۳۴۳۹ وقال فی الزوائد اسناد حسن (الکنز ج ۱۰ ص ۶

(۱۳) تداووا فان اللہ تعالیٰ لم ینزل داء الا وقد انزل اللہ لہ شفاء الا السام والھرم (لابن حبان عن اسامۃ بن شریک رضی اللہ عنہ اخرجہ الھیثمی فی موارد الظمآن الی زوائد ابن حبان کتاب الطب باب التداوی رقم ۱۳۹۵ (الکنز ج ۱۰ ص ۶)

(۱۴) تداووا فان اللہ عزوجل لم ینزل فی الارض داء الا انزل اللہ لہ شفاء (ابونعیم فی الطب عن ابن عباس رضی اللہ عنہما حوالہ سابقہ)

(۱۵) یا ایھا الناس تداووا فان اللہ تعالیٰ لم یخلق داء الا خلق لہ شفاء الا السام والسام الموت (الطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما)

(۱۶) یا ایھا الناس تداووا فان اللہ تعالیٰ لم ینزل داء الا انزل لہ دواء - ابونعیم فی الطب عن ابی ھریرۃ (الکنز ج ۱۰، ص ۷)

(۱۷) ان الذی انزل الداء انزل معہ الدواء (ابونعیم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ الکنز ج ۱۰، ص ۷)

(۱۸) ان الذی انزل الداء انزل الدواء ولم ینزل داء الا انزل لہ دواء الا داء واحد الھرم (طبرانی فی الکبیر عن صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ)

(۱۹) ماوضع اللہ من داء فی الارض الا وقد جعل لہ شفاء علمہ من علمہ و جھلہ من جھلہ (طبرانی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ)

(۲۰) تعلمن ان اللہ تعالیٰ لم ینزل داء الا انزل لہ دواء غیر داء واحد الھرم (الحاکم فی المستدرک عن صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ

(۲۱) سبحان اللہ وھل انزل اللہ تعالیٰ من داء فی الارض الا انزل لہ شفاء (لاحمد عن رجل من الانصار)

(۲۲) ما انزل الله عزوجل داء الا وقد جعل لهٗ فی الارض دواء علمه من علمه وجهله من جهله (الخطیب عن ابی هریرۃ)

(۲۳) ما انزل الله تعالیٰ داء الا انزل لهٗ الدواء (لابن ماجه عن ابن مسعود رضی الله عنه) (الکنز ج ۱۰، ص ۷)

(۲۴) ما انزل الله تعالیٰ من داء الا وقد انزل هو شفاء علمه من علمه وجهله من جهله۔

(لاحمد والحکیم الترمذی وابن السنی وابو نعیم فی الطب والحاکم والبیہقی عن ابن مسعود رضی الله۔

طب جدید کا اعتراف (ان چوبیس متون کے ساتھ وہ فیصلہ جس کا طب جدید نے بھی اعتراف کیا ہے۔ کہ ہر بیماری کی دوا موجود ہے۔ سوائے موت اور بڑھاپے کے۔ جب دوائی مل جاتی ہے۔ تو اللہ تعالیٰ کی اجازت مل جانے پر وہ اثر بھی کرتی ہے۔ اور بیماری دور ہو جاتی ہے۔ تو تم حلال دوائی سے علاج کرنا حرام سے علاج نہ کرنا۔)

یہ ہے خلاصہ ان روایات کے متونِ کو جمع کرنے کا اور اس کا ایک ہی مطلب نکالنے کا یہ چوبیس روایات مندرجہ ذیل صحابہ کرام سے مروی ہیں۔

---

[1] مفتاح کنوز السنہ میں صحیح مسلم کتاب الاشربہ حدیث نمبر ۱۲، ترمذی کتاب الطب باب نمبر ۸ ابن ماجہ کتاب الطب باب نمبر ۲ دارمی کتاب الاشربہ باب نمبر ۶ مسند احمد ج ۳ ص ۳۱۱، ۳۱۷ و ج ۲ ص ۲۹۲، ص ۳۹۹۔ مسند طیالسی حدیث نمبر ۱۰۱۸۔ ملاحظہ مفتاح (ج ا ص ۱۷۸)

| | |
|---|---|
| (۱) طارق بن شہاب | صحیح مسلم |
| (۲) ابوہریرۃ | احمد |
| (۳) ابوسعید الخدری | الحاکم |
| (۴) انس بن مالک | عبداللہ بن احمد |
| (۵) اسامہ بن شریک | ابن حبان |
| (۶) ام الدرداء | ابوداؤد |
| (۷) عبداللہ بن مسعود | ترمذی |
| (۸) جابر بن عبداللہ | نسائی |
| (۹) عبداللہ بن عباس | ابن ماجہ |
| (۱۰) صفوان بن عسال | طبرانی فی الکبیر |
| (۱۱) عن رجل من الانصار | ابونعیم فی الطب |
| | البیہقی |
| | ابن السنی |
| | الخطیب |
| | موارد الظمآن فی زوائد ابن حبان |

گیارہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین سے تیرہ کتابوں میں چوبیس متون اور علیحدہ علیحدہ سندوں سے یہ حدیث مروی ہے۔ تو جب یہ بات قطعی طور پر ثابت ہوگئی ہے کہ ہر بیماری کا علاج اللہ تعالیٰ نے رکھ دیا ہے۔ اور حرام چیزیں شفا رکھی نہیں تو معلوم ہوا کہ شراب کو الکحل کے طور پر استعمال کرنا بھی ناجائز اور الکحل کو یا شراب کو علاج کے طور پر استعمال کرنا بھی ناجائز ہے۔ ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

## (حکیم کا حوالہ)

اب ذیل میں حجت کے ثبوت کے بعد کسی حکیم کا حوالہ پیش کر دینا ضروری نہیں تو فائدہ سے خالی بھی نہیں۔

مولانا الطاف حسین حالی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب مدوجزر اسلام مسدس میں پہلے بند میں لکھتے ہیں۔

کسی نے یہ بقراط سے جا کے پوچھا
مرض تیرے نزدیک مہلک ہیں کیا کیا
کہا دکھ جہاں میں نہیں کوئی ایسا
کہ جس کی دوا حق نے کی ہو نہ پیدا
مگر وہ مرض جس کو آسان سمجھیں
کہے جو طبیب اس کو ہذیان سمجھیں
دوا اور پرہیز سے جی چرائیں
یونہی رفتہ رفتہ مرض کو بڑھائیں

## (د) لغت کا سہارا چوتھا شبہ

بعض لوگ کہتے ہیں کہ جو شخص نشہ باز ہو لیکن اتنی مقدار میں پی لی جائے کہ نشہ نہ آئے تو اس کا پینا جائز اور حلال ہے۔ البتہ انگور کی شراب ہی چونکہ خمر ہے اس لیئے وہ قلیل وکثیر ہر صورت میں ناجائز ہے۔ اس کا جواب پہلے باب میں بڑی تفصیل سے گذر چکا ہے کہ

(ا) جب شراب حرام ہوئی تھی تو جن چیزوں سے شراب بنتی تھی۔ ان میں سے انگور ایک شامل تو ضرور ہے۔ اگرچہ بعض روایات کے لفظ ملتے ہیں۔ کہ ان دنوں مدینہ منورہ میں انگور اور منقہ کا ایک دانہ بھی نہ تھا۔ بلکہ تمام شراب دوسری چیزوں سے بنتی تھی لیکن پھر بھی علی

سبیل التنزل ہم یہ تسلیم کرتے ہیں۔ کہ شراب انگوروں کی ہوتی ہوگی لیکن دوسری چیزوں سے بھی بنتی تھی اور مدینہ منورہ میں بالعموم دوسری چیزوں کی ہی شراب دستیاب تھی۔ پھر بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بارے میں کوئی رحمت اور شفقت نہ کھائی۔ بلکہ مٹکوں پر مٹکے گراتے جارہے ہیں۔ اور ان کا کوئی پرسانِ حال نہیں۔

(ii) اس کا جواب اسی باب میں تھوڑی سی پی لیتا ہوں کے ضمن میں بالتفصیل آگیا ہے۔ جن میں نو طریقوں سے سندوں سے متن پیش کیا گیا ہے۔ مزید اور بھی متون بعد میں مل گئے تھے جو کہ مندرجہ ذیل صحابہ کرام سے احمدؒ، ابوداؤدؒ، ترمذیؒ، نسائیؒ، ابن ماجہؒ، بخاریؒ، حاکمؒ، ابن حبانؒ، عبدالرزاقؒ، ابونعیمؒ، الشیرازیؒ فی الالقاب، البغویؒ، بیہقیؒ، الخطیبؒ فی المتفق والمفترق چودہ کتابوں میں موجود ہیں۔

| | |
|---|---|
| (۱) جابر بن عبداللہ | (۵) انس بن حذیفہ |
| (۲) عبداللہ بن عمرو | (۶) عبداللہ بن عمر |
| (۳) علی بن ابی طالب | (۷) واقد اللیثی |
| (۴) عائشہ صدیقہ | (۸) سعد رضی اللہ عنہم اجمعین |

(نوٹ) اب اس تفصیل کے بعد یہ شبہ بھی جاتا رہا کہ لغت میں چونکہ خمر انگوروں پر ہی بولا جاتا ہے۔ اس لئے قلیل وکثیر صرف انگوروں کی شراب حرام ہے باقی سکر پیدا کرے تو حرام اور اگر تھوڑی مقدار میں پی لے اور سکر پیدا نہ کر سکے تو حلال یہ بالکل دھوکہ اور شیطانی مذاق ہے جو کہ اس نے لوگوں کے ساتھ روا رکھا ہے۔ اگر کسی امام کا فتوی بھی مل جائے تو ہم اسے قبول کرنے کے مجاز نہیں اور نہ ہی ان ساری

حدیثوں کو نظر انداز کر سکتے ہیں کیونکہ لا طاعۃ المخلوق فی معصیۃ الخالق جب خالق کی نافرمانی بنتی ہے تو کسی مخلوق کی تابعداری جائز نہیں۔ ان حدیثوں کو نظر انداز کر کے کسی فتوی پر بیٹھ جانا معلوم نہیں کہ اس کی نسبت بھی صحیح ہے۔ یا غلط کسی طرح جائز نہ ہوگا۔ اگر کوئی ایسا کرے گا تو اندھی تقلید کا مرتکب ہوگا۔ جس سے تمام آئمہ کرام نے منع کر رکھا ہے۔

(iii) مومن جو سیدھا سادھا ہوگا اسے مجرد حکم مل جائے تو اس کے لیے کافی حجت ہے۔ لیکن جو شخص اپنی مرضی اور رغبت کو نظر انداز نہیں کر سکتا وہ کہیں حیلوں، بہانوں، تاویلوں اور کئی اعتراضوں میں اپنے مخاطب کو الجھانے کی کوشش کرے گا۔ کبھی قرآن کے حوالے، کبھی لغت کے حوالے کبھی کسی امام کے قول کا حوالہ، حالانکہ جتنی محنت اور تحقیق کتاب و سنت پر ہوئی ہے۔ تاریخ انسان میں کسی دور میں بھی اتنی محنت کسی دوسرے سرمایۂ علمی یا سرمایۂ عملی پر نہیں ہوئی۔ اسی لیے کسی امام کے حوالے سے چھوٹنے کی کوشش بھی۔ فاما الذین فی قلوبهم زیغ فیتبعون ما تشابه منه ابتغاء الفتنة وابتغاء تاویله (سورۃ آل عمران ۳ : ۷)

کی طرح کی ہوگی۔ یعنی جن کے دلوں میں کجی ہے وہ متشابہ آیات کی تلاش میں رہتے ہیں تاکہ فتنہ کھڑا کر سکیں اور تاویل کا رستہ حاصل کر سکیں۔ حالانکہ (متشابہ) آیات کی تاویل کو سوائے اللہ تعالی کے کوئی نہیں جانتا۔ الآیۃ۔

مقصد یہ ہے کہ ایسے نصوص (وہ آیات اور احادیث) جن کا صرف ایک ہی معنی بنتا ہو ان کی طرف توجہ تو دیتے نہیں لیکن جن آیات کے حقیقی مفہوم انسانی ادراک سے بالاتر ہوں یا ان آیات کے مطلوبہ الفاظ کے لغت میں کئی معانی کا اشتراک ہوتا

ہے۔ کبھی وہ صرف متنوع ہی ہوتے ہیں اور کبھی متضاد معانی کے حامل ہوتے ہیں۔ اس لیئے اصلی) معانی متشابہ ہوتے ہیں۔ (تو وہ اپنی بات کو دین میں داخل کرنے کے لیئے ایسے الفاظ اور کلمات قرآنیہ یا نبویہ) کی تلاش میں رہتے ہیں) تاکہ فتنہ پیدا کر سکیں اور (حقیقی اور مطلوبہ محکم) معانی کو توڑ موڑ کر اپنی بات پیش کر سکیں حالانکہ ان کی صحیح تاویل سے کوئی آدمی واقف نہیں ہوتا۔ سوائے اللہ تعالیٰ کے' اور راسخین فی العلم (جنہیں اللہ تعالیٰ نے معانی کے تضاد و اختلاف کے وسوسوں سے محفوظ کر کے علم نبوت کی روشنی سے مالا مال کر رکھا ہے) بھی! یہی کہتے ہیں ہر آیت ہمارے رب کی طرف سے ہے۔ یعنی سب پر ایمان لا کر سیدھے سادے اور محکم اور مطلوبہ معانی پر عمل کریں گے اور جو چیز سمجھ سے بالاتر ہو گی اس کا انکار بھی نہیں کریں گے۔ اور نہ ہی اس کے لیئے اپنی مرضی کے تکلفات اختیار کریں گے۔

تو معلوم ہوا کہ یہاں تو اصلی اسلام پر عمل ہی تب ہو سکتا ہے جب کہ نیت صاف ہو۔ نیت بد ہو تو ؎ (خوئے بد را بہانہ بسیار) (کہ جس کی خصلت بری ہو اسے بہت سے بہانے مل جاتے ہیں)

## چلتی رہی یہ کم بخت روپ بدل بدل کے

(۱۷) صحابہ کرام کے ادوار میں بہت سے لوگوں نے کئی قسم کی نشہ آور چیزوں کو اپنے مشروبات میں شامل کر رکھا تھا اور بہانہ یہی بناتے تھے کہ وہ خمر نہیں یعنی نام ان کا کچھ اور ہے۔ لیکن صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے ان کی ایک نہ چلنے دی اور صاف کہہ دیا کہ یہ بھی شراب ہے۔ صرف نام کا ہی فرق ہے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں امام سیوطی

علیہ الرحمۃ کا ذکر کردہ حوالہ ملاحظہ ہو۔ (۱۳ احادیثِ نبویہ کا حوالہ)

(۱) واخرج الحاکم وصححه عن ابی مسلم الخولانی انه حج فدخل علی عائشة فجولت تسألہ عن الشام وعن بردها فجعل یخبرها فقالت کیف تصبرون علی بردها قال یا ام المومنین انهم یشربون شرابا لهم یقال لہ الطلاء قالت صدق اللہ وبلغ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سمعته یقول ان ناسا من امتی یشربون الخمر یسمونها بغیر اسمها۔
(تفسیر الدر المنثور ج ۲ ص۳۲۳)

"ابو مسلم خولانی نے حج کیا تو حضرت عائشہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ تو وہ شام اور اس کی سردی کے متعلق پوچھنے لگیں کہ تم اس کی سردی کیسے برداشت کرتے ہو۔ کہنے لگا کہ ام المؤمنین! (رضی اللہ عنہا) وہ ایک مشروب پیتے ہیں۔ جس کا نام طلاء رکھتے ہیں۔ کہنے لگیں کہ اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم نے پہنچا دیا میں نے ان سے سنا فرماتے تھے میری امت کے لوگ شراب پیئیں گے لیکن نام اور رکھ لیں گے۔"

(۲) سائب بن یزید رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ باہر نکلے تو کہنے لگے کہ میں نے فلاں شخص سے شراب کی بدبو پائی ہے تو اس نے دعویٰ کیا ہے کہ اس نے طلاء پیا ہے۔ میں اس کے مشروب کے متعلق پوچھنے والا ہوں اگر اس سے نشہ پیدا ہوتا ہے تو میں اسے کوڑے لگاؤں گا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے پوری حد لگا دی (مالک، شافعی، عبدالرزاق، ابنِ وہب، ابنِ جریر اور بیہقی علیہم الرحمۃ

الکنزج ۵ ص ۵۱۰)

(۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جس کا ایک ٹوپہ سکر پیدا کرسکتا ہو اس کی ایک عدد چاٹ بھی حرام ہو جاتی ہے۔ (عبدالرزاق الکنزج ۵ ص ۵۱۱)

(۴) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ہر نشہ آور شراب اور ہر نشہ آور حرام ہے۔ (مالک و عبدالرزاق)

(۵) ابوذر رضی اللہ عنہ کا کہنا ہے کہ جو شخص کسی مشروب سے نشہ آور پی لے تو وہ پلید ہے نجاست ہے نجاست ہے۔ اور اس نے چالیس روز کی نمازیں نجس کرلیں۔ اگر وہ توبہ کرے گا تو اللہ توبہ قبول کرلے گا۔ اگر تیسری یا چوتھی بار پیئے گا تو اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ اسے دوزخیوں کی نچوڑن کا کیچڑ پلائے۔ (عبدالرزاق۔ الکنزج ۵ ص ۵۱۱)

(۶) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا کہنا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وصحبہ وسلم سے تبع کے بارے میں سوال ہوا تو ارشاد ہوا کہ ہر نشہ آور مشروب حرام ہے۔ (عبدالرزاق۔ الکنزج ۵ ص ۵۱۱)

(۷) طاؤس کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم نے آیت خمر کی تلاوت کی اور وہ منبر پر لوگوں کو وعظ کر رہے تھے تو ایک آدمی نے پوچھا کہ یا رسول اللہ! مزر کا کیا حکم ہے۔ پوچھا کہ وہ کیا ہے۔ کہنے لگا کہ دانوں سے بنائی جاتی ہے۔ پوچھا کہ کیا نشہ آور ہے کہنے لگا کہ ہاں فرمایا کہ ہر نشہ آور حرام ہے۔ (عبدالرزاق۔ الکنزج ۵ ص ۵۱۲)

(۸) ابن ابی شیبہ میں ابوالجویریہ الجرمی کا اور عبدالرزاق میں بغیر نام دیئے حضرت عبداللہ بن عباس سے سوال ہے کہ باذق کے متعلق کیا حکم ہے

تو جواب میں فرمایا کہ محمد (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم) باذق سے پہلے گذر چکے ہیں۔ یا دیہ معنی باذق سے بھی آگے پہنچ گئے پھر عبدالرزاق کے مطابق انہوں نے کہا کہ جو بھی چیز نشہ آور ہو وہ حرام ہے (الکنز ج ۵ ص ۴۹)

(۹) ابن ابی شیبہ، احمد فی الاشربۃ، عبدالرزاق، بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ابی الدنیا فی ذم السکر، ابوعوانہ، طحاوی، ابن ابی عاصم فی الاشربۃ، ابن حبان، دارقطنی، ابن مردویہ اور بیہقی یعنی صحیحین سمیت سولہ کتابوں میں حضرت عمر کا خطبہ منقول ہے جو کہ ان کے بیٹے کے ذریعے سب نے نقل کیا ہے۔ کہ جب شراب کی حرمت نازل ہوئی تو یہ پانچ چیزوں سے تھی۔

(۱) انگور (۲) کھجور (۳) گندم (۴) جو (۵) شہد

اور خمر کا معنی یہ ہے کہ جو چیز عقل پر پردہ ڈال دے (الکنز ج ۵ ص ۱۷۴)

(۱۰) دُبّاء (کدو کا بنا ہوا برتن) مزفت (تارکول لگا ہوا برتن) جر (مٹی کا مرتبان) میں نبیذ نہ ڈالو (انگور میوہ وغیرہ پانی ملا کر نہ پھینکو) اور ہر نشہ آور حرام ہے۔ (لاحمد ومسلم عن میمونہ وعائشہ رضی اللہ عنہما۔)

(۱۱) اشربوا واجتنبوا کل مسکر پیئو اور ہر نشہ آور سے بچ جاؤ۔

(طبرانی فی الکبیر عن ابن عمر ورضی اللہ عنہما (الکنز ج ۵ ص ۳۷۴)

(۱۲) اشربوا منہ مالایذھب العقل والمال وہ پیؤ جس سے نہ تو عقل جاتی رہے اور نہ ہی مال جاتا رہے (طبرانی فی الکبیر عن صحار العبدی رضی اللہ عنہ) (الکنز ج ۵ ص ۳۷۴)

(۱۳) میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کے پاس مٹی کے برتن کا نبیذ لے کر گیا جو کہ جوش مار رہا تھا تو فرمایا کہ اسے دیوار پر دے مار دیہ

اس کا مشروب ہے جو کہ نہ تو اللہ پر ایمان رکھتا ہے اور نہ ہی آخرت کے دن پر۔ (طبرانی فی الکبیر ابو نعیم فی الحلیہ ابو یعلی بیہقی عن ابی موسی رضی اللہ عنہ ابو داؤد، نسائی ابن ماجہ عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ) (الکنز ج ۵ ص ۲۷۵)

(نوٹ) اس معنی میں اور بھی بہت کچھ مواد ہے۔ بطور مثال تیرہ روایات کافی ہیں۔

کہ صرف نام اور لغت کے حوالے سے کوئی چیز نہ حلال ہوتی ہے اور نہ ہی حرام ہوتی ہے۔ بلکہ ہر وہ چیز جو کہ شرعی اصول سے ٹکرائے بالخصوص ایسے مشروبات جو کہ نشہ آور ہیں حتی کہ خشک چیزیں بھی جو کہ نشہ پیدا کر رہی ہیں سب حرام ہیں اور شراب کے حکم میں ہیں۔ بہت سی احادیث ایسی ہیں جن میں یہ صراحت ہے کہ لوگ شراب پیئیں گے پر نام بدل کر۔ ریشم پہنیں گے مگر نام بدل کر وغیرہ وغیرہ۔

## (ھ) سردی یا گرمی کے بہانے

پچھلے صفحوں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے حدیث نمبر ۱ میں ابو مسلم خولانی کا تبادلہ خیالات گذر چکا ہے کہ جس میں انہوں نے سردی سے بچاؤ کی خاطر طلاء پینا شروع کر دی تو حضرت عائشہ صدیقہ بنت صدیق اکبر رضی اللہ عنہما نے فوراً کہا کہ اللہ تعالی نے سچ فرمایا اور اس کے نبی علیہ الصلوۃ والسلام نے پہنچا دیا کہ میری امت کے لوگ شراب کا نام بدل کر شراب پئیں گے (درمنثور ج ۲ ص ۳۲۳)

## (و) نام بدل کر

اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم سے یہ فرمان[1] پوچھنا ہے

---

[1] مفتاح کنوز السنۃ ج ۱ ص ۷۸ میں نام بدل کر شراب کو حلال کرنے:

بہت سے لوگوں نے نقل کیا ہے کہ لوگ شراب کا نام بدل کر شراب پیا کریں گے۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن عباس[1] ورجالہ ثقات مجمع الزوائد ۵/۵۷ الکنز ج ۵ ص ۳۶۷ وابن قانع عن حجر[2] بن عدی بن ادبر الکندی ومالک والطبرانی عن عبادۃ[3] ابن الصامت والحاکم والبیہقی عن عائشۃ[4] رضی اللہ عنہا واحمد عن رجل[5] من الصحابۃ والطبرانی فی الکبیر عن عبادۃ بن الصامت بسندین وتنبین واحمد وابو داؤد عن ابی[6] مالک الأشعری والخطیب عن ابن عمر[7] الکنز ج ۵ ص ۳۶۷ واحمد والضیاء عن عبادۃ بن الصامت واحمد وابو داؤد عن ابی مالک الأشعری وابن حبان والطبرانی فی الکبیر وللبیہقی فی شعب عن ابی مالک الاشعری الکنز ج ۵ ص ۳۴۶-۳۴۷، یعنی عبد اللہ بن عباس[1] وحجر بن عدی[2] بن ادبر الکندی وعبادۃ[3] بن الصامت وعائشۃ[4] صدیقہ رضی اللہ عنہا ورجل[5] من الصحابۃ وابو[6] مالک الأشعری وعبد اللہ[7] بن عمر رضی اللہ عنہم اجمعین۔ چودہ صحابہ سے بھی روایت درج ہے کہ لوگ مختلف حیلوں، بہانوں اور نام بدل بدل کر شراب پینے لگیں گے۔ اعاذنا اللہ من ذلک

## ۷ (د) کوئی مشروب موافق نہیں کا بہانہ

ساتواں شبہ

ابزی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابی بن

---

بقیہ صفحہ سابقہ: والے لوگوں کا ذکر بخاری کتاب الاشربۃ حدیث باب نمبر ۶، ابو داؤد کتاب الاشربۃ باب نمبر ۷، نسائی کتاب الاشربہ باب نمبر ۴۱ ابن ماجہ اشربۃ باب نمبر ۸، دارمی کتاب الاشربۃ باب نمبر ۸، مسند احمد ج ۴ ص ۲۳۷ ج ۵ ص ۳۱۸-۳۴۲ ومسند ابو داؤد طیالسی حدیث نمبر ۵۸۶ کے حوالے سے تقریباً نو دفعہ ذکر کیا گیا ہے۔ ۱۲ (ابو محمد عبد السلام کیلانی عفی اللہ عنہ)

کعب رضی اللہ عنہ سے نبیذ کے بارے میں پوچھا تو کہنے لگے کہ پانی پی لو، ستو پی لو، دودھ پی لو جس سے تمہاری پرورش ہوئی تھی میں نے کہا کہ مشروبات مجھے موافق نہیں ہیں۔ تو بولے تو کیا تم پھر شراب پیتے ہو؟ (عبدالرزاق۔ الکنز ج ۵ ص ۵۲۴)

(چوتھا باب)

(پہلی فصل)

# شراب مخدرات اور منشیات

# کے بارے میں لسانی ارشادات

(تمہید)

تفہیم کے درجات عقلمند کے لیے تو اشارہ ہی کافی ہوتا ہے۔ لیکن ان کے ماسوا بھی سب ایک ہی طرز کے نہیں ہوتے بعض سمجھانے سے سمجھ جاتے ہیں اور بعض لوگ سزا کے بعد بھی سیدھے نہیں ہوتے قرآن مجید نے ان کے بارے میں درجات قائم کر رکھے ہیں اور ارشادات کی بھی اسی وجہ سے کئی اقسام ہیں۔ کہیں مطلق ممانعت، کہیں تحذیر، کبھی تحذیر شدید کبھی تحذیر شدید ترین، کہیں تہدید کہیں تہدید شدید وھکذا کیونکہ ہر چیز کی تسخیر کے مختلف طریقے ہیں۔ [۱]

---

[۱] قرآن مجید نے باب تسخیر میں بہت سی قسموں کا ذکر فرمایا ہے۔

(۱) سخر الشمس والقمر (۱۳-۲) سخر لکم اللیل والنہار (۱۴: ۳۳) والسحاب المسخر (۲-۱۶۴) والنجوم مسخرات (۱۶-۱۲)

(۲) سخر لکم الفلک (۱۴-۳۲) سخر البحر (۱۶-۱۴)

(۳) سخر لکم ما فی الارض (۲۲-۶۵)، کذلک سخرنا ھا لکم لعلکم تشکرون (۲۲-۳۶)، کذلک سخرھا لکم لتکبروا اللہ (۲۲-۳۷)

(۴) سبحان الذی سخرلنا ھذا وما کنا لہٗ مقرنین وانا الی ربنا لمنقلبون (۴۳-۱۳)
(۵) سخرنا مع داؤد الجبال یسبحن والطیر (۲۱-۷۹)، سخرھا علیھم سبع
(۶) لیال وثمانیۃ ایام (۶۹-۷)، فسخرنا لہٗ الریح (۳۸-۳۶)
(۶) الم یروا الی الطیر مسخرات فی جو السماء ما یمسکھن الا اللہ (۱۶-۷۹)

(۱) حاصل کلام یہ ہے کہ بعض چیزوں کو اللہ تعالیٰ نے پہلے دن سے ایک ڈیوٹی پر لگا دیا ہے اور وہ ہر چیز سے بے نیاز اپنے کام میں لگی ہوئی ہیں۔ مثلاً سورج، چاند، دن، رات، بادل، تارے اسی طرح زمین اور آسمان بھی اپنے اپنے کام میں مصروفِ عمل ہیں۔ اور انسان ان سے فائدہ اٹھا رہا ہے۔

(۲) بعض چیزیں حالات کے ذمے ہوتی ہیں ''چلو تم اُدھر کو ہوا ہو جدھر کی''۔ مثلاً بادبانی جہاز اور سمندروں کی لہریں۔

(۳) بعض چیزیں اپنے حالات اور ضرورت کے ماتحت حرکت میں آتی ہیں یا ساکن ہوتی ہیں لیکن انسان کو بھی فائدہ پہنچ رہا ہے۔ مثلاً پرندے شہد کی مکھی۔ ریشم کے کیڑے۔ سمندروں میں موتی بنانے والے کیڑے۔

(۴) بعض چیزیں اپنے ارادے کو شامل کر کے بھی انسان کے اشارے پر چلتی ہیں۔ اور ان کے کام آتی ہیں مثلاً سواری کے جانور، اگر وہ ضد میں آجائیں تو انسان کو ضد اختیار کرنا پڑتی ہے۔ اور اگر چلتے جائیں تو جدھر انسان چاہے وہ از خود ہی چلتے جائیں

(۵) زمین کی ہر شے کسی نہ کسی رنگ میں انسان کے لیئے مفید ہے۔

(۶) کبھی معجزاتی طور پر بھی ناممکن کام ہو جاتے ہیں اور انسان کے لیئے باعث عبرت اور موعظت بنتے ہیں۔

# انسانی طبیعتوں کا حساب

اب ہم انسانوں کی طبیعتوں کا حساب لگاتے ہیں۔

بعض لوگ صرف یہ دیکھ کر یہ کام کرنا چاہیئے اور یہ کام نہیں کرنا چاہیئے یا ایسے کرنا چاہیئے اور ایسا نہیں کرنا چاہیئے فوری طور پر اپنی اصلاح کر لیتے ہیں گویا کہ ان کے لیئے صرف قانون کا اشارہ کافی ہے یہ پہلی قسم کے لوگ ہیں جو کہ زمین آسمان، سورج، چاند، دن، رات بادل، تارے، دریا اور نہروں کی طرح ہیں کہ اپنے کام میں مست ہیں۔

دوسری قسم کے لوگ وہ ہیں جو ذرا سمجھاتے رہیں تو سمجھ جاتے ہیں سمجھانا چھوڑ دیں تو وہ عمل بھی چھوڑ دیتے ہیں جیسے سواری کے جانور۔

تیسری قسم کے وہ لوگ ہیں جو کہ تحریک چلے تو بڑا کام دیں گے۔ اگر تحریک نہ چلے تو یہ بھی کام نہیں دیتے جیسے بادبانی جہاز اور سمندر کی لہریں۔ وہ چلو تم ادھر کو ہوا ہو جیدھر کی پر عمل پیرا رہتے ہیں

چوتھی قسم وہ ہے کسی نظام کے ماتحت انہیں باندھ لو تو عمل کریں گے ورنہ نہیں جیسے انسان دنیا کی ہر چیز سے کسی نہ کسی نظام کے ذریعے فائدہ اٹھا لیتا ہے۔ اور اس قسم میں وہ بھی قسم شامل ہو سکتی ہے جس کا کسی مسئلے میں ذاتی مفاد پنہاں ہو۔ تو وہ کرتے تو سب کچھ اپنی ذات کے لیئے ہیں لیکن دوسرے لوگ فائدہ اٹھا لیتے ہیں ان میں وہ لوگ جو صاحبِ علم اور فن و ہنر بھی شامل ہیں جو کہ پرندوں کی طرح اپنی روزی کی تلاش میں انسانیت کے لیئے مفید کام کر جاتے ہیں۔

پانچویں قسم وہ ہے کہ جن کو ہر طرح کی پابندی سے باندھ کر بے آئینی

تو کام کرلیں گے پھر بھی موقع ملے تو بھاگ جائیں گے جیسے قربانی کے جانور۔
چھٹی قسم وہ ہے کہ جن کی اصلاح کے لیئے کسی معجزے کی ضرورت ہے۔ اور خود ان کی اپنی اصلاح بھی معجزے سے کم نہیں ہوتی۔

(چند احادیث کا تذکرہ ایک نئے انداز سے کیوں ؟)

اب ان ارشادات نبویہ کو پیش کیا جائے گا جن میں شراب کے متعلق آپ کی ہدایات، تنبیہات اور تحذیرات و تہدیدات موجود ہیں۔ اب کوشش کی جائے گی کہ انہیں لوگوں کی قسموں کے مطابق ایسے ہی پیش کیا جائے جیسا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم سے وارد ہے۔

## نو۹ قولی احادیث نبویہ جن میں شراب سے مطلقاً روک دیا گیا

# مطلق اجتناب کا حکم ؎

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کا ارشاد گرامی ملاحظہ ہو۔

(۱) اجتنبوا کل مسکر ہر نشہ آور سے بچ جاؤ۔ (طبرانی عن عبداللہ بن مغفل) (کنز العمال ج ۵ ص ۳۴۲) والجامع الصغیر ج ۱ ص ۱۰۔

(نوٹ) کنز العمال میں معقل لکھا ہے۔ جب کہ جامع الصغیر میں مغفل لکھا ہے اور وہ زیادہ صحیح ہے۔

(۲) اجتنبوا ما اسکر ہر اس چیز سے اجتناب کرو جو کہ سکر پیدا کرے (الحلوانی عن علی رضی اللہ عنہ۔ کنز العمال ج ۵ ص ۳۴۲)

(۳) انہاکم عن قلیل ما اسکر کثیرہ میں تمہیں اس چیز کی تھوڑی مقدار سے منع کر رہا ہوں جس کی کثیر مقدار نشہ آور ہو (نسائی عن سعد رضی اللہ عنہ

---

؎ اگر مطلق اجتناب کے حکم سے بھی پہلے احتیاطی تدابیر کا ذکر کر دیا جائے تو شائد زیادہ مناسب ہو یہاں ان کا ذکر صرف اجمالی طور پر پیش کیا جا رہا ہے (۱) شراب پینا قیامت کی نشانیوں میں سے ہے۔ (۲) تین مرحلوں پر حرمت کی پہلی دونوں حالتیں احتیاطی تدابیر ہی کا حصہ ہیں۔ (۳) شراب کے دستر خوان پر بیٹھنے کی ممانعت (۴) نبیذ کی شرائط۔ (۵) برتنوں کی احتیاط وغیرہ یہ تمام احکام احتیاطی تدابیر سے ہی متعلق ہیں۔ ۱۲ عبدالسلام کیلانی عفی اللہ عنہ

(ص ۳۴۳ مصدر سابقہ)

(۴) انهی عن کل مسکر اسکر عن الصلوٰۃ ہر نشہ آور چیز جس کے پینے سے نماز کی سدھ بدھ نہ رہے میں تمہیں اس سے منع کرتا ہوں۔ مسلم عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ۔ (ص ۳۴۳ مصدر سابقہ)

(۵) کنت نھیتکم عن الاوعیۃ فانتبذوا واجتنبوا کل مسکر (ابن ماجۃ عن بریدۃ رضی اللہ عنہ)
میں نے تمہیں چند برتنوں سے منع کیا تھا۔ نبیذ بنا لو لیکن ہر نشہ آور سے بچ جاؤ۔ (ابنِ ماجہ عن بریدہ رضی اللہ عنہ) (مصدر سابقہ ص ۳۴۴)

(۶) نھی عن کل مسکر ومفتر حضورؐ نے منع کر رکھا ہے۔ ہر نشہ آور اور ہر فتور پیدا کرنے والی سے (لاحمد وابی داؤد عن ام سلمہ رضی اللہ عنہا) (مصدر سابقہ ص ۳۴۵)

(۷) ان الخمر من العصیر والزبیب والتمر والشعیر والذرۃ وانی انھاکم عن کل مسکر
کہ شراب انگور کے جوس سے، سونگی سے کھجور سے اور جَو اور مکّی سے بنتی ہے اور میں تمہیں ہر نشہ آور سے منع کر رہا ہوں۔ (مستدرک حاکم وابو داؤد عن النعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ۔ (ابو داؤد۔ کتاب الاشربۃ باب الخمر مما هی رقم ۳۶۶۰ وقال المنذری فی اسنادہ ابو حریز وتکلم فیہ غیر واحد)

(۸) ان من الحنطۃ خمرا وان من الشعیر خمرا وان من التمر خمرا وان من الزبیب خمرا وان من العسل خمرا وانی انھاکم عن کل مسکر (لاحمد والترمذی وابن ماجۃ والحاکم عن النعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ) (کنز العمال ج ۵ ص ۳۵۱)

(یہ الفاظ حدیث نمبر ۷ سے زیادہ سخت ہیں) کہ
تحقیق گندم سے شراب (بنتی) ہے۔ اور تحقیق جَو سے بھی شراب (بن جاتی) ہے۔ اور تحقیق کھجور سے بھی شراب (بن رہی) ہے۔ اور تحقیق

منقٰہ سے بھی شراب بن جاتی ہے۔ اور تحقیق شہد سے بھی شراب بنتی ہے۔ اور میں تمہیں ہر نشہ آور سے منع کرتا ہوں۔

(۹) ابوداؤد میں بھی تقریباً ایسے الفاظ موجود ہیں۔

ان من العنب خمرا وان من التمر خمرا وان من العسل خمرا وان من البر خمرا وان من الشعیر خمرا

تحقیق انگوروں سے شراب ہے۔ اور کھجوروں سے شراب ہے اور شہد سے شراب ہے اور گندم سے شراب ہے اور جو سے بھی شراب ہے۔

(ابوداؤد کتاب الاشربۃ باب الخمر مما ھی رقم ۳۶۵۹ وقال المنذری: اخرجہ الترمذی والنسائی وابن ماجۃ وقال الترمذی غریب و فی اسنادہ ابراھیم بن مھاجر البجلی الکوفی وقد تکلم فیہ غیر واحد من الائمۃ؛ کنز العمال ج ۵ ص ۳۵۲)، مفتاح کنوز السنہ۔

(دوسری فصل)

# شراب کے متعلق تحذیری ممانعت

پہلے ایسی احادیث گذر چکی ہیں جو کہ مطلق ممانعت سے متعلق تھیں اب ذیل میں ایسی احادیث نقل کی جا رہی ہیں جن میں پہلے سے زیادہ سختی ہے۔ بطور مثال چند کا ذکر ملاحظہ ہو۔

(۱) رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کا ارشاد ہے۔

لا تشرب الخمر فانها مفتاح كل شر (ابن ماجه عن ابی الدرداء رضی الله عنه كتاب الاشربة باب الخمر مفتاح كل شر رقم ۳۳۷۱) وقال فی الزوائد: اسناده حسن، كنز العمال مع الحاشية ج ۵، ص ۳۵۰)

(تو شراب نہ پی، کیونکہ یہ ہر برائی کی چابی ہے۔) نیز ملاحظہ ہو ابن ماجہ کتاب الاشربۃ باب نمبر ا مسند احمد ج ۵ ص ۲۳۸ (مفتاح کنوز السنہ ج ا ص ۱۷۸)

(۲) حذر الوجه من النبيذ، تتناثر منه الحسنات (البغوی و ابن قانع وابن عدی والطبرانی فی الكبير عن شيبة بن كثير الاشجعی (الكنز ج ۵ ص ۳۴۸)

چہرے کو نبیذ سے بچا، اس سے نیکیاں جھڑنے لگتی ہیں۔

(۳) ستشرب امتى من بعدى الخمر يسمونها بغير اسمها يكون عونهم

علی شربها اُمراؤھم (ابن عساکر عن کیسان) (الجامع الصغیر ج ۲ ص ۳۲)

میری امت میرے بعد شراب پیئے گی جس کا نام شراب کا نہ ہو گا۔ اس کے پینے پر ان کے حاکم ان کے معاون ہوں گے۔

(۴) اھرق الخمر واکسر الدنان: (الترمذی عن ابی طلحۃ کتاب البیوع باب ماجاء فی بیع الخمر رقم ۱۲۹۳)

شراب کو انڈیل دے اور مٹکوں کو توڑ دے۔ (کنز العمال ج ۵ ص ۳۵۲ مع الحاشیہ)

(۵) لا تذھب الأیام واللیالی حتی تشرب طائفۃ من امتی الخمر یسمونھا بغیر اسمھا۔

دن رات اتنی دیر تک ختم نہیں ہوں گے جب تک کہ میری امت کی ایک جماعت شراب نہ پیئں گے جس کا نام کچھ اور رکھ دیں گے۔ (لابن ماجہ عن ابی امامہ رضی اللہ عنہ)

(۶) یشرب ناس من امتی الخمور یسمونھا بغیر اسمھا (نسائی عن رجل)

میری امت کے کچھ لوگ شرابیں پیئں گے۔ ان کا نام کچھ اور رکھ لیں گے

(۷) یشرب ناس من امتی الخمر باسم یسمونھا ایاہ (لابن ماجۃ عن عبادۃ بن الصامت رضی اللہ عنہ)

میری امت کے کچھ لوگ شراب پیئں گے پر ایسے نام سے جو وہ اس کا تجویز کریں گے۔

(۸) من شرب الخمر فی الدنیا لم یشربھا فی الآخرۃ (لابن ماجۃ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ کتاب الاشربۃ باب من شرب الخمر فی الدنیا لم یشربھا فی الآخرۃ (رقم ۳۳۷۳) وقال

فی الزوائد : اسنادہ صحیح ورجالہ ثقات)

جو دنیا میں شراب پیئے گا وہ آخرت میں نہیں پیئں گے۔

(کنز العمال ج ۵ ص ۳۵۴ مع الحاشیہ)

(۹) من شرب الخمر فی الدنیا ثم لم یتب منھا حرمھا فی الاخرۃ

(لاحمد والشیخین والنسائی وابن ماجۃ عن ابن عمر رضی اللہ عنہما)

جو شراب دنیا میں پیئے اور پھر اس سے توبہ نہ کرے وہ آخرت کی شراب سے محروم ہو جائے گا (کنز العمال ج ۵ ص ۳۴۹)

(۱۰) جس کا جی چاہے کہ اللہ تعالیٰ اسے آخرت میں شراب پلائے تو وہ اسے دنیا میں چھوڑ دے۔ (لمبی حدیث کا ٹکڑا) البیہقی فی البعث وابن عساکر عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ (کنز ج ۵ ص ۳۵۷)

## (تیسری فصل)

## تحذیر و وعید اور برے انجام کا خطرہ

ایک دس قولی احادیث نبویہ جن میں شراب کے خطرناک انجام سے آگاہ کیا گیا ہے

(۱) اول ما نہانی عنہ ربی بعد عبادۃ الاوثان شرب الخمر و ملاحاۃ الرجل (الطبرانی فی الکبیر عن ابی الدرداء وعن معاذ رضی اللہ عنہما ھٰذا فی ص ۳۲۶ ج ۵ من کنز العمال وفی ص۵۰۲ ذکرھا بروایۃ علی قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم یقول لم یزل جبریل ینہانی عن عبادۃ الاوثان وشرب الخمر وملاحاۃ الرجال (للبیھقی فی شعب الایمان (والنسائی

سب سے پہلی چیز جبریل علیہ السلام نے جو مجھے منع فرمائی بت پرستی کے بعد وہ شراب کا پینا تھا اور کسی انسان سے جھگڑا۔ اور دوسری روایت کے مطابق مجھے ہمیشہ جبریل بت پرستی، شراب نوشی اور لوگوں سے جھگڑا کرنے کے بارے میں ممانعت کرتا رہا۔

(۲) بچ بچا کرو شراب سے کیونکہ اس کا گناہ دوسرے گناہوں کو ایسے جنم دیتا ہے جیسا کہ اس کا پودا دوسرے گناہوں کو جنم دیتا ہے۔ (لابن ماجہ عن [illegible]ب بن الارت۔ کنز العمال ج ۵ ص ۳۴۳ مع الحاشیہ کتاب الأشربۃ باب الخمر مفتاح کل شر رقم ۳۳۷۱) وفی الزوائد عمر ابن الزبیر الشامی وھو ضعیف)

(۳) آدمی ہمیشہ اپنے دین کی گنجائش میں رہتا ہے جب تک کہ وہ شراب

نہ پی لے۔ جب وہ شراب پی لیتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس سے اپنا پردہ چاک کر لیتا ہے۔ اور شیطان اس کا دوست بن جاتا ہے۔ اور اس کا کان اور اس کی آنکھ اور اس کی ٹانگ بن جاتا ہے۔ اور اسے ہر برائی کی طرف دھکیل دیتا ہے۔ اور ہر نیکی سے دور کر دیتا ہے۔ (طبرانی فی الکبیر عن قتادہ بن عیاش۔ الکنز ج ۵ ص ۳۴۶)

(۴) من شرب الخمر اتی عطشان یوم القیامۃ جو شخص شراب پیئے گا وہ روزِ قیامت پیاسا آئے گا۔ (لاحمد عن قیس بن سعد و ابنِ عمر رضی اللہ عنہم) (الکنز ج ۵ ص ۳۴۹)

(۵) من شرب الخمر خرج نور الایمان من جوفہٖ (الطبرانی فی الاوسط عن ابی هریرۃ رضی اللہ عنہ۔ کنز العمال ج ۵، ص ۳۴۹)

جو شخص شراب پیئے گا ایمان کا نور اس کے پیٹ سے نکل جائے گا۔

(۶) لا یشرب الخمر رجل من امتی فیقبل اللہ منہ صلاۃ اربعین یوماً (نسائی عن ابن عمرو رضی اللہ عنہما)

میری امت سے کوئی شخص شراب نہیں پیتا کہ اللہ تعالیٰ اس سے چالیس روز کی نماز قبول کرے۔ (الکنز ج ۵ ص ۳۵۲)

(۷) الخمر ام الخبائث فمن شربہا لم تقبل صلاتہ اربعین یوماً فان مات وھی فی بطنہ مات میتۃ "جاھلیۃ" (الطبرانی فی الاوسط عن ابن عمر رضی اللہ عنہ) شراب گندگیوں کی جڑ ہے۔ جو پیئے چالیس روز اس کی نماز قبول نہیں ہوگی۔ اگر اس حالت میں مر گیا کہ یہ اس کے پیٹ میں ہوئی وہ جاہلیت کی موت مرے گا۔ (الکنز ج ۵ ص ۳۴۹)

(۸) تحقیق خبائث کو ایک کمرے میں بند کر کے تالا لگا دیا گیا۔ اور اس کی چابی شراب مقرر کر دی گئی۔ جو شراب پیئے گا وہ ان خباثتوں (گندگیوں) میں گر گیا۔ عبد الرزاق عن ابان مرفوعا (الکنز ج ۵ ص ۳۵۷)

(۹) من زوج ابنته اوواحدة من اهله ممن يشرب الخمر فكانما قادها الى النار (الديلمي عن ابن عباس رضى الله عنهما)

جو شخص اپنی بیٹی یا کسی رشتہ دار کا نکاح کسی شرابی سے کر دے گا۔ تو وہ گویا اس شخص نے اس لڑکی کو دوزخ کی طرف دھکیل دیا۔ (الکنز ج ۵ ص ۳۵۷)

(۱۰) جو شخص کٹائی کے زمانے میں انگوروں کو روک دے کہ وہ کسی یہودی یا عیسائی سے سودا کرے کہ وہ اس سے شراب بنالے۔ تو اس نے آنکھوں سے دیکھ کر دوزخ میں چھلانگ لگا دی۔ البیہقی فی شعب الایمان عن بریدہ رضی اللہ عنہ۔ (الکنز ج ۵ ص ۳۵۷)

## (چوتھی فصل)

## لسانی تحذیر کا ایک اور سٹیج

## تحریم کی صراحت

پہلے اسی باب میں اس موضوع پر تفصیل سے گفتگو ہو چکی ہے۔ کہ شراب کی حرمت ہر لحاظ سے ثابت شدہ ہے۔ حرمت کے اعتبار سے لے کر قرآن مجید، حدیث شریف اور فقہ و قیاس کی روشنی میں اس کی تحریم کسی قسم کے شک وریب سے بالکل بالاتر ہے۔ پھر بھی اس کی مذمت کے بارے میں روایات کی عددی ضخامت جو کہ تواتر کی حدِ ضرورت سے بھی بہت بڑھ کر ہے۔ اسی کو ہی صرف دیکھا جائے تو تحریم میں کوئی شک باقی نہیں رہتا۔ علاوہ ازیں تحریم کی صراحت کے بارے میں تقریباً ۵۵ روایات ہدیہ قارئین ہو چکی ہیں۔ جن کے بعد مزید بحث پیش کرنا بے فائدہ ہے۔

لیکن چونکہ یہ باب لسانی تحذیرات کے سلسلے میں باندھا گیا ہے اور ان میں صراحتِ تحریم بھی لسانی تحذیر کی ہی ایک شکل ہے۔ اس لیے ذیل میں کچھ نقلیں اور کچھ اجمالی فہرست اسی بارے میں دوبارہ پیش کی جا رہی ہے۔ تاکہ مضمون کا تسلسل بھی قائم رہے۔ اور حرمتِ خمر کے سلسلے میں مزید حجت بازی کا موقعہ نہ رہے۔ نیز یہ کہ اس کی تحریم ذہنوں میں استوار اور راسخ ہو جائے۔

# روایاتِ صراحتِ تحریمِ خمر علی سبیل المثال

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کا ارشاد ہے کہ

(۱) کل مسکر خمر و کل مسکر حرام و من شرب الخمر فی الدنیا فمات وھو یدمنھا لم یتب لم یشربھا فی الآخرۃ۔[1] (رواہ احمد ومسلم وابی داؤد والترمذی والنسائی وابن ماجہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہما)

ہر نشہ آور شراب ہے۔ اور ہر نشہ آور حرام ہے۔ اور جو شخص دنیا میں شراب پیئے گا اور اس کی عادت میں ہی مرگیا اسے آخرت میں نہیں پیئے گا۔ (الکنز ج ۵ ص ۳۴۶)

(۲) حرم اللہ الخمر و کل مسکر حرام (النسائی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما) (الجامع الصغیر ج ۱ ص ۱۴۷)

---

[1] من شرب الخمر... لم یشربھا فی الآخرۃ: صحیح بخاری کتاب الاشربۃ باب نمبر ا صحیح مسلم کتاب الاشربۃ حدیث نمبر ۷۳ وحدیث نمبر ۷۶ سے ۷۸ تک ابو داؤد الاشربۃ باب نمبر ۵ ترمذی کتاب الاشربۃ نسائی کتاب الاشربۃ باب نمبر ۴۵-۴۶-۴۹ ابنِ ماجہ کتاب الذبائح باب نمبر ۲، ۳ سنن الدارمی کتاب الاشربۃ باب نمبر ۳، ۵ مسند احمد ج ۲ ص ۱۹-۲۱-۲۸-۳۵-۹۸-۱۰۶-۱۲۳-۱۴۲-۲۰۱-۲۰۳-۲۰۹ ج ۳ ص ۲۸-۴۴-۸۳-۲۲۶-۲۲۴-۲۲۴-ج ۴ ص ۳۹۹ مسند ابوداؤد طیالسی حدیث نمبر ۱۸۵۷ وحدیث ۲۲۹۵ ملاحظہ ہو مفتاح کنوز السنہ ج ۱ ص ۱۷۸۔

اللہ تعالیٰ نے شراب کو حرام کر رکھا ہے اور ہر نشہ آور حرام ہے۔

(۳) ان اللہ تعالیٰ حرم علیکم الخمر والمیسر والکوبۃ وکل مسکر حرام (البیھقی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما)

حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تم پر شراب (حرام کر دی) اور جوا اور شطرنج (یا ڈگڈگی وغیرہ) حرام کر دیئے ہیں اور ہر نشہ آور (چیز) حرام ہے

(۴) ان اللہ تعالیٰ حرم علی امتی الخمر والمیسر والمزر والکوبۃ والغبیراء وزادنی صلاۃ الوتر۔ (الطبرانی فی الکبیر والبیھقی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما۔ الکنز ج ۵، ص ۳۵۴)

تحقیق اللہ تعالیٰ نے میری امت پر شراب، جوا، گندم یا جو کی نبیذ (کی چسکی)، شطرنج (یا ڈگڈگی وغیرہ) اور باجرا، جوار کی شراب حرام کر دیئے ہیں اور مجھ پر زائد (فریضہ) نماز وتر (کا) مقرر ہے۔

(۵) ان اللہ تعالیٰ حرم علیکم شرب الخمر وثمنھا وحرم علیکم المیتۃ وثمنھا وحرم علیکم الخنازیر واکلھا وثمنھا قصوا الشوارب واعفوا اللحی ولا تمشوا فی الاسواق الا وعلیکم الازر انہ لیس منا من عمل سنۃ غیرنا (الطبرانی فی الکبیر عن ابن عباس رضی اللہ عنہما) (الکنز ۵/۳۵۵)

درحقیقت اللہ تعالیٰ نے تم پر شراب پینا حرام کر رکھا ہے۔ اور شراب کی قیمت بھی وصول کرنا حرام کر رکھی ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے تم پر مردار کو بھی حرام کر رکھا ہے۔ اور اس کی قیمت بھی۔ اور اس نے تم پر خنزیر بھی حرام کر رکھے ہیں۔ ان کا کھانا بھی اور ان کی قیمت بھی۔ اور مونچھوں کو کاٹو اور ڈاڑھیوں کو معاف کر دو۔ اور بازاروں میں نہ چلو مگر اس حالت میں کہ تم پر ازار ہوں۔ وہ ہم میں سے بالکل نہیں

سے ہے۔ جو ہمارے علاوہ کسی دوسرے کی سنت پر عمل کرتا ہو۔
(کنز العمال ج ۵ ص ۳۵۵)

(۶) اجلدوا فی قلیل الخمر وکثیرہ فان اولها حرام وآخرها حرام
(البیھقی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا)

شراب کی ہر مقدار میں کوڑے مارو۔ خواہ تھوڑی ہو یا بہت۔ اس کا اوّل بھی حرام اور اس کا آخر بھی حرام ہے۔ (الکنز ج ۵ ص ۳۵۵)

(۷) من شرب خمرا مسکرا مستحلا بعد تحریمه لم یتب ولم ینزع فلیس منی ولا انا منه یوم القیمة (ابن عساکر عن معاویۃ رضی اللہ عنہ)

جو شخص عقل کو ڈھانپنے والی چیز اور نشہ آور مشروب حرام ہو جانے کے بعد پیئے گا اور نہ توبہ کرے اور نہ باز آئے وہ مجھ سے نہیں اور نہ ہی میں اس سے ہوں، روز قیامت کو۔ (الکنز ج ۵ ص ۳۵۸)

(۸) یلقی اللہ شارب الخمر یوم القیمۃ حین یلقاہ وھو سکران فیقول ویلك ما شربت؟ فیقول الخمر، فیقول آلم احرمها علیك؟ فیقول بلی، فیؤمر به الی النار۔ (عبد الرزاق عن الحسن مرسلاً، کنز العمال ج ۵، ص ۳۶۵)

شرابی جب روزِ قیامت اللہ تعالیٰ سے ملے گا تو وہ مدہوش ہو گا۔ پوچھے گا تجھے خرابی ہو تم نے کیا پی رکھا ہے؟ تو وہ کہے گا کہ شراب، پوچھے گا کیا میں نے اسے تجھ پر حرام نہیں کر رکھا تھا؟ تو کہے گا کیوں نہیں تو حکم دیا جائے گا کہ دوزخ کی طرف لے جاؤ۔

(۹) نزل تحریم الخمر الذی تطبخونه (لاحمد عن الاشعث بن قیس رضی اللہ عنہ)

جس شراب کو تم پکاتے ہو اس کی حرمت نازل ہو چکی ہے۔
(کنز العمال ج ۵ ص ۳۶۶)

(نوٹ) یہاں پر ایک اور حدیث کا ذکر کرنا بھی مناسب ہے۔ تاکہ پوری دس حدیثیں متن کے سمیت درج ہو جائیں۔ اور تلك عشرة كاملة کی برکت حاصل کی جاسکے۔ لیکن جس حدیث کا میں نے یہاں متن درج کرنا چاہا تھا اس کی معنوی حیثیت دوسرے تمام متونِ احادیث نبویہ سے ممتاز ہے۔ اس لیے اسکو اس بحث کے آخر میں علیحدہ عنوان سے ذکر کر دیا جائے گا انشاء اللہ تعالیٰ۔

## تحریم خمر کا اجمالی خاکہ بطورِ مثال[1]

(۱۰) معاویہ رضی اللہ عنہ (الطبرانی فی الکبیر)
(۱۱) انس بن حذیفہ رضی اللہ عنہ (ابو نعیم)
(۱۲) علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ (الشیرازی والخطیب)
(۱۳) ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا (الشیرازی)
(۱۴) ایضاً (عن عائشہ رضی اللہ عنہا) (الخطیب فی المتفق والمفترق)
(۱۵) ایضاً (النسائی)
(۱۶) ایضاً عن عائشہ رضی اللہ عنہا۔ (الخطیب)

---

[1] کل مسکر حرام کے متعلق مفتاح کنوز السنۃ کا اجمالی خاکہ ملاحظہ ہو۔ بخاری شریف آٹھ مقامات مسلم شریف تیرہ مقامات ابوداؤد پانچ مقامات ترمذی چار مقامات نسائی چودہ مقامات ابن ماجہ چار مقامات موطا مالک تین مقامات طبقات ابن سعد ایک مقام مسند احمد ۶۹ مقامات اور ابوداؤد طیالسی میں پانچ مقامات میں ہر نشہ آور کی حرمت کا ذکر موجود ہے۔ ۱۲۔ عبدالسلام کیلانی عفی اللہ عنہ

(۱۷) ایضاً (عبدالرزاق)
(۱۸) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما (احمد، ابنِ ماجہ، بیہقی)
(۱۹) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ایضاً (عبدالرزاق)
(۲۰) قیس بن سعد رضی اللہ عنہ (الطبرانی فی الکبیر)
(۲۱) انس بن مالک رضی اللہ عنہ (ابنِ عساکر)
(۲۲) ایضاً (انس رضؓ) (ابنِ حبان والبیہقی)
(۲۳) ابن عباس رضی اللہ عنہما (الحاکم فی الکنی)
(۲۴) ایضاً (ابنِ عباس رضؓ) (احمد وابوداؤد)
(۲۵) عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ (عبدالرزاق)
(۲۶) جابر بن عبداللہ (رضی اللہ عنہما) (ابنِ حبان)
(۲۷) بریدہ رضی اللہ عنہ (مسلم)
(۲۸) ایضاً بریدہ (رضی اللہ عنہما) (احمد)
(۲۹) عمرو بن سفیان المحاربی عن ابی ابیہ عن جدہ (طبرانی فی الکبیر بسند ضعیف الکنز ج ۵ ص ۳۷۵)
(۳۰) الاشج العصری (رضی اللہ عنہ) (ابویعلی، بغوی، ابنِ حبان، ابن السنی فی الطب و ابونعیم فی الطب) الکنز ج ۵ ص ۳۷۶
(۳۱) اسید الجعفی رضؓ (العسکری فی کتاب الصحابہ)
(۳۲) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ (ابن ماجہ، طبرانی فی الکبیر والبیہقی)
(۳۳/۳۴) میمونہ و عائشہ رضی اللہ عنہا (احمد ومسلم) (الکنز ج ۵ ص ۳۷۷)
(۳۵) طاؤس رحمۃ اللہ علیہ (عبدالرزاق)
(الکنز ج ۵ ص ۵۱۲)

ذیل میں حدیث نمبر ۳۴۷ جو دسویں نمبر پر آرہی تھی ملاحظہ فرمائیں بعنوان

# شرابی اور اسلامی حقوق کا استحقاق

ابن النجارؒ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ فرمانِ نبوت ذکر فرمایا ہے۔ (صلی اللہ علیہ وآلہ وازواجہ وصحبہ وتابعیھم باحسان وسلم) من شرب الخمر بعد ان حرمھا اللہ تعالیٰ علی لسانی جس نے شراب پی اس کے بعد جب کہ اللہ تعالیٰ نے شراب کو میری زبان پر حرام کر رکھا ہے تو فلیس لہٗ ان یزوج اذا خطب تو اس (شرابی) کا حق نہیں کہ اگر رشتہ مانگے تو شادی کی جائے۔

ولا یشفع اذا شفع اور نہ ہی (یہ حق پہنچتا ہے کہ) جب شفارش کرے تو اس کی سفارش منظور ہو۔

ولا یصدق اذا حدث اور نہ ہی (یہ حق پہنچتا ہے کہ) جب بات کرے تو اس کی بات سچ مانی جائے۔

ولا یوتمن علی امانۃ فاکلھا اور نہ ہی (یہ حق پہنچتا ہے کہ) کسی امانت پر اسے امین بنایا جائے۔ اور وہ کھا گیا یا کھانا چاہا تو صاحبِ مال (امانت کے مالک) کا حق نہیں کہ اسے اللہ تعالیٰ اس کا معاوضہ دے۔

او استا کلھا فلیس لصاحبھا ان اللہ یاجرہ

ولا یحلف علیہ اور نہ ہی اسے یہ حق رہتا کہ وہ قسم کھا کر اپنا دعویٰ پیش کر سکے (کہ اس نے اتنا اتنا مال اسے دیا تھا۔) (کنز العمال ج ۵ ص ۳۶۱)

## پانچویں فصل

شراب قرآن مجید اور احادیث نبویہ کے علاوہ تورات میں بھی حرام تھی۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ والزوجہ امہات المؤمنین وتابعیہم باحسان وسلم علیہم اجمعین نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے ہدایت اور رحمت جہانوں کے لیئے بنا کر بھیجا ہے۔ اور اس لیئے کہ آلات ساز (طبلوں وغیرہ) کو مٹا ڈالوں اور بتوں کو بھی اور امور جاہلیت کو بھی۔

اس پر اوس بن سمعان رضی اللہ عنہ نے کہا اس خدا کی قسم جس نے آپ کو سچ دے کر بھیجا میں اسے تورات میں پچیس مرتبہ حرام دیکھتا ہوں۔ شرابی کی خرابی ہو میں تورات میں پاتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی یہ ڈیوٹی ہے۔ (جو وہ خود ہی اختیار کرتا ہے۔) کہ اس کے بندوں سے جو بھی شراب پیئے مگر اللہ تعالیٰ اسے طینۃ الخبال سے پلائیں۔

لوگوں نے کہا کہ اے ابو عبد اللہ! طینۃ الخبال کیا چیز ہے۔

تو جواب دیا کہ دوزخیوں کی پیپ (الحسین بن سفیان، ابن مندہ اور ابو نعیم) [۱] قال ابن عبد البر لیس اسنادہ بالقوی (کنز العمال ج ۵ ص ۲۸۹)

## ایک اہم وضاحت

[۱] جتنی بھی روایات کنز العمال، درمنثور یا دوسری جامع کتابوں سے نقل کی جا رہی ہیں۔ ایک ایک حدیث اور روایت کی سندی تحقیق بہت بڑا علمی کام بھی ہے اور محنت طلب بھی۔ اور راویوں کے حالات پر مبنی کتب جو اکثر ملتی ہیں ان میں کئی راویوں کے حالات فی زمانہ میسر بھی نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ شیخ الاسلام ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کے استاد

---

بقیہ صفحہ سابقہ :۔ امام ہیثمی علیہ الرحمتہ زوائد کے راویوں میں کئی دفعہ تحقیق پیش کرتے وقت کہہ جاتے ہیں۔ کہ فلاں فلاں راوی کے حالات میں نے نہیں پائے۔ اگر ایسی روایات کا متن اور معنی کتاب وسنت میں اسی طرح مل جائے جس طرح کہ اس روایت کا تقاضا ہے تو اسے اعتبار، تائید اور شواہد کی فہرست میں شامل کر لیتے ہیں ورنہ منکر یا شاذ بالخصوص عقائد ایمانیات اور مشروعیات مسائل میں ایسی احادیث اساس نہیں بن سکتیں۔ البتہ فضائل اعمال میں انہیں شامل کر لیا جاتا ہے۔ ہاں مذکورہ بالا جامعین یہ احتیاط ضروری طور پر رکھتے ہیں کہ اگر کسی حدیث کی کمزوری پر انہیں دلیل مل جائے تو اسے نظر انداز نہیں کرتے امام مسلم علیہ الرحمتہ کے مقدمہ علی الصحیح میں بھی یہ صراحت ہے۔ کہ ضعیف حدیث کو جانتے ہوئے بغیر صراحتِ تضعیف کے گذر جانا اور نقل پر اکتفار کرنا جائز نہیں۔ اسی لیئے میں نے بھی یہ کوشش کی ہے۔ کہ جس حدیث کے متعلق تحقیق ہو گئی کہ یہ ضعیف ہے اس کو ذکر کر دیا ہے۔ پیشِ نظر اثر اگرچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کی طرف منسوب نہیں ہے پھر بھی ابن عبد البر رحمتہ اللہ علیہ کے قول کے مطابق وضاحت کرتا ہوں کہ یہ اثر ان کے نزدیک قوی نہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ یہ سند قوی نہیں۔ لیکن معنی کے اعتبار سے یہ یقین رکھیں کہ یہ تمام روایات کتاب وسنت کے مطابق ہیں۔ (ملاحظہ ہو ابنِ عبد البر کی کلام اور متن کا حوالہ کنز العمال ج ۵ ص ۴۸۹) ابو محمد عبد السلام کیلانی عفی اللہ عنہ

# موجودہ انجیل میں شراب کے بارے میں تاثر

انجیل لوقا باب نمبر ۱، آیت نمبر ۱۳ سے ملاحظہ فرمائیں۔

"مگر فرشتہ نے اس سے کہا اے زکریا! خوف نہ کر کیونکہ تیری دعا سن لی گئی اور تیرے بیٹے تیری بیوی الیشبع کے بیٹا ہوگا تو اس کا نام یوحنا رکھنا اور تجھے خوشی و خرمی ہوگی اور بہت سے لوگ اس کی پیدائش کے سبب سے خوش ہوں گے۔ کیونکہ وہ خداوند کے حضور میں بزرگ ہو گا اور ہرگز نہ مے اور نہ کوئی اور شراب پیئے اور اپنی ماں کے بطن ہی سے روح القدس سے بھر جائے گا۔ اور بہت سے بنی اسرائیل کو خداوند کی طرف جو ان کا خدا ہے پھیریگا"

(عہد نامہ جدید ص ۵۲ انجیل لوقا)

(اور زمانہ جاہلیت میں)

سمجھ دار عرب زمانہ جاہلیت میں بھی اسے از خود حرام کر لیتے تھے۔ طبقات ابن سعد ج ۳ قسم اوّل ص ۲۸۶ میں حضرت عثمان بن مظعون کے حوالے سے لکھا ہے کہ انہوں نے زمانہ جاہلیت میں اپنے اوپر شراب کو حرام کر رکھا تھا۔ اور در منثور میں وضاحت موجود ہے کہ جب یہ شراب حرام ہوئی تو انہوں نے کہا تیری خرابی ہو میری بصیرت تمہارے متعلق پہلے ہی صحیح اور نافذ تھی۔ ابن سعد کے حوالے کے لیئے ملاحظہ ہو مفتاح کنوز السنۃ ج ۱ ص ۳۳۸۔ اور تفسیر در منثور کے لیئے ملاحظہ ہو آیت سورۃ مائدۃ۔

یاایہا الذین اٰمنوا انما الخمر والمیسر الاٰیۃ

یہ بزرگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کے رضاعی بھائی بھی تھے۔ اور خاص الخاص صحابی بھی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کی زندگی میں جنت البقیع میں دفن ہوئے۔

رضی اللہ عنہ عنہم اجمعین

(پانچواں باب)

(پہلی فصل)

# شراب بدکاریوں کی بنیاد اور اکبر الکبائر بھی

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم نے خود بھی صراحت فرمائی ہے۔ اور ہر سمجھ دار انسان کو بھی تسلیم کیئے بغیر چارہ نہیں کہ ہر قسم کی برائی اتنی دیر تک ہی برائی محسوس ہوتی ہے۔ جب تک کہ انسان کا دماغ ساتھ دے اور جب دماغ ہی جام ہو جائے تو انسان عقل سے خالی حیوانیت کا ایک ڈھانچہ ہی ہو گا۔ جسے ماحول کو چھوڑ خود اپنی خیر ہی نہیں رہتی۔ حیوان کو اس قدر امتیاز رہتا ہے کہ فلاں بچہ میرا ہے۔ فلاں میری ماں ہے۔ یہ میرا مالک ہے یہ مجھ سے دشمنی رکھتا ہے۔ کیونکہ اس کو جو فہم وفراست کا نظام عقل وشعور، قدرتِ کاملہ نے دے رکھا ہے۔ وہ اس حد تک تو قائم ہے۔ لیکن شرابی نے تو اس قدر کی بھی حفاظت نہیں کی۔ چنانچہ ایسے واقعات تاریخِ عالم میں ضرور پیش آئے ہوں گے جس کی وجہ سے شرابی کو ہر گناہ کا مرتکب شمار کیا گیا ہو گا۔ ہمیں تو عقل کی حد اور امکان کی دنیا تک کسی کام کے متعلق اندازہ ہوتا ہے۔ لیکن ربِ ذو الجلال جو کہ علیم وخبیر ہے لاتخفی علیہ خافیہ اس کا امتیازی علم ہے، کی خبر ملنے کے بعد ہم یقین سے کہہ سکتے ہیں کہ واقعی ایسے واقعات رونما ہو چکے تھے جس کی وجہ سے امتِ محمدیہ کو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم نے بصراحتِ تمام اطلاع دی ہے کہ

(۱) الخمر امّ الفواحش واکبر الکبائر ومن شربها وقع علی أمه وخالته وعمته۔

شراب تمام برائیوں کی جڑ ہے۔ اور اکبر الکبائر بھی ہے۔ اور جس نے اسے پی لیا وہ ماں، خالہ اور پھوپھی سے جُت گیا۔

(طبرانی فی الکبیر عن ابنِ عباس رضی اللہ عنہما۔ کنز العمال ج ۵ ص ۲۴۹)

(۲) الخمر ام الفواحش واکبر الکبائر ومن شرب الخمر ترك الصلوٰة ووقع علی أمه وعمته وخالته (طبرانی کبیر عن ابن عمر رضی الله عنهما)

شراب برائیوں کی جڑ ہے۔ اور اکبر الکبائر بھی ہے۔ اور جو شراب پیئے نماز بھی چھوڑ گیا، ماں، پھوپھی اور خالہ سے جت گیا

← (ایک زاہد کا واقعہ) ایضاً (طبرانی کبیر عن ابن عمر رضی اللہ عنہما)

(۳) حضرت عثمان بن عفان امام ذوالنورین رضی اللہ عنہم کا کہنا ہے کہ شراب سے بچ جاؤ۔ یہ ہر گندگی کی جڑ ہے۔ تم سے پہلے لوگوں میں ایک آدمی عزلت نشینی میں عبادت میں مصروف رہتا تھا کہ ایک گمراہ عورت اس کے عشق میں مبتلا ہو گئی۔ اس نے اسکے پاس اپنی لونڈی بھیجی تو اس نے کہا کہ فلاں عورت نے تمہیں کسی گواہی کے لیئے بلا بھیجا ہے۔ وہ (عبادت چھوڑ کر) اس کے ساتھ روانہ ہو گیا۔ اس لونڈی نے یوں کیا کہ جب کسی دروازے سے وہ گذر جاتا وہ اسے پیچھے سے بند کر دیتی حتیٰ کہ ایک خوبصورت عورت کے پاس پہنچ گیا۔ جس کے پاس شراب کی شیشے کی صراحی پڑی ہوئی تھی۔ اور ایک کمسن بچہ بھی۔

کہنے لگی بخدا! میں نے تمہیں کسی گواہی کے لیئے تو نہیں بلایا، بلکہ اس لیئے بلایا ہے کہ تو یا تو مجھ سے بدفعلی کرو۔ یا اس شراب کی صراحی

سے ایک پیالہ بھر کر پی لو۔ یا اس لڑکے کو قتل کر دو"
لگا کہنے کہ چلو ایسا کرو کہ مجھے اس شراب سے ایک پیالہ پلا دو۔ (اس نے پلا دیا تو) پھر (کہا کہ) مجھے پلا دو۔ (اس نے ایک اور پیالہ دے دیا۔ (اس نے پیا تو بولا) اور بھی پلا دو اسی طرح اپنے اس مطالبہ سے نہ ٹلا حتیٰ کہ اس نے اس سے زنا بھی کیا اور کمسن بچے کو قتل بھی کر دیا (شراب میں مدہوش ہو گیا تو بہیمیت سے بھی نیچے گر گیا پھر سب کچھ کر گزرا جسے پہلے وہ ناجائز سمجھتا تھا۔

اس قصہ کے ذکر کے بعد (امام مظلوم حضرت) عثمان (ذوالنورین رضی اللہ عنہم) کہتے ہیں کہ

شراب سے گریز کرو۔ اللہ تعالیٰ کی قسم، یہ شراب اور ایمان دونوں یکجا نہیں ہو سکتے۔ ایک آتا ہے تو دوسرے کو بھگا دیتا ہے۔

(عبدالرزاق، نسائی[1]، بیہقی فی الشعب ابن رسلان فی الایمان، ابن ابی الدنیا فی ذم المسکر ابن ابی عاصم حوالہ بیہقی ج ۸ ص ۲۸۷)

یہ واقعہ مرفوعاً بھی عبدالرزاق، بیہقی فی شعب الایمان اور سنن سعید بن منصور میں مذکور تو ہے لیکن آخر الذکر (سعید بن منصور) دار قطنی کے حوالے سے اور ابن الجوزی دونوں نے اسے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کرنا شدید کمزور گنا ہے۔ جب کہ دونوں نے اسے موقوف صحیح مانا ہے۔

(دیکھیں کنز العمال ج ۵ ص ۴۸۶-۴۸۷)

---

[1] مفتاح کنوز السنۃ ج ۱ ص ۱۷۰ میں نسائی کتاب الاشربۃ باب نمبر ۴۴ یہ حوالہ دیا گیا ہے۔

(دوسری فصل)

# شراب لعنتوں کا بنڈل بھی

(۱) امام طبرانی فی الکبیر، حاکم فی المستدرک، بیہقی فی شعب الایمان، اور ضیاء المقدسی حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں۔ کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم فرماتے ہیں کہ۔

(۱) تحقیق اللہ تعالیٰ نے شراب پر لعنت ڈالی ہے۔
(۲) شراب نچوڑنے والے پر بھی۔
(۳) نچڑنے والی غذا پر بھی یا نچڑوانے والے پر بھی۔
(۴) پینے والے پر بھی۔
(۵) اٹھانے والے پر بھی۔
(۶) جس کی طرف اٹھا کر لیجائی جائے اس پر بھی۔
(۷) اس کے بیچنے والے پر بھی۔
(۸) اور خریدار پر بھی۔
(۹) پلانے والے پر بھی۔
(۱۰) شراب مانگنے والے پر بھی کہ جو کہے کہ مجھے پلاؤ اس پر بھی لعنت ہے۔ (کنز العمال ج ۵ ص ۳۵۰)

(۲) ایک دوسری حدیث حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے جسے امام حاکم فی المستدرک اور بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے

شعب الایمان میں باسناد نقل کی ہے۔ کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے لعنت فرمائی ہے

(۱) شراب پر (۲) نچوڑنے والے پر (۳) نچڑوانے والے پر (۴) پینے والے پر (۵) پلانے والے پر (۶) اٹھانے والے پر (۷) جس کی طرف لیجائی جائے (۸) اس کے بیچنے والے پر اور (۹) خریدار پر [۱۰] اور اس کی قیمت کھانے والے پر۔

(۳) ذرا الفاظ کے اختلاف کی وجہ سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی ایک اور روایت کو تیسری حدیث کے طور پر پیش کیا جارہا ہے اسے ابو داؤد طیالسی نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں مرفوعا ہی ذکر کیا ہے۔ الفاظ یہ ہیں۔

تحقیق اللہ تعالیٰ نے شراب [۱] پر لعنت ڈالی، پینے والے [۲] پر لعنت ڈالی، نچوڑنے والے [۳] پر لعنت ڈالی، اس کے ادا کرنے والے [۴] پر لعنت ڈالی، اس کے ادارے کے چلانے [۵] والے پر لعنت ڈالی، اس کے پلانے والے [۶] پر لعنت ڈالی، اس کے اٹھانے والے [۷] پر لعنت ڈالی اس کی قیمت [۸] کھانے والے پر لعنت ڈالی اور اس کے بیچنے [۹] والے پر لعنت ڈالی۔ (ابو داؤد طیالسی بیہقی فی الشعب کنز العمال ج ۵ ص ۳۵۱)

(۴) ابو داؤد اور مستدرک حاکم کے حوالے سے بھی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی ایک اور حدیث نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم سے ملتی ہے۔ جسے کنز العمال ج ۵ ص ۳۴۸ میں جگہ ملی ہے۔ محشی کا کہنا ہے کہ اس حدیث کو مجمع الزوائد ج ۵ ص ۷۳ میں بزار اور طبرانی کے حوالے سے ذکر کیا گیا ہے۔ لیکن اس میں ایک راوی ابو عیسیٰ خیاط

نامی ہے۔ اور وہ ضعیف ہے۔ نیز ابوداؤد کتاب الاشربۃ باب العصیر للخمر حدیث نمبر ۳۶۷۵ اس کے الفاظ حدیث نمبر ۲ سے مختلف نہیں البتہ ترتیب میں فرق ہے۔ تاہم یہاں اس کی لفظی ترتیب لکھ دی جاتی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے شراب پر لعنت ڈالی، پینے والے پر، پلانے والے پر، بیچنے والے پر، خریدنے والے پر، نچوڑنے والے پر، نچڑوانے والے پر، اٹھانے والے پر، جس کی طرف اٹھائی جائے، اور اس کی قیمت کھانے والے پر۔

(۵) یہ حدیث بھی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ہی مروی ہے۔ اس کی ترتیب میں بھی فرق ہے۔ اور نچڑوانے والے کا ذکر مفقود ہے۔ طبرانی نے اسے معجم کبیر میں ذکر کیا ہے۔ بہرحال الفاظ ملاحظہ ہوں

اللہ تعالیٰ نے شراب پر لعنت ڈالی، نچوڑنے والے پر بھی، پینے والے پر بھی، پلانے والے پر بھی، بیچنے والے پر بھی، خریدار پر بھی، اٹھانے والے پر بھی اور جس کی طرف اٹھوایا جائے اس پر اور اس کی قیمت کھانے والے پر بھی (طبرانی فی الکبیر عن ابن عمر رضی اللہ عنہما)

(۶) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی ہے ایک روایت خطیب بغدادی اور ابن النجار نے بھی نقل کی ہے جس میں حامل اور محمول الیہ کی جگہ الجالب والمجلوب الیہ ہیں۔ یعنی شراب کھینچ کر لے جانے والا اور وہ بھی جس کی طرف کھینچ کر لے جائی جائے۔ (ان پر بھی لعنت)

(۷) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی شہادت ملاحظہ ہو۔

شراب پر دس طرح کی لعنت ہے۔ خود شراب پر، پینے والے

پر، پلانے[۳] والے پر، نچوڑنے والے[۴] پر، نچڑوانے[۵] والے پر، اٹھانے[۶] والے پر، جس کی طرف[۷] اٹھا کر لیجائی اس پر، بیچنے[۸] والے پر اور خریدار[۹] پر اور قیمت[۱۰] کھانے والے پر۔

(ابنِ ماجہ، احمد، بیہقی، عن ابنِ عمرو والطبرانی فی الکبیر عن ابن مسعود رضی اللہ عنہم

ابنِ ماجہ کا حوالہ: کتاب الاشربۃ باب لعنت الخمر علی عشرہ اوجہ رقم ۳۳۸۰ (کنز العمال ج ۵ ص ۳۶۶)

## حاصل کلام

مندرجہ ذیل لوگ اور چیزیں صرف شراب کی وجہ سے ملعون ٹھہرے۔

(۱) شراب۔

(۲) شراب نچوڑنے والا۔

(۳) شراب نچڑنے والی غذا (نچڑوانے والے پر بھی)

(۴) پینے والے پر بھی۔

(۵) اٹھانے والے پر بھی۔

(۶) جس کی طرف اٹھا کر لے جائی جائے۔

(۷) بیچنے والے پر بھی۔

(۸) خریدار پر بھی۔

---

۱ کتاب مفتاح کنوز السنہ میں ابوداؤد کتاب الاشربۃ باب نمبر ۲ ابنِ ماجہ کتاب الاشربۃ باب نمبر ۶ مسند احمد ج ۱ ص ۳۱۶۔ ج ۲ ص ۲۵ - ۶۹ - ۷۱ دوبار - ۹۷ - ۱۲۸ ج ۳ ص ۱۴ ج ۵ ص ۲۶۸ ۔ مسند ابوداؤد طیالسی ۔ حدیث نمبر ۱۱۳۴ - حدیث نمبر ۱۹۵۷ ۔

(۹) پلانے والے پر بھی۔
(۱۰) شراب مانگنے والے پر بھی۔
(۱۱) قیمت کھانے والے پر بھی۔
(۱۲) شراب ادا کرنے پر بھی۔
(۱۳) شراب کے مدیر پر بھی۔
(۱۴) شراب لاد کر لیجانے والا۔
(۱۵) جس کی طرف لاد کر جائے۔

یہ سب لوگ اس وجہ سے لعنتی ٹھہرے کہ انہوں نے ایک ایسی چیز معاشرے میں پھیلائی جس نے معاشرے کو تباہ کر دیا۔

(تیسری فصل)

## شرابی اور ارتداد کا ہمہ وقت خطرہ

شرابی ضعیف الایمان ہے۔ اور اسے ہر وقت مرتد ہونے کا وسوسہ گھیرے رکھتا ہے۔ بعض بدنصیب تو ارتداد کے نرغے میں ایسے پھنسے کہ واپس نہ آسکے۔ اور بعض پر اللہ کی رحمت ہوئی اور اسے استاد کامل مل گیا یا براہِ راست اللہ تعالیٰ کی مدد حاصل ہوئی اور وہ اسلام پر قائم رہا چنانچہ ذیل کے واقعات ملاحظہ ہوں۔

(۱) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابوبکر بن اُمیہ بن خلف کو شراب کی سزا میں خیبر تک ملک بدر[۱] کر دیا تو ہرقل سے جا ملا اور نصرانی ہو گیا۔ اس

---

[۱] ملک بدر کرنے کا حکم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ایک تعزیری عمل تھا جسے وقتی مصلحت کے لیے ان کے اجتہاد نے جائز سمجھا کہ یہ دوسرے لوگوں کو خراب نہ کرے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم نے تو اس سزا کو شرابی کے لیے تجویز نہیں فرمایا تھا۔ اس لیے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اجتہاد نے ہی اسے روا سمجھا اور جب نتیجہ زیادہ خراب نکلا تو انہوں نے اپنے اس اجتہاد سے توبہ کر لی کہ آئندہ کسی کو ملک بدر نہیں کروں گا۔ کیونکہ اس کا مسلمانوں کے ماحول میں رہنا ہی اس کے ایمان کے تحفظ کا سبب تھا۔ اور شرابی آدمی کا کیا ہے۔ وہ تو ہر مجلس میں جا بیٹھتا ہے۔ سڑکوں کے پاس اگر بیٹھیں گے اور شراب پئیں گے تو پھر شراب کے بعد اس کا ذہن کس

پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرمانے لگے کہ اس کے بعد کبھی میں کسی مسلمان کو ملک بدر نہیں کروں گا۔ (عبدالرزاق عن سعید بن المسیب رحمۃ اللہ علیہما۔ الکنز ج ۵ ص ۴۷۶)

(۲) بعینہ اسی واقعہ کی ایک اور گواہی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی عبدالرزاق نے نقل کی ہے۔ (حوالہ سابقہ)

(۳) ایک واقعہ امام بیہقیؒ سے بھی (الکنز ج ۵ ص ۵۰۵) میں نقل کیا جا رہا ہے۔ واقعہ تو خاصا طویل ہے۔ تاہم خلاصہ یہ کہ ایک شرابی کو حضرت ابو موسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہ نے کوڑے مارے، سر مونڈھا، منہ کالا کیا، اور لوگوں میں اسے پھرایا اور اس کے ساتھ لوگوں کو کھانے پینے سے بائیکاٹ کرنے کا حکم دے دیا۔ اس نے انتقاماً تین باتوں کی ٹھان لی کہ ان میں سے ایک ضرور کروں گا۔

(۱) ابو موسیٰ الاشعری کو قتل کر دوں۔

(۲) شام کے محاذ پر چلا جاؤں۔

(۳) دشمنانِ اسلام کے ساتھ مل کر کھاتے پیتے۔

(یہ علیحدہ بات ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابو موسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہ کو زجر و توبیخ سے بھرا ہوا خط لکھا کہ آئندہ ایسا کرو گے۔ تو تمہارا بھی منہ کالا کر کے تمہیں پھرایا جائے گا۔ اور بائیکاٹ ختم کرا دو اور

---

بقیہ صفحہ سابقہ:۔ قدر دین کا دفاع کرنے کی سکت رکھتا ہے؟ پس آہستہ آہستہ وہ شراب کے ذریعے نصرانیت کی گود میں جا بیٹھا۔

۱۲ عبدالسلام کیلانی عفی اللہ عنہ

اسے دوسو درہم کے علاوہ کچھ سامان بھی دے دیا۔ لیکن غور طلب بات یہ ہے۔ کہ اس کا فقرہ کہ میں دشمنانِ اسلام کے ساتھ جا ملوں۔ گویا مرتد ہونا اس کے لیئے کوئی غیر معمولی کیس نہیں تھا اور یہی ضعفِ ایمان کی دلیل ہے۔)

(۱۲۔ ابو محمد عبد السلام الکیلانی عفی اللہ عنہ)

(۴) چوتھا واقعہ ایک اور جلیل القدر صحابی کا بھی ہے۔ جسے شراب کی سزا ملی تو وسوسوں نے آگھیرا۔ حتیٰ کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اطلاع دی گئی کہ فلاں شخص خطرہ ہے کہ کہیں ہلاک نہ ہو جائے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک مختصر خط لکھا جس میں قرآنِ مجید کی سورہ مؤمن کی پہلی آیات کا حوالہ دیا۔ جسے پڑھ کر ذہن صاف ہو گیا۔ دین پر قائم ہو گئے اور اللہ تعالیٰ نے ثابت قدمی عنایت فرما دی۔

شیطان کی طرف سے جو وسوسے پیدا ہوتے ہیں ان میں بھی بعض مقامات میں انسانی کمزوری سبب بنتی ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔ [1] إِنَّمَا اسْتَزَلَّهُمُ الشَّيْطَانُ بِبَعْضِ مَا كَسَبُوا انہیں شیطان نے پھسلا دیا ان کے بعض کام اس پھسلانے کا سبب بن گئے۔ (سورۃ آلِ عمران ۱۵۵) جیسے نیکی نیکی کا سبب بنتی ہے۔ اسی طرح برائی بھی برائی کا سبب بنتی ہے۔ جیسا کہ پانچویں فصل میں گزرا کہ شرابی شراب پی کر محرم عورتوں کو بھی نہیں چھوڑتا۔ اسی طرح شراب پی کر بعض تو نبیوں کی گستاخی پر بھی اتر آتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک و کفر کا ارتکاب کر کے وہ مسلمان کے نام سے بھی پیچھے ہٹ جاتے ہیں۔ والعیاذ باللہ۔

---

[1] (۳/ ۱۵۵)

(ب)

# شرابی کا انجامِ بد

## شرابی کا خانہ خراب، شکل کی تبدیلی، زمین کا دھنسنا اور آسمان سے پتھروں کی بارش

(۱) حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم سے ارشاد نقل کرتے ہیں کہ

لیشربن اناس من امتی الخمر یسمونها بغیر اسمها ویضرب علی رؤسهم بالمعازف والقینات یخسف اللہ بهم الارض ویجعل منهم قردة و خنازیر (ابن حبان، طبرانی، بیہقی فی شعب الایمان) کنز العمال ج ۵۔ ص ۲۴۷)

(۲) تقریباً یہی الفاظ حضرت انس رضی اللہ عنہ بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم سے نقل فرماتے ہیں۔

یکون فی هذه الامة خسف وقذف ومسخ وذلک اذا شربوا الخمور واتخذوا القینات۔ وضربوا بالمعازف (ابن ابی الدنیا فی ذم الملاهی عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ) (حوالہ مذکورہ بالا)

(۳) اسی طرح کے الفاظ غازی بن ربیعہ سے ایک مرسل روایت میں ملتے ہیں جو کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم سے مروی ہے (حوالہ مذکورہ بالا)

لیمسخن قوم وهم علی اریکتهم قردة وخنازیر لشربهم الخمور وضربهم بالبرابط والقیان

(۴) ایک تاریخی واقعہ بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم نے ذکر کیا ہے۔ جو کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے ذریعے سے ہمیں

---

لے الکنز / ۵/ ۲۴۷)

پہنچا ہے۔ (حوالہ ابن صصری فی اُمالیہ عن ابنِ عباس کنز العمال ج ۵ ص ۲۵۷) الفاظ مندرجہ ذیل ہیں۔

ان ناسا یاتوا فی شراب و دفوف وغناء فاصبحوا قردة وخنازیر۔

(۵) ایک حدیث قوم لوط کے بارے میں بھی یہ صراحت کرتی ہے کہ ان میں دس برے کام تھے۔ اور میری امت ایک کام مزید کرے گی۔ ان دس کاموں میں ایک کام ان کے ہاں شراب نوشی کا عام رواج بھی تھا۔

اب ذیل میں مذکورہ بالا احادیث کے تراجم ملاحظہ ہوں۔

(۱) میری امت کے کچھ لوگ شراب کا نام بدل کر پئیں گے ان کے سروں پر باجے بج رہے ہوں گے۔ گانے والی کنیزیں گا رہی ہوں گی (اسی دوران) اللہ تعالیٰ انہیں زمین میں دھنسا دیں گے ان میں سے کچھ کو بندر بنا دیں گے اور کچھ لوگوں کو خنزیر کی شکل دے دے گا۔

(۲) میری امت میں لوگوں سمیت آبادی سمیت زمین کا دھنس جانا۔ آسمان سے پتھروں کی بارش اور شکلوں کے مسخ ہونے کے واقعات رونما ہوں گے۔ اور یہ اس وقت ہوگا جب کہ لوگ شراب پئیں گے۔ (کنجریوں اور) گانے والی کنیزوں کو اختیار کریں گے۔ اور آلات ساز بجانے لگیں گے۔

(۳) یہ حقیقت ہے کہ ایک قوم اپنے سٹیج پر بیٹھی ہوئی ہوگی کہ بندروں اور خنزیروں کی شکل میں تبدیل ہو جائے گی کیونکہ وہ شراب پئیں گے۔ باجے بجائیں گے۔ اور (کنجریاں اور) گویا کنیزیں رکھیں گے۔

(۴) ایک قوم نے ساری رات شراب، دفوں اور گانوں میں گنوا دی۔ صبح ہوئی تو وہ بندروں اور خنزیروں کی شکل بن چکے تھے۔

(د)

## عادی شرابی اور کفر و شرک

اسلام میں تمام گناہوں سے بڑھ کر گناہ شرک اور کفر کا ہے شرک کے متعلق قرآن مجید میں ہے۔

ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہٖ و یغفر ما دون ذلک لمن یشآء

(سورۃ النسآء ۴: ۴۸) اور (سورۃ النساء ۴: ۱۱۶)

اور کفر کے متعلق فرمایا ہے۔

ان الذین کفروا وماتوا وھم کفار فلن یقبل من احدھم ملء الارض ذھبا ولو افتدی بہٖ اولٰئک لھم عذاب الیم وما لھم من ناصرین (سورہ آل عمران ۳: ۹۱)

تحقیق وہ لوگ جو کافر ہو کر مر گئے تو کبھی ان میں سے کسی کی طرف سے زمین کے برابر سونا بھی قبول نہیں کیا جائے گا خواہ وہ اسے فدیہ میں دے کر اپنی جان چھڑانا چاہے۔ ایسے لوگوں کے لئے دردناک عذاب ہے۔ اور ان کا کوئی مددگار بھی نہ ہوگا

اسی طرح اسلام میں تمام لوگوں سے بڑھ کر برے لوگ مشرک اور کافر ہیں۔

ان الذین کفروا من اھل الکتاب والمشرکین فی نار جھنم خٰلدین فیھا اولٰئک ھم شر البریۃ (سورۃ البینۃ ۹۸: ۶)

اہلِ کتاب کے کافر اور مشرک دوزخ میں ہیں۔ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ وہ لوگ مخلوقات میں بدترین لوگ ہیں۔

یہ دونوں گروپ روزِ قیامت اللہ تعالیٰ کے عذاب سے نہ

صرف یہ کہ بچ نہ سکیں گے بلکہ یہ ہے کہ وہ کبھی نکل بھی نہ سکیں گے۔ نہ تو کسی کی سفارش کام آئے گی اور نہ ہی کسی کا فدیہ جیسا کہ پہلے گذر چکا ہے۔ البتہ سفارش کے متعلق آیۃ الکرسی کے مقام کو دیکھیں۔

یا ایھا الذین امنوا انفقوا مما رزقنکم من قبل ان یأتی یوم لا بیع فیہ ولا خلۃ ولا شفاعۃ والکفرون ھم الظلمون۔ اللہ لا الہ الا ھو الحی القیوم لا تاخذہ سنۃ ولا نوم لہ ما فی السموت وما فی الارض من ذا الذی یشفع عندہ الا باذنہ یعلم ما بین ایدیھم وما خلفھم ولا یحیطون بشیئ من علمہ الا بما شاء وسع کرسیہ السموت والارض ولا یؤدہ حفظھما وھو العلی العظیم (سورۃ البقرۃ ۲: ۲۵۴ - ۲۵۵)

اے ایماندارو! خرچ کرو اس چیز سے جو ہم نے تم کو دیا اس سے پہلے کہ ایسا دن آجائے جس میں نہ تو بیع ہو گی اور نہ دوستی اور نہ ہی سفارش اور کافر لوگ ہی ظالم ہیں۔ اللہ۔ اس کے علاوہ کوئی الٰہ (معبود برحق حاجت روا اور مشکل کشا) کوئی نہیں۔ وہی زندہ اور قائم رکھنے والا ہے۔ اسے نہ تو اونگھ آتی ہے اور نہ ہی نیند آتی ہے۔ آسمانوں میں جو بھی ہے اسی کا ہے۔ اور جو زمین میں ہے۔ وہ بھی اسی کا ہے۔ کون ہے جو کہ اس کے پاس بلا اجازت سفارش کر سکے۔ (پہلی سفارش کفار کے بارے میں ہے جو کہ بالکل عنقا ہے۔ دوسری سفارش مسلمانوں کے لیے ہے جو کہ اللہ کے اذن سے ہو گی) وہ ان کے آگے کو بھی جانتا ہے اور ان کے پیچھے کو بھی جانتا اور کسی چیز کا بھی وہ احاطہ نہیں کرتے مگر جو اللہ تعالیٰ نے چاہا۔ اس کی کرسی نے زمین اور تمام آسمانوں

پر گھیرا ڈالا ہوا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کو ان کی حفاظت کرنے سے نہ تھکاوٹ نہیں ہوتی۔ اور وہ بلند اور بڑا ہے۔

اس تمہید کے بعد اب یہ مسئلہ کسی مزید تشریح کا محتاج نہیں کہ جب کسی عملِ بد کو شرک اور کفر کہہ دیا جائے یا اس کے مشابہ قرار دے دیا جائے تو آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ اس عمل کی قباحت کس قدر سنگین ہو گی۔ چنانچہ ذیل میں عادی شرابی کے متعلق جو روایات دی جا رہی ہیں۔ ان سے آپ بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں کہ منشیات کا رسیا اسلامی تعلیمات کی رو سے کس قدر بدنصیب گنا گیا ہے۔

(۱) حافظ ابو نعیم اصبہانی علیہ الرحمۃ نے ایک تسلسل ذکر کیا ہے جس میں ہر راوی اَشْہَدُ بِاللّٰہِ وَاَشْہَدُ لِلّٰہِ کہتا ہے کہ اللہ کے نام کے ساتھ میں گواہی دیتا ہوں اور اللہ کے لیئے میں گواہی دیتا ہوں کہ فلاں راوی نے مجھے یہ حدیث سنائی ہے۔ (اور باعث تعجب یہ امر ہے کہ راوی نمبر ۱ سے لے کر راوی نمبر ۱۳ تک تمام راوی ایک ہی سلسلۂ نسب سے متعلق ہیں اور ہر شخص اپنے باپ سے انہی گواہیوں کے حوالے سے یہ روایت بیان کرتا ہے) (وہ حوالہ جات کچھ یوں ہیں۔) علی[1] بن محمد قزوینی ان سے محمد[2] بن احمد بن قضاعۃ ان سے القاسم[3] بن العلاء الہمدانی ان سے حسن[4] بن علی[5] بن محمد[6] بن علی[7] بن موسیٰ[8] بن جعفر[9] بن محمد[10] بن علی[11] بن الحسین[12] بن علی[13] بن ابی طالب رضی اللہ عنہما حسن اپنے باپ[5] سے اور وہ اپنے باپ[6] سے وہ اپنے باپ[7] سے وہ اپنے باپ[8] سے وہ اپنے باپ[9] سے وہ اپنے باپ[10] سے وہ اپنے باپ[11] سے وہ اپنے باپ[12] الحسن رضی اللہ عنہ سے وہ اپنے باپ[13] علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے اس میں ہر شخص اسی طرح دونوں

قسموں کے ساتھ بیان کرتا ہے۔ کہ مجھے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم نے اور وہ جبریلِ امین علیہ السلام سے بیان کرتے ہیں کہ

اسے محمد! (صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم) عادی شرابی بت پرستوں کی طرح ہے۔

ابو نعیم کا کہنا ہے کہ یہ حدیث صحیح سند والی اور ثابت (متن) والی ہے (بحوالہ ابن النجار۔ کنز العمال ج ۵ ص ۴۸۷/۴۸۸)

(دوسری حدیث) اسی طرح کی ایک حدیث ایسے ہی تسلسل کے ساتھ اٹھارہ واسطوں سے ابن نجار یا بخاری فی تاریخ کے ہاں از روایات حضرت علی رضی اللہ عنہ اور امام بیہقیؒ نے شعب الایمان میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل فرمائی ہے۔ اول الذکر میں حضرت علی رضی اللہ عنہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم اور وہ حضرت میکائیل علیہ السلام سے اور وہ حضرت عزرائیل سے اور وہ اللہ تعالیٰ سے بیان کرتے ہیں کہ

شراب کا عادی مجرم بت پرست کی طرح ہے (حوالہ سابقہ مع الحاشیہ)

(تیسری حدیث) جب بندۂ خدا شراب کا پیالہ ہاتھ میں پکڑ لیتا ہے تو اس کا ایمان باللہ اسے اللہ کے واسطے دیتا ہے کہ اسے مجھ پر داخل نہ کر کیونکہ میں اور وہ دونوں ایک برتن میں نہیں رہ سکتے۔ اگر شرابی انکار کر دے تو ایمان اس سے نفرت کھا کر چالیس روز تک واپس نہیں آتا۔ اگر وہ توبہ کرے۔ تو اللہ تعالیٰ بھی اس پر التفات فرماتے ہیں۔ (لیکن) جو کچھ حصہ اس کی عقل سے سلب[1] کر دے گا وہ کبھی اس کی طرف واپس

---

[1] جیسا کہ پیش لفظ میں گذر چکا ہے۔ شراب پینے اور نشہ کرنے

نہیں لوٹے گا۔ (دیلمی عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ الکنز ج ۵ ص ۳۵۶)
(چوتھی حدیث) یہی متن (یعنی مضمون حدیث) ابنِ عدی نے بحیرا راہب کے حوالے سے بھی ذکر کیا ہے۔

---

بقیہ صفحہ سابقہ: سے دماغ ماؤف ہو کر رہ جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے وہ مکمل طور پر بے عقل اور بے شعور ہو جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے وہ ہر کام کر گزرتا اور ہر قسم کی کلام کو غیر معیوب گردانتا ہے۔ نیز اس حدیث کی روشنی میں مزید یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ شراب پینے اور نشہ کرنے سے جب دماغ کے لاکھوں خلیئے بے حس اور جام ہو جاتے ہیں۔ اس وقت بعض موت کا شکار بھی ہو جاتے ہیں جو نہ دوبارہ زندہ ہوتے ہیں اور نہ ہی ان کی جگہ کوئی نئے خلیئے پیدا ہوتے ہیں اور شراب پینے کے واقعات اور مقدار بڑھنے کے ساتھ ساتھ مردہ خلیوں کی تعداد میں اضافہ ہوتا جاتا ہے اور اسی قدر عقل بھی کمزور سے کمزور تر اور کمزور ترین ہو جاتی ہے۔ حتیٰ کہ وہ مکمل طور پر لاشعوری کا مرقع اور حیوانیت کا ڈھانچہ بن کر بڑی بے آبروئی، ذلت، انتہائی ضعف اور نامرادی کی زندگی سے دوچار ہوتا اور موت و حیات کی کشمکش کے درمیان ایڑیاں رگڑ رگڑ کر اپنی موت کی آمد کا ہر لمحہ انتظار کرتا ہے۔

اللھم انا نعوذ بک من الخزی والخذلان والفتن والزلازل ما ظھر منھا و ما بطن فی دیننا ودنیانا وآخراتنا والحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام والبرکات علی الرسول النبی وآلہ وازواجہ وذریاتہ واصحابہ اجمعین۔ آمین برحمتک یا ارحم الراحمین ۹/۱۱/۱۴۰۹ھ یوم الاربعاء قریۃ جاندنہ کرمت۔

حافظ ابنِ حجر عسقلانی علیہ الرحمۃ اصابہ میں رقم طراز ہیں کہ یہ بحیرا راہب وہ شخص نہیں ہے۔ جو کہ بعثت سے قبل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم سے ابوطالب کے ساتھ ملا تھا بلکہ یہ اور شخص ہے جو کہ ان آٹھ آدمیوں میں شامل ہے۔ جو کہ (حبشہ سے) حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ساتھ آئے تھے۔ (الکنز ج ۵ ص ۳۵۶)

(پانچویں حدیث) میں گواہی دیتا ہوں اللہ تعالیٰ کے (نام کے) ساتھ اور اللہ تعالیٰ کے لیئے ہی گواہی دیتا ہوں۔ کہ مجھے جبریل علیہ السلام نے کہا کہ شراب کا عادی بت پرست کی مانند ہے۔ (الشیرازی فی الالقاب وابونعیم فی مسلسلاتہ وقال صحیح ثابت عن علی رضی اللہ عنہ کنزالعمال ج ۵ ص ۳۴۵)

(چھٹی حدیث) شرابی بت پرست کی مانند ہے۔ اور شراب پینے والا لات اور عزیٰ کے پجاریوں کی طرح ہے۔ (حارث عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) (الکنز ج ۵ ص ۳۴۸)

(ساتویں حدیث) جو شخص شراب پیئے گا ایمان کا نور اس کے پیٹ سے بالکل نکل جاتا ہے۔ (طبرانی فی الاوسط عن ابوہریرہ رضی اللہ عنہ الکنز ج ۵ ص ۳۴۸)

(آٹھویں حدیث) ان اللہ تعالیٰ بنیٰ الفردوس بیدہٖ وحظرھا علی کل مشرک وکل مدمن سکر بیھقی فی الشعب والدیلمی وابن عساکر عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ)

تحقیق اللہ تعالیٰ نے فردوس اپنے ہاتھ سے بنائی اور اس پر باڑ لگا دی ہے۔ ہر مشرک کے آگے اور ہر عادی شرابی نشہ باز کے لیئے۔ (الکنز ج ۵ ص ۳۴۹)

(نویں حدیث) جو شخص اس حالت میں مرجائے کہ وہ شراب کا عادی

ہو وہ اللہ تعالیٰ سے بتوں کے پجاریوں کی طرح ملے گا۔ (طبرانی فی الکبیر و ابو نعیم فی الحلیہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما۔ الکنز ج ۵ ص ۳۵۰)

(دسویں حدیث) جو شراب پیئے اور اسے پیٹ میں ڈال لے۔ اللہ تعالیٰ سات روز تک اس کی کوئی نماز قبول نہیں کرے گا۔ اگر اس دوران وہ مر گیا تو وہ کافر مرے گا۔ (نسائی عن ابن عمرو رضی اللہ عنہما)

(گیارہویں حدیث) جو شخص بوقت صبح شراب پیئے وہ پچھلے پہر تک ایسا ہوگا جیسا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنے والا ہو اور جو شخص رات کو پیئے گا تو وہ صبح تک ایسا ہوگا جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنے والا ہو۔ اور جو اس قدر پیئے کہ نشہ چڑھ جائے۔ اللہ تعالیٰ چالیس روز تک اس کی کوئی نماز قبول نہیں کریں گے۔ اور جو شخص مر گیا اس حالت میں کہ اس کی رگوں میں اس کا کوئی حصہ ہو تو وہ جاہلیت کی موت مر گیا۔ (عبدالرزاق مرسلا عن ابن المنکدر۔ کنز العمال ج ۵ ص ۳۶۲)

(بارہویں حدیث) جو شراب کے نشے میں مر گیا وہ بت پرستوں کی طرح ہو گیا۔ (الدیلمی عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما۔ کنز العمال ج ۵ ص ۳۶۲)

(تیرہویں حدیث) جو شخص اللہ تعالیٰ سے اس حالت میں ملا کہ شراب کا رسیا ہو۔ وہ اللہ تعالیٰ سے کسی صنم (بت) کے پجاری کی طرح ملے گا[1]۔ (البخاری فی تاریخ بیہقی فی شعب الایمان عن محمد بن عبداللہ عن ابیہ۔ (کنز العمال ج ۵ ص ۳۶۳)

---

[1] مفتاح کنوز السنۃ میں مدمن الخمر کعابد وثن کے سلسلے میں مسند احمد ج ۱ ص ۲۷۲ کا حوالہ دیا گیا ہے۔ دیکھیے مفتاح کنوز السنۃ ج ۱ ص ۱۷۸۔

(چودھویں حدیث) ایک آدمی کسی مٹکے کا نبیذ لے کر آگیا جو کہ جوش مار رہا تھا۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم نے فرمایا کہ اسے اس دیوار پر دے مارو کیونکہ اس کا مشروب ہے۔ جس کا اللہ تعالیٰ پر ایمان ہے نہ آخرت کے دن پر۔

(الطبرانی فی الکبیر۔ ابونعیم فی الحلیہ۔ ابویعلی۔ بیہقی عن ابی موسی رضی اللہ عنہ ایضاً ابوداؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ۔ ابوداؤد کتاب الاشربۃ فی النبیذ اذا غلا وابن ماجہ کتاب الاشربۃ باب نبیذ الجر)

(کنز العمال ج ۵ ص ۴۷۳۔ ۵۷۳۔ ص ۵۲۳ بحوالہ ابویعلی، طبرانی کبیر بیہقی، ابن عساکر وایضاً ابن عساکر عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ وعنہم اجمعین۔)

(پندرہویں حدیث) ایک مشہور حدیث کے الفاظ لا یشرب الخمر حین یشربہا وھو مومن نہیں کوئی شراب پیتا جب کہ پی رہا ہوتا ہے اس حالت میں کہ وہ مومن ہے۔ حدیث لمبی ہے صحابی کے الفاظ میں تشریح اس کی یہ ہے کہ ایمان نکل کر اس کے سر پر چھتری کی طرح ہوتا ہے۔

(مشکاۃ المصابیح ج ۱ ص ۲۳ بحوالہ متفق علیہ) (مفتاح کنوز السنۃ ص ۱۷۹ النسائی والدارمی)

(بخاری شریف میں مفتاح الصحیحین کے مطابق یہ حدیث چھ مقامات پر اور صحیح مسلم میں ۵ مقامات پر یہ حدیث وارد ہے دیکھیں مفتاح الصحیحین ص ۱۳۰ مفتاح بخاری و ص ۳۵ مفتاح مسلم)

## (ج) شرابی کا حشر

یہ آگے آرہا ہے کہ شرابی بت پرستوں اور کفار کی طرح دربارِ الٰہی میں پیش کیا جائے گا۔ اب وہ منظر بھی ملاحظہ فرمائیں۔ جو کہ میدانِ محشر میں اس کے جسم اور شکل سے ہوگا کہ وہ کیسی حالت میں پیش ہوگا۔ ؟

(حدیث نمبر ۱)

(۱) منہ سیاہ ہوگا۔

(۲) پیٹ اندھیرے سے بھرا ہوگا۔

(۳) زبان سینے پر گری اور لٹکی ہوگی۔

(۴) لوگ اسے دیکھ کر کراہت کریں گے۔

بیانِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم بحوالہ الشیرازی فی الالقاب عن ابنِ عمر رضی اللہ عنہما۔

(حدیث نمبر ۲)

(۱) پیٹ پھولا ہوگا۔

(۲) اس کی باچھیں پھولی ہوں گی۔

(۳) زبان لٹکی ہوگی۔

(۴) اس کا لعاب اس کے پیٹ پر بہہ رہا ہوگا۔

(۵) اس کے پیٹ میں آگ ہوگی جو کہ اسے اندر ہی اندر سے جلا رہی ہوگی۔ حتیٰ کہ مخلوقات کے حساب کتاب سے فراغت ہوجائے۔

الشیرازی فی الالقاب عن ابنِ عباس رضی اللہ عنہما البتہ اس میں ابوحذیفہ اسحاق بن بشر بھی ہے۔ (بیانِ نبویہ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم وبارک علیہ وآلہ واصحابہ الکنز ج ۵ ص ۳۶۵)

(حدیث نمبر۳)

شرابی جب اللہ تعالیٰ کی ملاقات کو پیش ہوگا تو وہ نشہ میں ہوگا۔ وہ اس سے پوچھے گا، تجھے خرابی ہو! تم نے کیا پی رکھا ہے۔؟ جواب دے گا کہ شراب، پوچھے گا کیا میں نے تم پر حرام نہیں کر رکھی تھی۔؟ جواب دے گا کیوں نہیں۔ تو حکم دیا جائے گا کہ اسے دوزخ میں لے جاؤ۔

(عبدالرزاق عن معمر عن ابان عن الحسن مرسلاً، کنزالعمال ج ۵ ص ۳۶۵)

(حدیث نمبر۴)

شرابی روزِ قیامت اس حالت میں پیش ہوگا جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم سے مروی ہے کہ۔

(۱) چہرہ سیاہ ہوگا۔

(۲) اس کی آنکھیں نیلی ہوں گی

(۳) ایک طرف فالج ہوگا یا اس کی ایک باچھ پچکی ہوگی۔

(۴) اس کی زبان لٹکی ہوگی۔

(۵) اس کے سینے پر لعاب بہہ رہا ہوگا۔

(۶) ہر شخص جو اسے دیکھے گا وہ اس سے نفرت کرے گا۔

(عبدالرزاق۔ عن ابن عمر رضی اللہ عنہما۔ کنزالعمال ج ۵ ص ۴۹۰/۴۹۱)

(ھ)

## شرابی اور جنت کی باڑ

یہ مضمون یہاں قدرے وضاحت سے پیش کیا جا رہا ہے۔ اگرچہ پچھلے ذکر میں اس کی طرف اشارہ گذر چکا ہے۔

(۱) تحقیق اللہ تعالیٰ نے فردوس (جنت الفردوس) کو اپنے ہاتھ سے بنایا۔ (جس کی نہ کوئی مشابہت دی جا سکتی ہے۔ اور نہ کوئی اس کے لیے مثال پیش کی جا سکتی ہے۔ لیس کمثلہ شیئ وھو السمیع البصیر[1]۔ یعنی نفی میں قانون یہ ہے کہ کوئی چیز بھی اس کے مشابہ ہے۔ اور نہ ہی اس کیفیت کی جو بھی شکل و شباہت، تصور و تصویر اللہ تعالیٰ کے متعلق انسان پیش کرے گا وہ غلط ہوگا لیکن اثبات کا قانون یہ ہے کہ ہر اس چیز پر ایمان رکھا جائے۔ جس کا ذکر کتاب و سنت میں موجود ہے۔ تو نہ ہم یہودیوں کی طرف تشبیہات کے قائل ہیں اور نہ ہی عیسائیوں کی طرح جو معاذ اللہ حضرت عیسیٰ کو ہی خدا بنا بیٹھے ہیں۔ اور نہ ہی جہمیوں کی طرح معطلہ ہیں کہ ہر صفت کا انکار کر کے اس کی تاویل کی جائے اور نہ ہی ماتریدیہ اور اشعریہ کی طرح کے ہیں جو بعض صفات کو مان گئے اور بعض کا انکار کرنے کے لیے تاویل کا سہارا تلاش کرنے لگے۔ آئمہ اربعہ اور جملہ محدثین کا مذہب اس سلسلہ میں یہی ہے کہ

صفاتِ خداوندی کا جو ذکر کتاب و سنت میں آئے اسے قبول کر لو اور ایمان لے آؤ۔ لیکن کسی تصور کے پیچھے نہ پڑو نہ کیفیت اور نہ ہی تشبیہہ کی خاطر) اور ہر مشرک اور ہر نشہ باز شرابی کے لیے اس پر باڑ لگا کر رکاوٹ کھڑی کر دی۔

---

[1] (الشوریٰ/۱۱)

بیہقی فی شعب الایمان و دیلمی و ابن عساکر عن انس رضی اللہ عنہ۔
(الکنزج ۵ ص ۳۴۹)

(۲) ان اللہ کنس عرصۃ جنۃ الفردوس بیدہٖ ثم بناھا من فضۃ ولبنۃ من ذھب مصفی ولبنۃ من مسك مذراۃ وغرس فیھا من جید الفاکھۃ وطیب الریحان وفجر فیھا انھارھا ثم آتی ربنا الی عرشہ فنظر الیھ فقال: وعزتی لا یدخلك مدمن خمر ولا مصر علی الزنا (ابو نعیم فی معرفۃ عن سلامۃ) وقال لا یصح لہ صحبۃ کنز العمال ج۵ ص۳۵۶ / ۳۵۷)

اللہ تعالیٰ نے جنت الفردوس کا میدان اپنے ہاتھ سے صاف کیا پھر اسے بنایا ایک اینٹ چاندی کی دوسری خالص سونے کی تیسری مٹیالی کستوری اور اس میں وہ درخت لگائے جن کا پھل عمدہ تھا اور خوشبوئیں عمدہ تھیں اور اس میں دریا بہا دیئے پھر اللہ تعالیٰ عرش کی طرف گئے اور اسے دیکھا تو فرمایا:

میری عزت کی قسم! (اے جنت الفردوس!) تجھ میں نہ تو عادی شرابی داخل ہوگا اور نہ ہی زنا پر اصرار کرنے والا تجھ میں جا سکے گا۔

(۳) لا یدخل الجنۃ مدمن خمر ولا عاق ولا منان (طبرانی) کنوز الحقائق فی حدیث خیر الخلائق علی الجامع الصغیر ج ۲ ص۱۲۹)

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کا ارشاد ہے کہ

جنت میں شراب کا عادی مجرم داخل نہیں ہوگا۔ اور نہ ہی والدین کا نافرمان اور نہ ہی احسان جتانے والا۔

(۹)

# دوزخیوں کا سیو ریج اور شرابی کا مشروب

(۱) من وضع الخمر علی کفه لم تقبل له دعوة ومن ادمن علی شربها سقی من الخبال (الطبرانی فی المعجم الکبیر عن ابن عمرو رضی اللہ عنہما (کنز ج ۵ ص ۳۵۰)

(۲) من شرب الخمر لم تقبل له صلاة اربعین صباحاً فان تاب تاب اللہ علیه فان عاد لم یقبل اللہ له صلاة اربعین صباحاً۔ فان تاب تاب اللہ علیه فان عاد الثالثة لم یقبل اللہ له صلاة اربعین صباحاً فان تاب تاب اللہ علیه فان عاد الرابعة لم یقبل اللہ له صلاة اربعین صباحاً فان تاب لم یتب اللہ

---

(۱) مفتاح کنوز السنۃ ج ۱ ص ۱۷۸ میں اس سلسلے میں مندرجہ ذیل حوالہ جات دیئے گئے ہیں۔
"نسائی کتاب الاشربۃ باب نمبر ۴۳۔ ابن ماجہ کتاب الاشربۃ باب نمبر ۴ دارمی کتاب الاشربۃ باب نمبر ۳۔ مسند احمد ج ۲ ص ۳۵، ۱۹۷ و ج ۶ ص ۷۱، مسند ابو داؤد طیالسی حدیث نمبر ۱۹۰۱"

(۲) اسی کتاب میں شارب الخمر کی توبہ کے بیان میں نسائی کتاب الاشربۃ باب نمبر ۴۵ اور مسند احمد ج ۲ ص ۳۵۱۔

(۳) شرابی کی روز قیامت کی سزا کے لیئے نیز ملاحظہ ہو
مسند احمد ج ۲ ص ۳۵ ص ۴۴۳ ص ۴۶۴ ص ۱۷۶ ص ۱۷۸ ص ۱۸۹ نیز ج ۵ ص ۲۵۷، ۲۶۸ ج ۲ ص ۴۱۴، ۶۰۴ مسند ابو داؤد طیالسی حدیث نمبر ۱۱۲۲
(مفتاح کنوز السنۃ ج ۱ ص ۱۷۸)

علیہ وسقاہ من نھر الخبال ۔ ر الترمذی کتاب الأشربۃ باب ماجاء فی شارب الخمر رقم ۱۸۶۲ وقال حدیث حسن عن ابن عمر رضی اللہ عنہما )

ولاحمد والنسائی والحاکم عن ابن عمرو رضی اللہ عنہما رکنز العمال ج ۵ ص ۳۵۳)

وعلی حاشیۃ الکنز وفی روایۃ الترمذی فی تمام الحدیث قیل یا ابا عبد الرحمٰن وما نھر الخبال قال نھر من صدید اھل النار

(۳) من شرب الخمر وسکر لم تقبل لہ صلاۃ اربعین صباحاً فان مات دخل النار فان تاب تاب اللہ علیہ الی اخر الحدیث و ساق بمثلہ حتی قال فی الرابعۃ فان عاد کان حقا علی اللہ ان یسقیہ من ردغۃ الخبال یوم القیمۃ قالوا یارسول اللہ! ما ردغۃ الخبال؟ قال عصارۃ اھل النار لابن ماجۃ عن ابن عمرو کتاب الاشربۃ رقم ۳۳۷۷ ۔ کنز العمال مع الحاشیۃ ج ۵ ص ۳۵۴ ۔

(۴) نحو الحدیث الثانی الی ان قال فان عاد الرابعۃ لم یقبل اللہ لہ صلاۃ اربعین صباحاً فان تاب لم یتب اللہ علیہ وسقاہ من نھر الخبال لمالک فی الموطا ولاحمد والترمذی فی کتاب الاشربۃ باب ماجاء فی شارب الخمر رقم ۱۸۶۲ وحسنہ والبیہقی فی الشعب عن ابن عمرو ولاحمد و النسائی والحاکم عن ابن عمرو رضی اللہ عنہما رکنز العمال مع الحاشیہ ج ۵ ص ۳۵۸)

**تراجم** | جو شخص شراب اپنی ہتھیلی پر رکھے اس کی دعا قبول نہیں ہو گی ۔ اور جو شخص شربِ خمر پہ مداومت اختیار کرے گا ۔ اسے خبال سے پلایا جائے گا کسی روایت میں نہر الخبال کا تذکرہ ملتا ہے کہ خبال کا دریا ۔ کسی روایت میں اس کی تشریح میں کہا گیا ہے کہ یہ ایک

دریا ہے جس میں دوزخیوں کی پیپ بہہ رہی ہوگی۔ کسی روایت میں اسے دوزخیوں کا نچوڑن قرار دیا گیا ہے۔ یعنی دوزخیوں کی پیپ، لہو، پسینہ، ان کی آنتیں، کچے لہو تمام چیزیں اکٹھی ہو کر جس دریا میں بہہ رہی ہونگی اس دریا سے عادی شرابی کو پلایا جائے گا۔ اعاذنا اللہ من ذلك ومن كل فتنه ظاهرا وباطنا۔ دينا ودنيا واخرىٰ۔ آمين يا رب العلمين۔

گویا کہ یہ دوزخیوں کا سیوریج ہے۔ جس سے ان شرابیوں کو پلایا جائے گا جیسے دنیا کی بدروؤں میں یہ شرابی مدہوش گرے پڑے ہوتے ہیں۔ اسی طرح دوزخ میں بھی یہ عذاب کے علاوہ ایک اور عذاب میں گرفتار رہوں گے اور انہیں ان سیوریجوں سے پینے کو دیا جائے گا

(چھٹا باب)

# متفرق مسائل

## (پہلی فصل)
## شراب کی تجارت کے بارے میں کتاب وسنت کے احکام

اسلام میں جس کو ذاتی طور پر حرام کر دیا گیا ہے۔ اس سے ہر قسم کا فائدہ اٹھانا ممنوع ہے۔ جب شراب بذاتِ خود حرام ہو گئی تو اس سے ہر قسم کے فائدے اٹھانا بھی حرام ہو گئے اور تمام فوائد میں بڑھ کر فائدہ اٹھانا تجارت کے ذریعے فائدہ اٹھانا ہوتا ہے۔ شراب، مخدرات، مفترات، اور دیگر منشیات چونکہ بذاتِ خود حرام ہیں اس لیے ان کی تجارت بھی حرام ہوئی کیونکہ جب تک تاجر موجود ہے۔ تجارت ہوتی رہے گی اور جب تک ان چیزوں کے استعمال کرنے والے موجود ہیں۔ اتنی دیر تک تجارت بھی موجود ہو گی۔ اسلام نے ایسا نہیں کیا کہ ایک طرف کے احکام تو جاری کر دیئے ہوں اور دوسری طرف سے اغماض برتا گیا ہو۔ بلکہ احکام ممنوعہ دونوں طرف جاری فرما دیئے۔ ذیل میں اب صرف مفتاح کنوز السنۃ کے حوالوں سے اس مسئلے کے خطرات سے آگاہ کرنا مقصود ہے۔

بخاری شریف کتاب نمبر ۳۴ باب ۲۴، ۱۰۳، ۱۰۵، ۱۱۲ کتاب نمبر ۶۵ تفسیر سورۃ بقرۃ باب نمبر ۴۹ سے ۵۲ تک یعنی آٹھ مقامات۔ واضح ہو کہ کتاب نمبر ۳۴ سے مراد کتاب البیوع اور کتاب نمبر ۶۵ سے مراد تفسیر القرآن ہے

مسلم شریف کتاب المساقات والمزارعت حدیث نمبر ۷۲ سے حدیث نمبر ۷۱ تک ۵ مقامات

ابوداؤد: کتاب البیوع باب نمبر ۴۶ کتاب الاشربۃ باب نمبر ۲ ایک مقام

ترمذی: کتاب البیوع باب نمبر ۲۷، ۵۸، ۶۱۔ تین مقامات

نسائی: کتاب الفرع والعتیرہ باب نمبر ۸، ۹۔ دو مقامات

ابن ماجہ: کتاب التجارات باب نمبر ۱۱ کتاب الذبائح باب نمبر ۶، ۷ تین مقامات

سنن الدارمی: کتاب الاشربۃ باب نمبر ۹، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵

کتاب البیوع باب نمبر ۳۵ پانچ مقامات

مسند زید بن علی حدیث نمبر ۵۵۷ ایک مقام

مسند امام احمد بن حنبل ج ۱ ص ۲۵، ۲۳۰، ۲۳۵، ۲۴۴، ۲۸۹، ۳۱۶، ۳۲۳۔ سات مقامات

ج ۲ ص ۱۱۷، ۲۱۳ دو مقامات

ج ۳ ص ۲۱۷، ۲۴۴، ۲۲۶، ۳۴۰، ۳ چار مقامات

ج ۴ ص ۲۲۷، ۲۳۵، ۳۳۵ تین مقامات

ج ۵ ص ۲۶۸ ایک مقام

ج ۶ ص ۴۶، ۱۰۰، ۱۲۷، ۱۸۶، ۱۹۰، ۲۷۸ چھ مقامات

مسند ابوداؤد طیالسی: حدیث نمبر ۷۰۰، ۱۱۳۴، ۱۴۰۲، ۲۷۵۵۔ چار مقامات

مغازی واقدی: ص ۳۴۸ ایک مقام

کل ۵۶ مقامات ایسے ہیں جہاں منشیات کی تجارت کی تحریم کا تذکرہ موجود ہے۔

ملاحظہ ہو مفتاح کنوز السنۃ ص ۱۷۹ (۱۲)۔ ابو محمد عبدالسلام کیلانی عفی اللہ عنہ

ایک حوالہ صحیح بخاری سے بیع الخمر کی حرمت کا عام الفتح پر (فتح مکہ کے موقع پر) اعلان ہے۔ کتاب المغازی باب نمبر ۵۱۔

---

(دوسری فصل)

# احتیاطی تدابیر

شراب کے متعلق جتنی احتیاطی تدابیر اسلام نے اختیار کی ہیں کسی دوسرے مذہب نے اور نہ ہی کسی دوسرے غیر مذہبی ادارے نے ان کی طرف توجہ دلائی ہے۔ اور نہ ہی وہ ایسے مسائل سے واقف ہیں۔

(ا) (انگوروں کے نام میں احتیاط) عرب لوگ انگوروں کا نام "کرم" بھی رکھتے تھے۔ یعنی "شرافت"۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم نے منع فرمایا کہ انہیں کرم نہ کہا جائے کیونکہ کرم مومن کا دل ہے۔ بلکہ اسے عنب کے لفظ سے ہی یاد کیا جائے۔ یہ حدیث دارمی کتاب الاشربۃ باب نمبر۱۶ میں موجود ہے۔

(ب) انگوروں کو سادہ طریقے سے کھانا جائز ہے۔

(حوالہ مسند احمد ج ۴ ص ۲۲۲)

(ج) نبیذ کے طور پر استعمال کرنا جوش مارنے سے پہلے پہلے، اور جب جوش مارنے لگے یا قریب ہو جائے تو اسے انڈیل دیتے۔ اور یہ چیز صرف انگوروں کے ساتھ خاص نہیں بلکہ ہر چیز کے ساتھ عام ہے۔ خواہ کھجور ہو، شہد ہو، جوار یا جیرہ ہو، جو ہو، گندم ہو۔ یعنی جب بھی انکے مشروبات جوش مارنے لگیں۔ اور سکر پیدا ہو جائے تو قلیل وکثیر مقدار حرام ہے

(ا) مباح مشروبات کے لیئے دیکھیں نسائی کتاب الاشربہ باب

نمبر ۵۸ دارمی کتاب الاشربۃ باب نمبر ۱۲۔ مسند احمد ج ۱ ص ۳۹۸۔ ج ۲ ص ۴۴۔ ۴۷۔ ۸۵۔ ۳۰۵۔ ۴۹۱ بمقابلہ ص ۵۲۰ دوبارہ ج ۳ ص ۲۸۔

(ii) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کے مشروبات کے لیئے دیکھیں صحیح مسلم کتاب الاشربۃ حدیث نمبر ۹۷ تا حدیث نمبر ۸۹۔ حدیث نمبر ۹۴۔

مسند احمد ج ۱ ص ۲۳۲۔ ۲۴۰۔ ۲۸۷۔ ۳۲۰۔ ۳۳۶۔ ۳۳۵۔ ۳۶۹۔ ۳۷۲۔

ج ۲ ص ۳۵ ج ۳ ص ۳۰۴۔ ۳۰۷۔ ۳۱۳۔ ۳۲۶۔ ۳۷۹۔ ۳۸۴۔

ج ۴ ص ۴۶۔ ۱۲۴۔ ۱۳۱۔ ۱۴۷۔ ۴۲۹۔

مسند ابو داؤد طیالسی۔ حدیث نمبر ۱۵۳۱۔ ۱۷۵۱۔ ۱۹۴۱۔ ۲۰۲۱۔ ۲۶۹۱۔ ۲۷۴۱۔ ۲۷۱۵۔

(iii) نبیذ کی حد۔ کتاب الاشربۃ فی سنن ابی داؤد باب نمبر ۱۰۔ ابن ماجہ کتاب الاشربۃ باب نمبر ۱۲۔

(iv) کچی پکی کھجوروں کے مشترکہ نبیذ کی ممانعت اور دو چیزوں کو ملا کر نہ نبیذ بنایا جائے۔

بخاری کتاب الاشربۃ باب نمبر ۱ مسلم کتاب الاشربۃ حدیث نمبر ۱ حدیث نمبر ۱۶ سے حدیث نمبر ۲۹ تک۔

ابو داؤد کتاب الاشربۃ باب نمبر ۸۔ نسائی کتاب الاشربۃ باب نمبر ۴ سے باب نمبر ۷ تک۔ ابن ماجہ کتاب الاشربۃ باب نمبر ۱۱ سنن الدارمی کتاب الاشربۃ باب نمبر ۱۵ موطا امام مالک کتاب الاشربۃ حدیث

نمبر ۷ وحدیث نمبر ۸۔ طبقات ابنِ سعد ج ۸ ص ۳۶۰۔

مسند احمد ج ۱ ص ۲۷۶۔ ۳۰۴۔ ۳۳۶۔ ج ۲ ص ۶۴۔ ۵۱۔ ۵۸۔ ۴۴۵۔ ج ۳ ص ۳۔ ۹۔ ۳۴۔ ۴۶۔ ۴۹۔ ۵۸۔ ۶۲۔ ۷۱۔ ۹۰ دوبار ۱۳۴۔ ۱۴۰۔ ۱۵۵۔ ۱۵۶۔ ۲۱۰۔ ۲۵۱۔ ۲۹۴۔ ۳۰۰۔ ۳۰۲۔ ۳۱۷۔ ۳۶۳۔ ۳۶۹۔ ۳۸۹۔ ج ۴ ص ۴۱۳ دوبار بمقابلہ ج ۵ ص ۲۹۵۔ ۳۰۷۔ ۳۰۹۔ ۳۱۰۔ ج ۶ ص ۲۴۲۔ ۲۹۲۔

مسند ابو داؤد طیالسی حدیث نمبر ۱۴۸۱۔ ۱۷۰۵۔ ۱۷۵۷۔ ۱۹۴۰۔ ۲۲۲۹۔ ۲۲۴۴۔

(۷) علیحدہ علیحدہ نبیذ کے پینے کا جواز جوش مارنے اور تبدیل ہونے سے پہلے پہلے۔

صحیح مسلم کتاب الاشربۃ حدیث نمبر ۲۲ و ۸۱ سے ۸۳۔ ۸۶ تک
نسائی کتاب الاشربۃ باب نمبر ۱۴ سے باب نمبر ۱۸ تک بمقابلہ باب نمبر ۵۶۔ ۵۷۔ طبقات ابنِ سعد ج ۸ ص ۲۹۲۔ مسند احمد ج ۲ ص ۲۶ ۵ بمقابلہ ج ۵ ص ۲۹۵۔ ۳۰۹۔ ۳۱۰۔ ج ۶ ص ۱۸۔

(vi) کھجور (خشک) کے نبیذ کی تحریم (جوش مارنے کے بعد) مسند احمد ج ۶ ص ۱۰۵۔

(vii) فضیخ (کھجور کی ہی قسم) کی تحریم ابو داؤد طیالسی حدیث نمبر ۹۲۴۔

(د) شربت بنا کر پینے کا جواز بشرطیکہ سکر پیدا نہ کرے[۱]۔
نسائی کتاب الاشربۃ باب نمبر ۳ ۵ تا باب نمبر ۵۵ بمقابلہ باب نمبر ۵۷۔
موطا امام مالک کتاب الاشربۃ حدیث نمبر ۱۰ حدیث نمبر ۱۴۔
نبیذ (شراب) کو سرکہ بنانے کی ممانعت۔

---

[۱] یعنی نبیذ

صحیح مسلم کتاب الاشربۃ حدیث نمبر ۷۱۔ ابوداؤد کتاب الاشربۃ باب نمبر ۳۔ سنن الدارمی کتاب الاشربۃ باب نمبر ۱۷۔ سنن الترمذی کتاب البیوع باب نمبر ۵۹۔ مسند احمد ج ۳ ص ۱۱۹ و ص ۲۶۰ دو بار

(و) کشمش بیچنے کی ممانعت ایسے آدمی سے جو شراب بناتا ہو۔
نسائی کتاب الاشربۃ باب نمبر ۵۱، باب نمبر ۵۲

(ز) ایسے دسترخوان پر بیٹھنے کی ممانعت جہاں شراب چل رہی ہو۔
ابوداؤد کتاب الاطعمہ باب نمبر ۱۸ و سنن الدارمی کتاب الاشربۃ باب نمبر ۴

(ح) مشتبہ اشیاء سے بچنے کی ہدایت

(ا) بعض برتنوں کے استعمال کی ابتداً قطعی ممانعت صحیح بخاری، صحیح مسلم ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، سنن دارمی، موطا امام مالک، مسند احمد مسند ابوداؤد طیالسی میں دو سو سے کہیں زیادہ مقامات ہیں۔ جن میں ایسے برتنوں سے منع کر دیا گیا ہے۔ جن میں جلدی جوش پیدا ہو جاتا ہے۔

اگرچہ جب لوگوں کو حلال و حرام اور شراب و عدم شراب، مستی اور نامستی کی تمیز ہو گئی تو مطلق اجازت دے دی گئی۔ لیکن جوش مارنے سے اور مستی پیدا ہونے سے پہلے پہلے۔

اس کے لئے بھی بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، موطا امام مالک اور مسند احمد کے اکتیس مقامات ہیں۔ جہاں مشروط طور پر ہر برتن کے استعمال کی اجازت دے دی گئی۔

(ii) حلال و حرام اور مشتبہات کا ذکر کرنا کہ حلال کو واضح کر دیا گیا ہے۔ اور حرام کو بھی واضح کر دیا گیا ہے۔ اور ان دونوں کے درمیان مشتبہ امور کا ذکر

لے ہے۔ جنہیں بہت سے آدمی نہیں جانتے جو بچ جائے اپنی عزت بھی بچا لے گا اور دین بھی محفوظ کر لے گا اور جو شخص شبہات میں پڑ گیا ہر آن خطرہ واضح ہے کہ کسی وقت بھی وہ حرام میں داخل ہو سکتا ہے۔

بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابنِ ماجہ، سنن دارمی، مسند احمد بن حنبل چودہ مقامات میں یہ ہدایات مذکور ہیں۔

(iii) مشتبہ اشیاء کے حوالے سے حرام اشیاء تک رسائی حاصل کرنے والے کے لیئے احادیث میں ویل لے ہے۔ دیکھیں سنن الدارمی مقدمہ باب نمبر ۱۲ وسنن الترمذی کتاب القدر باب نمبر ۱۳۔

(iv) مشکوک اشیاء کو غیر مشکوک اشیاء تک چھوڑنا۔

صحیح بخاری کتاب البیوع باب نمبر ۲ سے باب نمبر ۵ تک۔

صحیح مسلم کتاب المساقات والمزارعت حدیث نمبر ۱۰۷۔

ابو داؤد کتاب البیوع باب نمبر ۳۔ سنن الترمذی کتاب البیوع باب نمبر ۱۔ سنن الدارمی مقدمہ باب نمبر ۲۲۔ کتاب البیوع باب نمبر ۱۔۲۔

---

لے ہلاکت یا جہنم کی ایک وادی کا نام

(تیسری فصل)

# شراب کا خام مال اور مشکوک مشروبات

پہلے باب میں بڑی تفصیل سے یہ مسئلہ گذر چکا ہے۔ جب شراب حرام ہوئی تھی تو جو، کھجور، گندم، شہد، انگور وغیرہ حلال اشیاء سے بنتی تھی۔ اس بارے میں باب سوم میں زیر عنوان "چلتی رہی یہ کمبخت روپ بدل بدل کے" حدیث نمبر ۹ میں سولہ کتابوں کے حوالے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے خطبہ کا ذکر گذر چکا ہے۔ جس میں ابن ابی شیبہ[1]، احمد فی الاشربہ[2]، عبدالرزاق[3]، بخاری[4]، مسلم[5]، ابوداؤد[6]، ترمذی[7]، نسائی[8]، ابن ابی الدنیا فی ذم المسکر[9]، ابوعوانہ[10]، طحاوی[11]، ابن ابی عاصم فی الاشربہ[12]، ابن حبان[13]، دارقطنی[14]، ابن مردویہ[15]، بیہقی[16] ہیں۔ (کنز العمال ج ۵ ص ۴۷۱)

مفتاح کنوز السنۃ میں بھی اس موضوع کے حوالہ جات درج ہیں۔ ملاحظہ ہوں۔ (مفتاح ج ۱ ص ۱۷۹)

صحیح بخاری شریف کتاب الاشربۃ باب نمبر ۲ سے باب نمبر ۵ تک
مسلم کتاب الاشربۃ حدیث نمبر ۱۳ سے حدیث نمبر ۱۵ تک
ابوداؤد " " باب نمبر ۴
نسائی " " " باب نمبر ۲۲
ابن ماجہ " " " باب نمبر ۵
سنن الدارمی " " باب نمبر ۷

مسند احمد ج ۲ ص ۱۱۸ ۔ ۱۱۹ ۔ ۲۷۹ ۔ ۴۰۸ ۔ ۴۰۹ ۔ ۴۷۴ ۔ ۴۹۶ ۔ ۵۱۷ ۔ ۵۱۸ ۔ ج ۳ ص ۱۱۲ ج ۴ ص ۲۶۷ ۔ ۲۷۲ ۔

مسند ابوداؤد طیالسی حدیث نمبر ۲۵۶۹ ۔ علاوہ ازیں اور بھی بہت سی روایات سے اس بارے میں راہنمائی مل سکتی ہے ۔

جب شراب بنیادی طور پر حرام مال کی بجائے حلال مال سے تیار ہوتی ہے ۔ لیکن اس کو ایسے حیلوں، بہانوں سے بنایا جاتا ہے ۔ کہ اس میں جوش پیدا ہو ۔ دماغ کو چڑھے نشہ پیدا ہو ۔ انسان پینے سے مدہوش ہو ۔ تو معلوم ہوا کہ ہر وہ چیز جو ان اوصاف کی حامل ہوگی وہ حرام ہوگی ۔

یا وہ اشیاء جن سے دماغ اور جسم سن ہو جاتا ہے ۔ بعد میں بعض اوقات وہ ٹھیک ہو جاتا ہے ۔ یا بعض اوقات ٹھیک نہیں بھی ہوتا ۔ یا وہ اشیاء جو وقتی طور پر نشاطِ جسمانی کا سبب تو بنتی ہیں ۔ لیکن اس کی مثال ایک تھکے ہوئے گھوڑے پر چابک رسید کرنے کی ہوتی ہے ۔ کہ جب وہ اس کے جسم پر پڑتا ہے ۔ تو وقتی طور پر اس میں قوت پیدا ہو جاتی ہے ۔ یہ قوت دراصل اس گھوڑے نے جسم کے دوسرے حصے سے مستعار لے کر دوڑ کی قوت میں شامل کی ہوتی ہے ۔ جیسے جیسے وہ چابک کھاتا جاتا ہے ادھار لیتا جاتا ہے ۔ حتیٰ کہ جب باقی تمام جسم مزید ادھار دینے کی طاقت نہیں رکھتا تو وہ عزم کے سہارے جسم کو سہارا دینے کی لاحاصل سعی کرتا ہے ۔ بالآخر وہ نڈھال ہو کر گر پڑتا ہے ۔ اسی طرح بعض مشروبات خود طاقت تو نہیں دیتے لیکن جسم کے دوسرے حصوں سے طاقت لے لے کر انسانی نشاط کو عارضی طور پر بڑھاتے ہیں ۔ لیکن ایک وقت ایسا آ

جاتا ہے۔ کہ وہ مزید طاقت بھی حاصل نہیں کر سکتا اور جب بھی اس مشروب کا اثر ختم ہوتا ہے۔ انسانی جسم میں پہلے سے بھی زیادہ کمزوری پیدا ہو جاتی ہے۔ اور جب تک اس مشروب کا اعادہ نہ کرے اس کا جسم کسی قسم کے نشاط کے لیے اپنے آپ کو تیار نہیں کر سکتا۔

**(ا) چائے** غور کریں کیا ہماری چائے جس پر اربوں ڈالر کا زرِ مبادلہ خرچ ہوتا ہے۔ اور ڈاکٹروں کے کہنے کے مطابق اس میں کوئی غذائیت بھی نہیں ہوتی وہ ہمارے وقتی نظامِ نشاط کو تیز کر کے اور پھر مزید کمزوری پیدا کر کے کیا ہمیں یہ سبق نہیں دے رہی کہ ہم اسے مشکوک تو سمجھیں۔ پھر کیفین اور نکوٹین کے زہر جو اپنی تاثیر میں نہایت ہی سست رفتار ہیں کا استعمال ہمارے لیے کہاں تک مفید ہے[1] نیز اگر ضب کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم نے لیست بارض قومی کہ میری قوم کی زمین اور ملک میں نہیں پائی جاتی کو آپ نے حرام بھی نہیں کہا لیکن ایک قانون بتا دیا کہ ایسی چیزوں کے عادی بننے سے گریز کیا جائے جن پر زرِ مبادلہ خرچ ہو اور غور فرمائیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان لا یبارك لكم في الطعام الحار[2] گرم کھانے میں تمہارے لیے برکت نہیں۔ کس طرح اس ماءِ حمیم پر صادق آ رہا ہے۔ کہ جو غذا اپنے مقررہ وقت پر مقررہ نظام کے مطابق ہوتی تھی اور جسم کے مختلف حصے اس سے اپنی اپنی ضرورت کے وٹامن اس وقت اس سے چوس لیتے

---

[1] استاد طنطاوی نے لکھا ہے کہ ایک گھوڑے کو چائے کے پتے کھلا دیئے گئے تو اسکی موت واقع ہوگئی۔

[2] یہ حدیث ادرھم معنی الفاظ البانی اور ھندی نے چھ کتابوں سے آٹھ صحابہ سے بیان کی ہے۔ ملاحظہ ھو الصحیحہ ۱/۶۷۷ والکنز ۱۰/۲۴۳

تھے۔ جب وہ ان حصوں سے گذرتی تھی۔ اب اس گرم گرم چائے نے اسے غیر طبعی طور پر بڑی سرعت سے کھانے کو گذار دیا جس وجہ سے جسم نہ تو اس سے غذائیت حاصل کر سکا اور نہ ہی مطلوبہ وٹامن حاصل کر سکا۔ گویا جیسے مشینی لوکہ چل رہا ہے۔ ادھر سے چارہ گیا ادھر سے کترا نکل آیا اسی طرح ادھر سے کھانا پیٹ میں گیا ادھر سے پہلا کھانا جسم سے باہر نکل آیا۔

جب انسان کسی نوکر سے کام لینا چھوڑ دے گا تو وہ سست ہو جائے گا۔ اسی طرح یہ ہضم کرنا جو معدے کا فریضہ اول تھا جب اس کی جگہ دوسرے خادم بنا لیے تو ظاہر بات ہے کہ ایک روز کام چھوڑ دے گا یا بالکل کمزور ہو جائے گا۔

اب یہی سلگتا ہوا پانی انگارہ بن کر بار بار جب مثانہ پر حملہ آور ہوا تو وہ بھی کمزور ہو گیا۔ بالخصوص چائے اور قہوہ اگر یہ جسم کے کسی عضو کو متاثر کرتے ہیں تو مثانہ اول نمبر ہے۔

جب شروع شروع میں مفت چائے پلا پلا کر حکومت لوگوں کو عادی بنانے کی مہم چلا رہی تھی اور لوگ چونکہ غیر عادی تھے اس لیے کبھی کلیتہً انکار کر دیتے تھے۔ اسی طرح چائے کی پتی کسی زمیندار کو مفت دی گئی تو اس نے انکار کر دیا۔ دینے والے کا بھی کمال تھا کہنے لگا کہ سامنے جو بیل ہے اسی کو پلا دو۔ اس نے ہتھیار پھینک دیئے اور چائے وصول کر لی۔ اب دوسرے روز رپوٹ کی بھی ضرورت سمجھی گئی کہ جانور کو پلانے سے اسے نشاط آیا ہی ہو گا۔ آئے اور پوچھا جناب بیل کو چائے پلانے کا نتیجہ کیا دیکھا ہے کہنے لگا کہ ہاں دیکھا کہ پہلے بیل کو جب پیشاب آتا تھا۔

تو کھڑا ہو جاتا اور تمیز سے ایک طرف کر لینا باقی جگہ خشک رہ جاتی جس پر وہ دوبارہ بیٹھ جاتا۔ لیکن چائے پینے کے بعد لمبا پڑا پڑا ہی پیشاب کرنے لگا ہے۔

میں خود بھی چائے کا بڑا رسیہ تھا۔ البتہ گلے کے کھر کھرے کو چائے حرکت دیتی رہتی تھی۔ اور کھانسی نہ دن کو نہ رات آرام کرنی تھی لیکن جب سے اللہ تعالیٰ نے مجھے توفیق دی ہے کہ چائے چھوڑ دوں اسی دن سے کھر کھرے کو آرام ہے۔ اور اس لحاظ سے کھانسی بھی اگر کبھی ہوتی ہے۔ تو برائے نام۔ والحمد للہ رب العالمین۔

چائے کا عادی بھی جب اپنے معمول کے وقت سے پیچھے رہ جاتا ہے۔ تو دل میں ایک طلب لگ جاتی ہے۔ جسم نڈھال اور دماغ بوجھل ہو جاتا ہے۔ اور جب تک چائے نہ ملے انسان کو کسی پل اطمینان نہیں ہوتا۔ جیسے کسی قیمتی شئے سے محروم ہو چکا ہو۔ ایسا ہی حال نشہ بازوں کا ہوتا ہے

(اس جرم کی پاداش میں)

پچھلے سالوں میں جب کہ نان پیپلز پارٹی برسر اقتدار تھی یا پیپلز پارٹی کے کے نام کے بغیر اس کے مشیر مجلس شوریٰ کے ارکان تھے۔ ایک روز اخبار میں ایک پٹھان کا اپنی ہمشیرہ کو صرف اس جرم کی پاداش میں قتل کرنا پڑا کہ اس نے چائے نہیں بنا کر دی تھی یا اس میں دیر لگ گئی تھی۔

(افیون کی چسکی)

بعض علاقوں میں چائے کی پتی کو مزید پرسکون بنانے کے لیے جیسے پینے والے چسکیوں سے پیتے ہیں وہ لوگ افیون کی چاشن بنا کر چائے کی پتی کو اس میں پھینک دیتے ہیں۔ جب یہ افیون اس کے پتوں پر چھا جاتی ہے۔ تو اسے نکال کر خشک کر لیتے ہیں اور خوبصورت پیکنگ میں متفق علیہ مشروب بن جاتا ہے۔ جسے تمام لوگ خوشی خوشی پی لیتے

ہیں۔ اور چسکی پر چسکی لے کر پیتے رہتے ہیں۔

**چائے کے جواز کے بہانوں** میں بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ اس سے گندی رطوبتیں ختم ہو جاتی ہیں۔ بلغمی مزاج کو مفید ہے۔ مزید چربی اور کیمیائی غذاؤں کو ہضم کرنے کے لیے یہ ضروری بھی ہے۔ اسی طرح مصنوعی پیاس اگر ختم نہ ہو تو چائے سے بجھ جاتی ہے۔

حالانکہ ان امور سے غفلت نہیں برتنی چاہیے۔ کہ یہی فوائد صرف خالی گرم پانی پینے سے بھی حاصل ہو جاتے ہیں۔

اگلی فصل میں چند مفید مشروبات جو کچھ گرمی اور کچھ سردی کے لیے مفید ہو سکتے ہیں۔ پیش کیے جا رہے ہیں۔

(ب) کولا جات :- میں بعض علامات واقعی ایسی پائی جاتی ہیں جو کہ انہیں مشکوک بنا دیتے ہیں۔ بلکہ بعض علامات تو قطعی بنتی دکھائی دیتی ہیں۔ مثلاً

(۱) پیتے وقت چہرے کی تیوڑی۔

(۲) سر کو مشروب کی چڑھائی۔

(۳) جن دوائیوں کو کافی دیر تک رکھا جاتا ہے۔ ان میں کیڑے پیدا ہو جاتے ہیں۔ ان کی پیدائش روکنے کے لیے الکحل کا استعمال دواؤں میں بھی کیا جاتا ہے۔ اور ہو سکتا ہے کہ ان مشروبات میں بھی الکحل کی چاشنی حاصل ہوتی ہو۔ یا اس میں شامل گیسوں کی یہ پیدا کردہ تلخی ہو۔ اور جو ان کا اعلان کردہ نسخہ ہوتا ہے۔ ضروری نہیں کہ ان مشروبات میں وہی استعمال ہوتا ہو۔

(ج) **پیپسی کولا** :- چند روز ہوئے کہ میرے برادر زادہ حافظ عبدالمنین نے سوال کیا کہ

شیزان، کا مالک قادیانی ہے۔ وہ نفع کو قادیانیت کی تبلیغ میں صرف کرتا ہوگا۔ جس سے اس کا پینا حرام دکھائی دیتا ہے۔ آپ کا کیا خیال ہے؟

میں نے بتایا کہ حرام دو طرح کا ہے۔

(۱) حرام بذات خود۔ اس کو حرام لذاتہ بھی کہتے ہیں۔ جیسے خنزیر۔ کتا یہ حرام لذاتہ ہیں۔

(۲) حرام بالوصف۔ اس کو حرام لوصفہ بھی کہتے ہیں کہ بذاتِ خود تو حرام نہیں لیکن ایسے اوصاف پائے جاتے ہیں۔ جو کہ حرمت تک پہنچا دیتے ہیں۔ مثلاً چوری کے جائے نماز پر نماز پڑھنا۔

میں نے کہا کہ شیزان کو اگر اس طرح حرام گنو تو وہ حرام لوصفہ ہو گا۔ لیکن خنزیر کے بچے کے معدے کی جھلی جو پیپسین میں ڈالی جاتی ہے جس کے نام سے پیپسی کولا بھی وجود میں آیا ہے۔ وہ تو حرام لذاتہ بن رہا ہے۔ اور جب موازنہ کیا جائے تو حرام لذاتہ حرام لوصفہ سے زیادہ حرام ہے۔ اگر آپ ایک طرف شیزان کے خلاف مہم چلانا چاہتے ہیں۔ تو اس سے کہیں زیادہ پیپسی کولا کے خلاف مہم چلانا چاہیئے۔

پھر اگر انصاف کی بات پوچھیں تو شیزان اور مرنیڈا میں وہ علامتیں نشے کی مفقود ہیں جو کہ دوسرے کولاجات میں پائی جاتی ہیں۔ حتیٰ کہ میرنڈا یہ بھی مشکوک ہے۔ کیونکہ سننے میں آیا ہے کہ

(سیون اپ اور میرنڈا کا ملاپ) شرابی لوگ سیون اَپ اور میرنڈا کو ملا کر اپنا مقصود حاصل کر لیتے ہیں۔ اگرچہ میرنڈا میں وہ چیز نہیں جو کہ دوسرے کولاجات میں ہے۔

(چوتھی فصل)

# مفید مشروبات کچھ گرمی کے موسم کے اور کچھ سردی کے موسم کے

(۱) مسلمان اطباء نے غالباً شراب کی گندگیوں سے بچنے کے لیے تمام شربت ایجاد کیے تھے۔

انجبار، بادام، بنفشہ، بزوری، بزور، روح افزاء، نیلوفر وغیرہ، تمام مشروبات مسلمانوں کی ایجاد ہیں اور ان میں بھی گرمی اور سردی کے حساب سے کیفیت استعمال میں فرق ڈالا جاسکتا ہے تاہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس طرف توجہ دلائی تھی۔ کہ جب گرم کرنے سے تیسرا حصہ رہ جائے تو وہ شیطان کی خباثت اور ذاتی خباثت سے پاک ہوجائے گا۔ (تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو کنز العمال ج ۵ ذکر مشروبات)

(۲) قرآنی مشروبات:

قرآن مجید میں جنتیوں کے لیے ایک مشروب کا ذکر ملتا ہے جس کا عنوان ہے "کان مزاجھا زنجبیلا"۔

(I) زنجبیل ادرک کو کہتے ہیں۔

(ا) مدینہ منورہ میں زنجبیل سے ہی ایک دودھی بناتے تھے جو ہمیں ڈاکٹر حکیم محمد سلطان رحمۃ اللہ علیہ جنہیں ملک عبدالعزیز ابنِ سعود نے

حاذق الاطباء کا خطاب دیا تھا۔ نے دو تین دفعہ بلائی تھی۔

دودھ کو گرم کرکے حتیٰ کہ اس میں کافی بلائی آنے لگے تو اس میں خشک ادرک یا سونڈھ کا سفوف ڈال دیتے۔ سردیوں میں وہ دماغ کو بھی ترو تازہ کرتا تنقیہ بھی کرتا۔ اور گرمائی بھی پیدا کرتا ہے۔

(ب) ادرک یا سونڈھ لیں۔

(i) پہلی کو صاف کرکے چھلکا اتار کر چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں میں کاٹ لیں۔ حسبِ ضرورت پانی میں ڈبو دیں۔ اسے پانی سے اُبال لیں۔ اچھی طرح بقدرِ ضرورت اور حسبِ اختیار شہد، چینی یا گڑ ڈال لیں یا نمک ہی سہی بس آپ کا مشروب تیار ہے۔

(ii) سونڈ کو صاف کرکے کوٹ لیں۔ اب اس سفوف کو پانی میں چینی وغیرہ ملا کر ابال لیں آپ کا مشروب تیار ہے۔

III پانی سخت گرم کرکے حسبِ ضرورت شہد ڈال لیں۔ اب چاہیں تو اسی طرح پی لیں یا ٹھنڈا کرکے برف ڈال کر پی لیں موسم کے حساب سے آپ کا مشروب تیار ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم بالعموم شہد پھیلے بہر پیا کرتے تھے۔ غالباً ان کے پینے کا یہی طریقہ تھا (بقول ڈاکٹر خالد غزنوی)

(۳) مفید چائے۔

اس کے بھی مختلف طریقے ہیں۔

(i) چائے کی جگہ پر پودینہ کا پودا استعمال کریں۔ باقی ترکیب چائے والی ہی سمجھیں۔

(ii) چائے کی جگہ پر بوڑھ (برگد) کی جڑیں یا ڈاڑھیں صاف کرکے

استعمال کریں۔ باقی ترکیب وہی ہے۔

(iii) چائے کی جگہ پر گرم مصالحہ ساتھ مصلح کشنیز یا ملٹھی ڈال لیں۔ باقی ترکیب وہی ہے۔

(iv) ایک نسخہ جس میں بہت سی دوائیاں استعمال ہوتی تھیں۔ حسب ضرورت انہیں چائے کی طرح پی لیا کرتا تھا۔ اس سے نظر بھی کمزور ہونا ٹھہر گئی۔

(۴) دودھ:۔ یہ ایک ایسی نعمت ہے جو کہ قرآن مجید میں بھی بطور نعمت مذکور ہے۔ حتیٰ کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم جب معراج کو گئے تو باوجود ساری طاقتوں کے مالک کے اور پینے والا بھی اس کے نزدیک ابو المخلوقات تھا اور پلانے والا اقدر و اکبر کل شئی تھا۔ بطور مہمانی جس چیز کا ذکر ہمیں ملتا ہے۔ وہ شہد مصفی، شراب مصفی، اور دودھ مصفی تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم نے دودھ مصفی کو اختیار فرمایا۔ شراب کو ہاتھ تک نہیں لگایا۔ حالانکہ وہ پاکیزہ تھی اور جنت کی تھی اور جبریل علیہ السلام نے کہا کہ اگر آپ اسے پی لیتے تو ایک وقت آتا کہ جب ساری امت گمراہ ہو جاتی لیکن آپ نے فطرت[1] کو پسند کیا۔ لیکن جب معدوں کے لئے یہ نقصان دہ ہو تو زنجبیل (ادرک اور سونڈھ) ملا کر پینا مفید ہے۔

(۵) کچی لسی:۔ موسم کے اعتبار سے یہ بھی مفید مشروب ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کے سفر ہجرت میں ذکر ملتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے دودھ میں پانی ملا کر ٹھنڈا کر کے پلایا تھا۔

(۶) پکی لسی:۔ یہ بھی غذا کی غذا ہے۔ اور مشروب کا مشروب۔ اور چینی ملا دیں تو مہمان نوازی بہترین ہو جاتی ہے۔

[1] یعنی دودھ

(پانچویں فصل)

# سگریٹ نوشی وحُقہ کشی

سگریٹ میں کیفین CAFIN نامی زہر کا وجود سگریٹ نوش کو اندرونی طور پر کھوکھلا کر دیتا ہے۔ تمباکو کے مضر اثرات صحت پر جس طرح اثر انداز ہوتے ہیں۔ ان میں کسی کو کلام کرنے کا کوئی حق باقی نہیں رہا۔ وزارتِ صحت نے ہر ڈبیا پر یہ لکھ رکھا ہے۔ کہ تمباکو نوشی صحت کے لیئے مضر ہے۔ اس سے اجتناب کرو۔

لیکن ہماری یہاں بحث نشہ کے ضمن میں ہے۔ کیا یہ سگرٹ نشہ آور ہیں یا کہ نہیں؟

(اور پھر حقہ چھوٹ گیا)

حقیقت یہ ہے کہ ایسے واقعات رونما ضرور ہوتے ہیں۔ کہ آدمی سگریٹ نوشی یا حقہ کشی میں منہمک رہا جب فارغ ہوا تو سر چکرانے لگا میرے حقیقی برادر مولانا محمد سلیم صاحب کیلانی حقہ کے شدید رسیا تھے ایک دن حقہ کشی سے فارغ ہو کر جامع مسجد مرکزی علی پور چٹھہ میں آتے کہ چکرا کر گر پڑے۔ اسی دن سے انہوں نے ہر قسم کے تمباکو سے سچے دل سے توبہ کی۔ آج الحمد اللہ اس بات کو تقریباً پینتیس برس ہو چکے ہیں۔ انہوں نے کبھی حقہ یا سگریٹ کی خواہش بھی نہیں کی۔

اگر کسی ایک آدمی کو بھی سگریٹ یا حقہ نے مدہوش کر دیا تو باقی لوگوں کے لیئے جواز استعمال باقی نہ رہا۔ کیونکہ جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے کہ

ما اسکرہ کثیرہ فقلیلہ حرام جس کی کثیر مقدار نشہ پیدا کرے تو اس کی قلیل مقدار بھی حرام ہو جاتی ہے۔

پھر اگر اسے کوئی شخص نشہ آور نہ مانے اور رجعت بازی[1] قائم رکھے تو مندرجہ ذیل عیوب سے تو انکار نہیں ہو سکتا۔

(ا) بعض لوگ نشہ آور مواد کو سگریٹ کے ذریعے کش لگا کر اپنے پیٹ میں ڈالتے ہیں۔

(ب) صحت کے لئے نقصان دہ جس کا ہر خاص و عام کو اعتراف ہے۔

(ج) اسراف فی المال۔ مال وزر کی تباہی۔

(د) منہ کی بدبو جس سے نماز پڑھتے وقت فرشتے بھاگ جاتے ہیں۔

---

[1] سوریہ کا ایک بادشاہ اس نے علماء کو دعوتِ افہام و تفہیم دی کہ میرے سامنے سگریٹ نوشی پر اظہارِ خیالات کرو۔ ایک مولوی صاحب ذرا زیادہ جوش میں تھے انہوں نے کہا کہ تمباکو حلال ہے۔ اور بادشاہ اگر بُرا نہ منائیں تو میں اس وقت پی کر دکھاتا ہوں اور اتنی بات کر کے جیب سے ایک سگریٹ نکال کر پینا شروع کر دیا۔ بادشاہ کو یہ حرکت بہت ناگوار گزری کہ اس نے میری اجازت کے بغیر سگریٹ پینا کیوں شروع کر دیا تو اس نے فیصلہ سنا دیا کہ جب مجھ ایک مخلوق کو یہ بات ناگوار گزری کہ میرے سامنے سگریٹ پینے کی جرأت کیوں کی؟ تو خود خالق کائنات جو کہ ہر شے کا ازلی اور ابدی اور حقیقی بادشاہ ہے تو وہ اس کو بُرا کیوں نہ سمجھے گا۔ چنانچہ کہنے لگا کہ پہلے میں اسے حلال کہنے کے متعلق سوچتا تھا۔ لیکن اب میں اسے حرام ہی سمجھنے پر مجبور ہوں اور مناظرہ ختم ہو گیا۔ ۱۲۔ ابو محمد عبد السلام کیلانی

## (فیصلہ کن بات)

(۵۱) اللہ تعالیٰ نے مطعومات کو دو حصوں میں تقسیم کر رکھا ہے۔ کچھ ماکولات ہیں اور کچھ مشروبات۔

یہ ایسی چیز ہے۔ کہ نہ تو ماکولات میں شامل ہے کہ جسم کی غذا بن کر بھوک کو ختم کرنے میں مدد دے۔ اور نہ ہی ایسی چیز ہے جو کہ مشروبات میں شامل ہو کر پیٹ کو بھرے اور موٹاپے میں معاون ہو۔

یعنی لَا یُسْمِنُ وَلَا یُغْنِیْ مِنْ جُوْعٍ نہ موٹا کرے نہ بھوک دور کرے کی فہرستِ مذمومہ میں شامل ہو کر نہ تو ماکولات میں شامل ہوا اور نہ ہی مشروبات میں اور قرآن مجید کے مطابق

ایسی چیز کو اللہ تعالیٰ اسراف میں شامل کرتے ہیں۔ اور مسرفین کے متعلق گواہی یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں۔ گویا کہ سگریٹ نوشی اور اور حقہ کشی کرنے والے لوگ اس آیت کا صحیح مصداق ہیں۔

کُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا اِنَّہٗ لَا یُحِبُّ الْمُسْرِفِیْنَ۔

کھاؤ۔ پیو اور اسراف نہ کرو۔ وہ اسراف کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ لیکن یہاں مرادی معنی یہ ہوا کہ کھاؤ اور پیو اور اسراف نہ کرو (یعنی سگریٹ نوشی اور حقہ کشی نہ کرو) اللہ تعالیٰ اسراف کرنے والوں کو (سگریٹ نوشی اور حقہ کشی کرنے والوں کو) پسند نہیں کرتا۔

(واللہ اعلم بالصواب)

ضمیمہ

# ایک اہم سوال

محترم ومکرم جناب انچارج صاحب دام اقبالکم

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام کے مطابق زندگی بسر کرکے اپنی اُمت کو اسوہ حسنہ دیا۔ مسلمان ہونے کے ناطے ہمارے لیے فرض ہے کہ ہم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل ومکمل اتباع کریں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اتباع کی تمام صورتوں میں ایک یہ بھی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کو کھانا کھانے کے جو اصول بتائے۔ ان پر بھی مکمل عمل کیا جائے چونکہ آج ہم نے کھانا کھاتے کے تمام نبوی اصولوں کو پامال کیا ہے اس لیے بحیثیت مجموعی ہماری صحت پر مُضر اثرات بڑھ رہے ہیں۔ بنا بریں اب وقت کی اہم ترین ضرورت یہ ہے کہ اُمت کے علماء اور رہنما حضرات اس طرف توجہ دیں۔ اور قوم جو بری طرح اسراف اور تبذیر میں مبتلا ہے اس کی صحیح طور پر رہنمائی کریں۔

ہمارے معاشرے میں پان، بیڑی، سگریٹ، چائے، کافی اور ٹھنڈے مشروبات کی معروف بوتلیں عام طور پر مستعمل ہیں۔ یہ اگرچہ اسلام میں واضح طور پر حرام نہیں۔ لیکن ان میں جس قدر نقصانات ہیں اس کا اندازہ شاید ہمارے اکثر حضرات کو نہ ہو جدید تحقیق نے ثابت کردیا ہے کہ ان اشیاء میں وہ نقصانات ہیں جو کہ شراب اور سوئر میں پائے جاتے ہیں۔

جناب والا! جس طرح جدید سائنسی تحقیقات نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ افسانے ناول، من گھڑت کہانیاں، موسیقی، ٹی وی اور فلمیں انسان کی جسمانی اور ذہنی صحت پر بہت

بُرا اثر ڈالتی ہیں۔ اسی طرح سائنسی تحقیقات نے یہ بھی ثابت کر دیا ہے کہ پان، بیڑی سگریٹ، نسوار، چائے، کافی، ٹھنڈے مشروبات کی بوتلیں، بازاری مٹھائیاں، چاکلیٹ، ٹافیاں اور کیک وغیرہ بھی صحت کے لیے بہت نقصان دہ ہیں۔ اور ان کا نقصان فوری طور پہ نہ سہی مگر آہستہ آہستہ یہ چیزیں ہماری صحت کو بگاڑنے میں بہت بڑا کردار ادا کرتی ہیں۔

نیز مرد اور عورت کے مادۂ تولید کو کمزور کرتی ہیں۔ ایسی صورت میں جو بھی بچہ پیدا ہوتا ہے۔ وہ بظاہر صحت مند نظر آتا ہے۔ مگر ناسمجھ اور کم عقل ہوتا ہے۔

**جناب عالی!** یہاں ایک سوال تو یہ پیدا ہوتا ہے کہ جو چیز اسلام میں حرام نہیں۔ مگر انسانی صحت کے لیے نقصان دہ ہے۔ کیا اس کو استعمال کرنا جائز ہے یا ناجائز؟ مکروہ ہے یا حرام؟

سوال کا دوسرا پہلو یہ ہے کہ اگر اسلام میں چیزیں جائز قرار دے دی جائیں تب بھی یہ بری اور ناپسندیدہ تو ہیں۔ کیا اسلام اس بات کی اجازت دیتا ہے کہ بری چیز کو یہ سمجھ کر کہ بری ہے۔ استعمال کر لیا جائے؟

وہ تمام اشیاء جو زہر ہیں مہلک ہیں ان اشیاء کے بارے میں تحقیق کرنا علماء کرام کا فرض ہے یا کہ نہیں؟ مذکورہ اشیاء میں صرف چائے کو لے لیں۔ تو چائے میں بے شمار زہر موجود ہے۔ ان میں سے ایک زہر کیفین ہے۔ اور تمباکو کی طرح تمام محققین متفق ہیں کہ یہ زہر نشہ آور ہے اور تحلیل کر کے تجزیہ کیا گیا تو ثابت ہوا کہ ایک پیالی سے جو کیفین نکلتی ہے اگر کسی انسان کو پلا دی جائے تو اس کا آدھا جسم فالج زدہ ہو جائے۔ یہاں سوال یہ ہے کہ نشہ آور زہر کا اسلام میں کیا حکم ہے؟

دوسری قابلِ غور بات یہ ہے کہ اسلام نے بڑی سختی کے ساتھ یہ حکم دیا ہے کہ کُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا۔ اور اسراف کے زمرہ میں علماء کرام اس حدیث کا حوالہ

پیش کرتے ہیں کہ ایک دستر خوان پہ دو کھانوں کا جمع ہونا یا جمع کرنا اسراف ہے اگر ایک وقت میں دو مختلف کھانوں کو جمع کرنا اسلام کی رو سے اسراف ہے تو کیا ایک دن میں کئی بار نشہ آور زہر کو استعمال کرنے کی اسلام اجازت دیتا ہے؟ اگر نہیں تو پھر یہ فضول خرچی نہیں تو کیا ہے۔ نیز وَلَا تُلْقُوا بِاَیْدِیْکُمْ اِلَی التَّھْلُکَۃِ الآیۃ کے زمرہ میں چائے شامل ہے یا نہیں ؟ چائے کے بارے میں حکیم حضرات کی رائے درج کر دی جائے تاکہ یہ بات بالکل واضح اور غیر مبہم ہو جائے۔ حکیم مظفر حسین اعوان اپنی تصنیف "کتاب المفردات" میں لکھتے ہیں۔

"یہ محرکِ اعصاب ہے اس کا جوہر موثرہ تھا این ہے اور عام طور پر یہ چائے میں ۸ فیصد ہوتا ہے۔ اس کی خاصیت کافی جوہر کیفین کے مانند ہوتی ہے جو بے حد محرک ہے اس لیے چائے کے پینے سے تکان دور ہو جاتی ہے۔ اور کام کرنے کی استعداد بڑھ جاتی ہے چائے بذات خود نقصان دِہ نہیں لیکن اس کے ساتھ کیک بسکٹ پیسٹری وغیرہ کھانے سے معدہ کمزور ہو جاتا ہے۔ موصوف آگے خود لکھتے ہیں چائے میں کوئی غذائیت نہیں ہے۔

موصوف نے ۱۹۵۰ء میں لکھا تھا کہ چائے میں کیفین اور تھا این ہے اور آج کی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ یہ دونوں شدید ترین مہلک زہر ہیں۔

نیز خود موصوف فرماتے ہیں کہ چائے میں کوئی غذائیت نہیں اور یہ بھی اقرار کرتے ہیں کہ چائے کے ساتھ کیک وغیرہ مندرجہ بالا اشیاء کھانے سے معدہ کمزور ہو جاتا ہے پھر حکیم صاحب اسی کتاب میں آگے چل کر لکھتے ہیں۔

"ڈاکٹر گنگوہی نے اپنی کتاب "بھارت میں صحت اور صفائی" میں لکھا ہے کہ چائے کا کثرتِ استعمال اتنا ہی مضر ہے جتنا شراب کا استعمال۔ اور چائے کی کثرت و مداومت سے سمی علامات پیدا ہوتی ہیں مثلاً غشی، کسل مندی، چڑچڑاپن

جریان، احتلام، بواسیر، خفقان اور بلڈ پریشر وغیرہ "۔
اس کے علاوہ بہت سی کتابوں میں چائے کی برائی موجود ہے۔ اور اسلام میں یہ حکم ہے۔ کہ ہر مسلمان کا فرض ہے کہ بھلائی کی دعوت دے اور برائی سے روکے۔
لہذا یہ چیز نظر انداز کرنے کے قابل نہیں بلکہ قابل غور ہے اور اس پہ اگر آج ہم نے نہ سوچا اور اس کی فکر نہ کی۔ تو ہم تاریخی گنہ گار کہلائیں گے۔ بنا بریں مندرجہ ذیل امور پر جناب کا مشورہ ہمارے لیے مشعل راہ ہوگا۔

(۱) قطع نظر اس بات کے کہ کون اور کتنے افراد چائے استعمال کرتے ہیں؟ چائے کے نقصانات کا جو اندازہ اس مضمون میں پیش کیا گیا ہے۔ اس کے مطابق شرعی طور پر اس کا استعمال کیا درجہ رکھتا ہے؟

(۲) جو چیز بھی اسلام میں حرام نہ ہو مگر مضرِ صحت ہو اس کو استعمال کرنا کہاں تک درست ہے؟

(۳) اگر یہ ثابت کر دیا جائے کہ چائے میں نشہ آور زہر ہے تو پھر علت پر قیاس کرتے ہوئے سگریٹ و نسوار کی طرح یہ مُسکِر اور نشہ آور کی حیثیت رکھتی ہے یا نہیں؟

(۴) ہم کس طرح اپنے مسلمان بھائیوں کو اس بری لت سے چھٹکارا دلا سکتے ہیں اور اس کے لیے کیا چارہ کار ہو سکتا ہے؟

(۵) وہ کون سا طریقہ ہے جس سے تمام حضرات کو مطمئن کیا جا سکتا ہے کہ چائے اور دیگر اشیاء مذکورہ میں زہر ہے اور یہ مہلک ہیں۔

ہم قوی امید کرتے ہیں کہ اس باب میں آپ حضرات ہماری رہنمائی فرما کر شکر گزار کریں گے۔ اور اس کارِ خیر میں شرکت فرما کر اجرِ عظیم کے مستحق ہوں گے۔

جزاکم اللہ احسن الجزاء مع الاکرام　　　آپ کے جواب کے منتظر

احمد کمال نکرانی اور نور الرحمان صدیقی

## الجواب :۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لاحول و لا قوۃ الا باللہ العلی العظیم نحمدہ وسبحانہ وتعالیٰ ونصلی ونسلم وتبارک علی رسولہ الکریم وصلی اللہ وسلم وبارک علی النبی المصطفیٰ المختار والمبعوث بالرحمۃ العالمیۃ والہدایت من الشکوک والشبہات والارتیاب و لبعد، الجواب بعون الوہاب وبشرط صحت سوال

مسلمانوں پر غیر اسلامی استعمار نے کئی قسم کے حملے کئے ہیں۔ کبھی تیر وتفنگ سے کبھی سب وشتم سے کبھی فسق وفجور سے کبھی بد خلقی سے کبھی گندی سیاست سے اور کبھی خوش خلقی کے رنگ میں میٹھے زہر پلا کر، وغیرہ وغیرہ بہت سے ہتھکنڈوں سے انہوں نے مسلمانوں کو کمزور کیا ہے۔

جب چائے کی ابتدا ہوئی تو اُس وقت اِسے مسلمانوں نے اپنے لیے نقصان دہ ہی سمجھا، اس کے ردعمل میں غیر مسلموں نے اس کہاوت پر عمل کیا کہ مفت کی شراب قاضی کو حلال، یعنی انہوں نے ہندوستانیوں کو اسے مفت پلانا شروع کر دیا۔ غالباً ڈاکٹروں نے بھی دوائی سازی میں اس کی سفارش کی کہ اس سے وقتی طور پر ہی سہی۔ لیکن فوری آرام آجاتا تھا اس کے بعد یہ چیز آہستہ آہستہ لوگوں کی عادت بن گئی اور ہر دستر خوان کی ضرورت قرار پائی۔

بندہ گنہگار راقم الحروف (عبدالسلام کیلانی مدنی) نے اپنی کتاب منشیات کے ضمن میں چائے کا بھی ذکر کرتے ہوئے امت مسلمہ کو اس کے برے اثرات کی طرف توجہ دلائی ہے۔ میرے سامنے بھی وہی اشکالات تھے جو کہ آپ نے کم وبیش تفصیل سے اپنے سوالنامہ میں اجاگر فرمائے ہیں۔ بندہ نے اس کے خلاف چند سالوں سے آواز اٹھا رکھی ہے۔ میرے بعض دوست واحباب اور کچھ واقف کار اور کچھ رشتہ داروں نے میری حمایت بھی کی ہے اور بعض نے الحمد اللہ اسے ترک بھی کر دیا ہے۔ جن میں مفتی شیخ الحدیث فضیلۃ الشیخ حافظ ثناء اللہ صاحب مدنی مد اللہ ظلہ و بارک فی عمرہ بھی شامل ہیں۔

آپ کے سوالات کے بارے میں میرا جواب حسب ذیل ہے :۔

بعض نکات ایسے ہیں جن کی وجہ سے چائے کو اگر حرام نہ بھی کہا جائے تو وہ

تو وہ اسے حرام کے قریب لے جاتے ہیں۔ اور یہ کراہت مطلق سے کراہت تحریمی کا رخ اختیار کر جاتی ہے۔ میں دوسرے علماء پاکستان سب کی توجہ ان نکات کی طرف مبذول کرنا چاہتا ہوں۔ تاکہ حقیقتِ حال معلوم ہو سکے۔ پہلے دلائل سماعت فرمائیں بعد ازاں اس سے استدلال کیا جائے گا۔

(۱) حدیث میں ہے کہ حضرت ام المومنین میمونہؓ بنت الحارث جو کہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ اور حضرت خالد بن ولیدؓ کی بھی خالہ تھیں کے ہاں ان کی ہمشیرہ حفیدہ بنت الحارث ایک ضب لائیں جو کہ بھونی ہوئی تھی (ضب کا ترجمہ اہل لغت گوہ کرتے ہیں لیکن بقول حافظ محمد فتحی مرحوم اور مولانا عبداللہ مراد آبادی نے تحقیق کی تو پتہ چلا کہ ضب اور چیز ہے۔ اور گوہ اور چیز البتہ ہم شکل ضرور ہیں۔ گوہ کو عربی ورل[ا] کہتے ہیں۔) حضرت خالد بن ولیدؓ کہتے ہیں کہ دستر خوان لگ گیا اور گوہ بھی رکھ دی گئی۔ آپؐ نے کھانے کو ہاتھ بڑھایا تو کسی عورت نے جو گھر میں موجود تھی یہ کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتا دو کہ یہ کیا ہے! چنانچہ بتا دیا گیا تو آپؐ نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا۔ اس پر حضرت خالد بن ولیدؓ نے پوچھا کہ یا رسول اللہ! "کیا گوہ حرام ہے؟" فرمایا کہ نہیں لیکن یہ چیز میری قوم کے علاقے میں نہیں اس لیے مجھے کراہت ہو رہی ہے۔ خالد بن الولیدؓ کہتے ہیں کہ میں نے اسے اپنی طرف کھینچ لیا اور کھانا شروع کر دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے دیکھتے رہے اور میں کھاتا رہا۔ تو آپ نے مجھے منع بھی نہیں فرمایا۔

یہ حدیث بخاری اور مسلم کے علاوہ امام مالک، شافعی، احمد، دارمی، ابوداؤد نسائی اور ابن ماجہ میں موجود ہے۔ (ملاحظہ ہو دارمی مع تعلیق یمانی ج۲ ص ۲۰)

(۲) ہر وہ چیز ممنوع ہے جو کہ قتل نفس کا سبب بنے۔ خواہ فوری ہو یا آہستہ آہستہ بالخصوص خود کشی تو بہت بڑا جرم ہے قرآن مجید میں ہے ولا تقتلوا انفسکم ان اللہ کان بکم رحیما کہ تم اپنے آپ کو قتل نہ کرو۔ بحقیق اللہ تعالیٰ تم پر مہربان ہے (۴/۲۹) اور

---

[ا] المنجد میں دونوں کی الگ الگ دیکھ لیں۔

کتب احادیث جن میں بخاری ومسلم کے علاوہ مسند احمد، دارمی، ابوعوانہ، بیہقی، حمیدی، طبرانی مجمع الزوائد اور مسند شافعی کے علاوہ بہت سی کتب احادیث میں ۱۶ مختلف الفاظ میں یہ مضمون درج ہے۔ زہر کے متعلق خصوصی ہدایت بھی موجود ہے کہ جو شخص زہر کھالے تو دوزخ بھی وہ یہی زہر اپنے ہاتھ میں پکڑ کر کھائے گا (ترمذی، دارمی، بیہقی اور سہمی کی تاریخ جرجان بحوالہ موسوعہ اطراف الحدیث النبوی الشریف ۸/ ۵۸۴ - ۵۹۴)

اسی طرح بطور معاون کے یہ الفاظ بھی ذکر کئے جا سکتے ہیں۔ اگرچہ الفاظ کی سند ضعیف ہے۔ تاہم معنی میں حقیقت پسندی کا اظہار ہے۔

جس نے مٹی کھائی / اس کا حساب ہوگا / اس نے اپنا گوشت کھایا / اس نے اپنی جان کو ختم کرنے میں مدد دی۔ موسوعہ ۸/ ۱۳۴ - ۱۳۵ میں یہ الفاظ کئی کتابوں کے حوالے سے تقریباً گیارہ قسم کے مختلف الفاظ میں ملتے ہیں۔

(۳) موسوعہ ۱۰/ ۱۰۱ میں مسند امام احمد مصنف ابن ابی شیبہ اشربۃ احمد بن حنبل سنن کبری بیہقی اور سنن ابوداؤد کے حوالے سے یہ الفاظ درج ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روایت ام المومنین ام سلمہ رض) ہر نشہ آور اور ہر فتور پیدا کرنے والی چیز سے منع فرمایا ہے (نہی عن کل مسکر و مفتر)

(۴) عبدالرؤف مناوی نے حضرت انس رض سے ذکر کیا ہے کہ

"نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک پیالہ لایا گیا۔ جس سے بھاپ نکل رہی تھی۔ تو آپ نے اس سے اپنا ہاتھ اٹھالیا اور فرمایا کہ اللہ تعالٰی نے ہمیں آگ نہیں کھلائی"

اس حدیث پہ نہ تو عبدالرؤف مناوی نے کچھ جرح کی ہے یا تعدیل اور نہ ہی اصل کتاب کی ترتیب میں سے شیخ البانی کو مل سکی جس کی وجہ سے اس کی سند پہ کچھ تحقیق نہیں ہوسکی (سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ - ۱/ ۶۷۷)

(۵) حاکم نے ایک حدیث کو بایں الفاظ درج کیا ہے۔ کہ گرم کھانے کو ٹھنڈا کرو۔ کیونکہ

گرم کھانا بابرکت نہیں ۔ ( بحوالہ جابرؓ بن عبداللہؓ ) لیکن شیخ البانی حفظہ اللہ نے اس حدیث کو سخت ضعیف قرار دیا ہے ۔

(۶) حضرت ابو ہریرہؓ سے صحیح سند سے منقول ہے کہ اتنی دیر تک کھانا نہ کھایا جائے جب تک اس کی بھاپ نہ نکل جائے ( بیہقی وارواء الغلیل ، الصحیحۃ ۱/۶۷۷ )

(۷) حضرت اسماء بنت ابی بکرؓ سے مروی ہے کہ :۔

ثرید بنا کر کچھ دیر کے لیے ڈھانپ دیتیں حتیٰ کہ جوش ختم ہو جاتا اور کہتیں ( جس کھانے کا جوش ختم ہو جائے وہ زیادہ بابرکت ہے )

( بحوالہ سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ ۱/ ۶۷۷ ) اس حدیث کو مختلف الفاظ میں دارمی ۲/۱۰۰ ، ابن حبان /۱۳۴۴ و حاکم ۴/۱۱۸ ، ابن ابی الدنیا فی الجوع ۲/۱۴ ، بیہقی ۷/۲۸۰ ، احمد ۶/۳۵۰ میں بسند صحیح ورجال ثقات بیان کیا گیا ہے ۔ حاکم اور ذہبی دونوں اسے صحیح مانتے ہیں )

(۸) جمع الفوائد مدرج اص ۱۷ ، مجمع الزوائد ۵/۲۰ اور کنز العمال ۱۵/۲۳۲ میں یہی معنی مرفوع روایات میں حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے منقول ہے جن میں

(۱) حضرت عبداللہ بن عمر (۲) جابر بن عبداللہ (۳) اسماء بنت ابی بکر (۴) ابو یحییٰ ، (۵) ابو ہریرۃ (۶) انس (۷) بولاء (۸) عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا الصدیقہ بنت الصدیق رضی اللہ عنہم اجمعین ۔ (۹) شیخ البانی نے ضعیف الجامع الصغیر میں حضرت جویریۃ رضی اللہ عنہا کا نام بھی لیا ہے ۔ ( ۱/ ۶۶۲ )

(۹) وما کان لنفس ان تؤمن الا باذن اللہ ویجعل الرجس علی الذین لا یعقلون ( سورہ یونس ۱۰/۱۰۰ )
کوئی جان بھی اس لائق نہیں کہ اللہ تعالیٰ کی اجازت کے بغیر ایمان لائے اور اللہ تعالیٰ عقل سے کام نہ لینے والے لوگوں پر ( عذاب یا ) گندگی ڈال دیتا ہے ۔

(۱۰) مشروبات ٹھنڈے ہوں یا گرم ، اگر ان سے صرف تسکین مقصود ہو جو کہ نشہ سے بھی ملتی ہے

اور اسراف ہو تو وہ چیز ممنوع ہو جائے گی۔

قرآن مجید کا کہنا ہے وکلوا وشربوا ولا تسرفوا انہ' لایحب المسرفین (۱۳/۳۱) ولا تسرفوا انہ' لایحب المسرفین۔ (۶/۱۴۱) اور کھاؤ اور پیو تحقیق وہ حد سے بڑھنے والوں کو، اسراف کرنے والوں کو اور زیادتی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

# تجزیہ و تدلیل

ان دلائل مذکورہ بالا کے بعد ہم مسئلہ کی تحلیل اور دلائل کی روشنی میں چائے کے بارے میں اپنی رائے کا اظہار کرتے ہیں۔

**پہلی دلیل** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے واقعہ حنب دگوہ تھی یا کچھ اور) سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ انسان کو حتی الوسع علاقائی اشیاء سے ہی اپنی ضرورت پوری کرنا چاہیے کیونکہ جس مٹی سے انسان بنا ہے قدرت نے اس کے لیے اسی مٹی کے مطابق طبیعت اور تاثیر دی ہے۔ اور اسی مٹی میں پیدا ہونے والی ادویہ بالعموم اس کے لیے زیادہ مفید ہوں گی طبیب حضرات اس نکتے کو خوب جانتے ہیں۔

دوسری وجہ اس میں یہ ہے کہ اس میں انفرادیت کا تکلف بھی نہیں ہوگا جو کہ معاشرتی طور پر بھی معیوب ہوتا ہے۔ اور معاشی طور پر بھی پریشان کن۔

اب اسی چائے کو لے لیں۔ کروڑوں بلکہ اربوں ڈالر کا زر مبادلہ اور اب تک ان کا سود ملک کو جکڑ چکا ہوگا۔ اور ہم ہیں کہ صرف زبان کے چسکوں اور چٹخاروں پر بے اندازہ دولت اڑا رہے ہیں۔

**دوسری دلیل** فوری طور پر اثر کرنے والی زہریلی چیز کے متعلق اگر آپ متفق ہوں تو آہستہ آہستہ سرایت کرنے والے زہر

سے بھی قارئینِ کرام میرے ساتھ اختلاف نہیں کریں گے کہ اسے بھی چھوڑنا ہی چاہیئے۔ کیونکہ چائے میں دو زہر ہیں کیفین اور نکوٹین جسے (SLOW POISON) کا نام دیا جاتا ہے۔ الا یہ کہ اس کا تریاق بھی ساتھ ملا لیا جائے۔ بشرطیکہ اس زہر کا صحت پر کوئی اچھا اثر بھی پڑتا ہو۔ لیکن ڈاکٹروں کی بالاتفاق یہی آراء ہوں کہ اس زہر میں کچھ شفاء نہیں تو کیوں نہ زہر کو ہی چھوڑ دیں۔ تاکہ تریاق کا تکلف بھی ختم ہو اور اگر باوجود کوشش کے نہ چھوٹ سکے تو سمجھ لیں کہ یہ ایک نشہ آور چیز ہی ہے جس کا حکم آگے آرہا ہے۔

**شبہ** یہاں کوئی شخص یہ شبہ پیش کر سکتا ہے کہ اگر چائے زہریلی ہے تو اس سے موت کیوں نہیں واقع ہو جاتی۔ تو اس کا جواب یہ ہے۔

(۱) یہ بلڈ پریشر، ہارٹ اٹیک اور اس جیسی مزید کئی انواع و اقسام کی تکالیف چائے کی آمد کے بعد پیدا ہوئی ہیں جو کہ چائے کے حوالے سے اس لیے ذکر نہیں ہوتیں کہ وہ نہایت آہستہ آہستہ عمل کرتی ہے۔

(۲) جریان، احتلام، قوتِ باہ کی کمزوری، مثانہ کی کمزوری میں بھی چائے کا بڑا عمل دخل ہے۔ مجھے کھر کھرہ کی شکایت رہتی تھی۔ چائے پینے سے اس کی تحریک بڑھ جاتی تو بڑی شدت کی کھانسی سے سابقہ پڑتا تھا۔ گویا اس میں خشکی بھی پائی جاتی ہے۔

(۳) انسان پر اللہ تعالیٰ کی بے بہار حمتیں ہیں۔ اس کے گلے میں ایک ایسا انتظام رکھا ہے کہ چھوٹا موٹا زہر اس جگہ قید ہو جاتا ہے۔ اور جب تک وہ اس کا مقابلہ کرتا ہے انسان بچ جاتا ہے۔ جب وہ مقابلہ نہیں کر سکتا۔ تو موت واقع ہو جاتی ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی بعض علماء نے شہید شمار کیا ہے کیونکہ جب خیبر کا زہر کھایا تو وہ گلے کے کال میں اٹک گیا اور جب وفات ہوئی تو اس سے پہلے فرمایا کہ اس زہر کی وجہ سے آج میرا کال کٹ چکا ہے۔ اسی طرح حضرت صدیق اکبر رضی

کو بھی شہید کہتے ہیں۔ طبقات ابن سعد میں ہے کہ انہوں نے ایک کھانا کھایا جس کے متعلق حکیم نے تبصرہ کیا کہ اس میں ایک سال بعد عمل ظاہر کرنے والا زہر موجود ہے۔ اور واقعی وہ ایک سال کے بعد وفات پا گئے تھے۔

الغرض! زہر خوری سے پرہیز لازمی ہے۔ بالخصوص جب کہ اس میں کسی قسم کی شفاء بھی نہ ہو اور اس کے ساتھ کوئی تریاق کی بھی ضرورت پڑے۔

(نوٹ) ہمارے بزرگ کہتے تھے کہ چائے کی پتی سے دوبارہ چائے بنائی جائے۔ تو وہ زہر بن جاتی ہے۔ جیسے کہ استاذ طنطلاوی نے لکھا ہے کہ چائے کا پتہ گھوڑے کو کھلایا گیا تو وہ مر گیا۔ اور لوگوں نے جس پودے پر چالیس دن تک چائے کی صرف پتی پھینکی وہ پودا ہی سڑ گیا تو معلوم ہوتا ہے کہ چائے زہر ہے۔

**تیسری دلیل** حکومتِ پاکستان اور حکومتِ سعودیہ پر شرعاً واجب ہے کہ وہ سب سے پہلے تو چائے کا تجزیہ کروائیں۔ کہ کیا واقعی اس میں نشہ پایا جاتا ہے۔ تو پھر بلا شک و شبہ سعودی حکومت پر بطور مرکزی حیثیت کے اور پاکستان پر بطور نظریاتی حیثیت کے شرعاً واجب ہے کہ وہ چائے کو حرام قرار دے دیں۔ اور اس میں کسی قسم کا تردد اور رو رعایت نہ رکھیں۔ کیونکہ نشہ ہر قسم کا حرام ہے خواہ وہ قلیل مقدار میں ہی اثر پیدا کر دے یا کثیر مقدار میں۔ اس پر کتاب و سنت کے دلائل کے انبار موجود ہیں۔

**شبہ** :۔ بعض لوگ کہیں گے کہ نشہ تو ہر چیز میں پایا جاتا ہے۔ اسی طرح نیکوٹین بھی کئی حلال چیزوں میں ملتی ہے۔

**ازالہ شبہ** اس کا جواب یہ ہے کہ جن چیزوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ان سے پہلے دوسرے انبیاء اور ان کے بعد صحابہ کرام رضی وتابعین رحمہم اللہ کھاتے پیتے رہے۔ اگر ان میں آج تجزیہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے

کہ واقعی ان میں بھی نشہ یا نیکوٹین یعنی سمی ذرات کے اجزاء ملتے ہیں تو اتنی مقدار کا نشہ زہر یا نیکوٹین کی مقدار شریعت محمدیہ کی رو سے معاف ہو گی۔ جو کہ ناقابلِ ذکر ہو گی۔ اس لیے آج کے تجزیہ و تحلیل میں کسی چیز میں اگر صرف اسی قدر یہ چیزیں ملیں جو کہ شریعت میں طے شدہ حلال چیزوں میں پائی جاتی ہوں۔ تو اَلدِّینُ یُسْرٌ کے ماتحت حلال ہوں گی۔ اور اتنی مقدار مستثنیٰ ہو گی۔ جس پہ کوئی حکم نہیں لگ سکتا اور اگر اس سے زیادہ ہوں گی تو وہ حرام ہوں گی۔

اگر ڈاکٹروں اور ماہرین کی تجزیاتی رپورٹوں میں یہ ثابت ہو جائے کہ چائے وغیرہ میں ایسے نشہ کے اثرات، "سمی" (زہریلی چیزیں) ذرات اور نیکوٹین وغیرہ موجود ہیں تو اس پہ علماء کرام کے کنونشن ہونے چاہیئں اور عوام کو اس سے آگاہ کرنا چاہیئے۔

## تیسری دلیل کا دوسرا نکتہ

جہاں تک لفظ تفتیر یا مفتّر کا تعلق ہے اس میں چونکہ وہ تواتر اَدِلّہ نہیں ہے جو کہ نشہ کو حاصل ہے تاہم خبر واحد بھی معتبر ہے بالخصوص جب کہ اس کا معنی کتاب و سنت میں موجود ہے اور صحیح احادیث میں جو خواہ معروف نہ ہوں ان کی تائید ملتی ہو۔

چونکہ مفتّر کی تعریف میں اہل لغت سستی کا معنی لیتے ہیں اور ایسی سستی جو کہ عارضی طاقت کے بعد پیدا ہو اور پہلے سے زیادہ کمزوری ہو اس کو بھی مفتّر کہتے ہیں۔

چائے کے بارے میں سائنس نے بھی یہی دعویٰ کیا ہے اور ہم بھی یہی کچھ دیکھ رہے ہیں کہ اس کی مثال اس گھوڑے کی ہے جو کہ چابک کھا کر تیز تو ہو جاتا ہے لیکن دوسرے اعضاء کے لیے جو اس کو طاقت و دلیعت کی گئی تھی۔ وہ بھی چلنے پہ جب صرف کر دیتا ہے تو وقتی طور پہ وہ تیز تو ہو جائے گا۔ لیکن اس میں کہیں مزید طاقت تو نہیں آجاتی یہی وجہ ہے کہ بار بار چابک کھانے والا گھوڑا بالآخر نڈھال ہو کر رہ جاتا ہے۔ چائے

سے طاقت بھی اسی طرح عارضی پیدا ہوتی ہے۔ جو کہ انسان کا جسم دوسری طاقتوں سے کھینچ کر متعلقہ دوائی کے ساتھ ملا دیتا ہے اور چائے پینے سے جلدی آرام تو آجاتا ہے لیکن طبیعت پہلے سے نڈھال ہو جاتی ہے۔

بعض لوگ تو سنا ہے کہ چائے کو مزید مزیدار بنانے کے لیے بھنگ کے گرم محلول سے گزارتے ہیں۔ اور اس طرح چائے پینے والوں کو نشہ اور فتور کا عادی بنایا جاتا ہے۔ جس سے شرعِ متین نے روکا ہے۔

البتہ چونکہ شرع میں تفتیر سے مطلقاً روکا گیا ہے۔ قلّت وکثرت کا ذکر نہیں ملتا اس لیے بعض علماء کے مطابق جن میں صنعانی صاحب سُبُلُ السلام بھی ہیں، فتور پیدا کرنے والی چیزیں ایسی قلیل مقدار میں حرام نہ ہوں گی۔ جس سے فتور پیدا نہ ہو۔

**چوتھی دلیل** اللہ تعالیٰ نے انسان کو جو جسم عنایت فرمایا ہے اس میں اس نے ایسی رگیں اور آنتیں رکھ دی ہیں جو انسانی جسم کے لیے غذا سے مختلف قسم کے وٹامن چوستی رہتی ہیں۔ چنانچہ جب یہی غذا کسی آنت کے پاس سے گزرتی ہے تو وہ اپنا مطلوبہ وٹامن چوس کر کے جسم کو منتقل کر دیتی ہے۔ جب کہ خوراک کو آگے بھیج دیتی ہے تو دوسری آنت بھی اس کے ساتھ ایسا ہی سلوک کرتی ہے۔ اور

اس طرح انسانی جسم خوراک سے مطلوبہ طاقتیں حاصل کرتا رہتا ہے۔ لیکن یہ اس وقت ہو گا جب کہ وہ معمول کی رفتار سے اپنے مقام سے گزر رہی ہو۔ اگر وہ معمول کی رفتار سے بھی کم رفتار میں گزرے۔ تو قبض کی شکایت ہو گی جس کی وجہ سے کچھ اور بیماریاں جنم لیں گی۔ اور اگر معمول کی رفتار سے زیادہ تیزی سے گزرے گی تو وہ انسانی جسم کو پژمردگی کا شکار کر دے گی۔ اور انسان نڈھال ہو جائے گا۔ اس لیے کہتے ہیں کہ قبض جب تک ہوتی رہے گی۔ جان قائم رہے گی۔ الایہ کہ قولنج کی تکلیف

ہو اور جب دست لگنے شروع ہو جائیں تو سمجھو موت قریب آگئی کیونکہ جسم کھوکھلا ہو جاتا ہے گرم چائے کی وجہ سے چونکہ جسمانی خوراک زیادہ تیزی سے گردش کرتی ہے اس لیے وہ جسم کے لیے بے برکت ثابت ہوتی ہے۔ اور جسم روز بروز کھوکھلا ہوتا جاتا ہے نمبر ۴ سے لے کر نمبر ۸ تک احادیث کا مطالعہ کرتے جائیں تو ثابت ہو جائے گا کہ جہاں اس کی لب سوزی جسم کے لیے نقصان دہ ہے۔ وہاں یہ بھی ثابت ہو جاتا ہے کہ چائے انسانی عقل و دانش پر بھی حاوی ہو جاتی ہے۔ جس کا ذکر ان شاء اللہ آگے آ رہا ہے اور یہ بھی ثابت ہو جاتا ہے کہ اس میں اگر غذائیت بھی ہوتی تو بھی جن طریقوں اور رستوں سے گزر کر انسان اسے اپنے اندر انڈیلتا ہے۔ اسی طرح اور اسی طریقے سے اسے باہر بھی پھینک آتا ہے۔ جس سے کوئی توقع نہیں کہ اسے غذائیت یا برکت میسر ہو اسی وجہ سے گرم کھانا اور گرم پینا بے برکت رہتا ہے اور پھر حدیث نمبر ۴ میں ایک مشابہت کی طرف بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے توجہ دلائی ہے جس کو قرآن مجید نے وضاحت سے ذکر کیا ہے۔ وسقوا ماء حمیما فقطع امعاءھم انہیں گرم پانی پلایا جائے گا جو کہ ان کی آنتوں کو کاٹ کر رکھ دے گا۔

(۹) انسانی دماغ ایک بہت بڑی نعمت ہے جس سے اس کے بڑے مفاد وابستہ ہیں۔ دینی بھی، دنیاوی بھی اور اخروی بھی، انسان کی لیڈرشپ پاور میں بھی دماغ کا حصہ ہے۔ لیکن اگر انسان دماغ سے کام لینا چھوڑ دے تو بعض اوقات راہِ ہدایت سے بھی بھٹک جاتا ہے اور جان بوجھ کر دماغ سے کام نہ لینے والا شخص اللہ تعالیٰ کے ہاں مجرم ہے جس کی وجہ سے وہ جاہے تو اس کی کھوپڑی میں کلمہ توحید اور مقام رسالت بھی نہ سمائے۔ جیسا کہ سورۂ یونس کی متعلقہ آیات سے ثابت ہے۔

لیکن جو شخص جان بوجھ کر دماغ کو خراب کرنا چاہے۔ جیسا کہ چائے وغیرہ کے استعمال اور مذکورہ بالا سوال اور جواب کے دلائل سے واضح ہو چکا ہے تو کیا

وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں مجرم نہ ہو گا؟

(۱۰) آخر میں عرض ہے کہ اسراف کا نکتہ ایسا نکتہ ہے جو ہر قسم کی فضولیات پر صادق آتا ہے۔ اور جدید مشروبات چائے سمیت سب اس میں داخل ہیں۔

بالخصوص جب ڈاکٹروں کی متفقہ رائے ہے کہ چائے میں غذائیت نہیں تو عقلمند لوگ کیوں اس سے کنارہ کش نہیں ہوتے؟

سراسر نقصان دہ چیز کو اختیار کرنے میں جب غذا کا بھی ایک ادنیٰ حصہ نہ ہو تو کیا ہے کہ اس میں اپنی زندگی، وقت، جان، طاقت، پیسہ اور عقل برباد کی جائے

وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ۔

کتبہ ابو محمد عبد السلام کیلانی مدنی

رئیس ادارۃ مرآۃ القرآن والحدیث کوٹ شاہ محمد ضلع شیخوپورہ

و مدرس علماء اکیڈمی بادشاہی مسجد لاہور۔

ومبعوث الریاسۃ للدعوۃ فی افریقیا سابقاً و فی پاکستان حالیاً

## ملنے کے پتے

* ادارہ مرآۃ القرآن و الحدیث
کوٹ شاہ محمد (چاندی کوٹ) واربرٹن ـ شیخوپورہ

* اسلامک پبلشنگ ہاؤس
۲ ـ شیش محل روڈ لاہور

* فاران اکیڈمی
قذافی سٹریٹ ۱۷ ـ اردو بازار لاہور

* لاہور اسلامک سنٹر
کھوکھر روڈ بادامی باغ لاہور

* مسجد ریاض الاسلام
مکہ کالونی واربرٹن ـ شیخوپورہ